Postal Reg. No. L/P/GDP-1, DEC 2009

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 57

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

مصلح موعود نمبر
ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 6-7

شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

29 محرم الحرام-6 صفر 1429 ہجری 14-7 تبلیغ 1387 ہش 14-7 فروری 2008ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیرو عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وسلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

پیشگوئی مصلح موعود

ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اسکے سر پر ہوگا وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی

سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو ایک اشتہار شائع کیا اور اسمیں مصلح موعود کے بارہ میں ایک عظیم الشان پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

بالہام اللہ تعالیٰ واعلامہ عزّ وجلّ خدائے رحیم وکریم بزرگ وبرتر نے جو ہر چیز پر قادر ہے (جلّ شانہٗ وعزّ اسمہ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا سو میں نے تیری تضرّعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔ اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجے سے نجات پاویں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں۔ جو چاہتا ہوں سو کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اسکی کتاب اور اسکے پاک رسول محمد مصطفیٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت ونسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اسکا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اسکو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے اور وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اسکے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا وہ دنیا میں آئیگا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت وغیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری وباطنی سے پُر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ (اسکے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَالْآخِرِ۔ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جسکو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اسمیں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اسکے سر پر ہوگا وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وَكَانَ اَمْرًا مَقْضِيًّا

پھر خدائے کریم جلّ شانہ نے مجھے بشارت دے کر کہا کہ تیرا گھر برکت سے بھرے گا اور میں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا اور خواتین مبارکہ سے جن میں سے تو بعض کو اسکے بعد پائے گا تیری نسل بہت ہوگی اور میں تیری ذریت کو بہت بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا مگر بعض ان میں سے کم عمری میں فوت بھی ہوں گے اور تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائے گی اور ہر ایک شاخ تیرے جدی بھائیوں کی کاٹی جائے گی اور وہ جلد لا ولد رہ کر ختم ہو جائے گی۔ اگر وہ توبہ نہ کریں گے تو خدا ان پر بلا پر بلا نازل کرے گا۔ یہاں تک کہ وہ نابود ہو جائیں گے۔ انکے گھر بیواؤں سے بھر جائیں گے اور انکی دیواروں پر غضب نازل ہوگا۔ لیکن اگر وہ رجوع کریں گے تو خدا رحم کے ساتھ رجوع کرے گا۔ خدا تیری برکتیں اردگرد پھیلائے گا اور ایک اجڑا ہوا گھر تجھ سے آباد کرے گا۔ اور ایک ڈراؤنا گھر برکتوں سے بھر دے گا۔ تیری ذریت منقطع نہیں ہوگی اور آخری دنوں تک سرسبز رہے گی۔ خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا۔ میں تجھے اٹھاؤں گا اور اپنی طرف بلالوں گا پر تیرا نام صفحہ زمین سے کبھی نہیں اٹھے گا اور ایسا ہوگا کہ سب وہ لوگ جو تیری ذلت کی فکر میں لگے ہوئے ہیں اور تیرے ناکام رہنے کے درپے اور تیرے نابود کرنے کے خیال میں ہیں وہ خود ناکام رہیں گے۔ اور ناکامی اور نامرادی میں مریں گے۔ لیکن خدا تجھے بکلی کامیاب کرے گا۔ اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا۔ اور ان کے نفوس واموال میں برکت دوں گا اور انمیں کثرت بخشوں گا۔ اور وہ مسلمانوں کے اس دوسرے گروہ پر تا بروز قیامت غالب رہیں گے جو حاسدوں اور معاندوں کا گروہ ہے۔ خدا انہیں نہیں بھولے گا اور فراموش نہیں کرے گا۔ اور وہ علی حسب الاخلاص اپنا اپنا اجر پائیں گے۔ تو مجھ سے ایسا ہے جیسے انبیاء بنی اسرائیل (یعنی ظلی طور پر ان سے مشابہت رکھتا ہے) تو مجھ سے ایسا ہے جیسی میری توحید تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں اور وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دل میں تیری محبت ڈالے گا۔ یہاں تک کہ وہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اے منکرو اور حق کے مخالفو! اگر تم میرے بندے کی نسبت شک میں ہو اگر تمہیں اس فضل واحسان سے کچھ انکار ہے جو ہم نے اپنے بندے پر کیا تو اس نشان رحمت کی مانند تم بھی اپنی نسبت کوئی سچا نشان پیش کرو اگر تم سچے ہو اور اگر تم پیش نہ کر سکو۔ تو اس آگ سے ڈرو کہ جو نافرمانوں اور جھوٹوں اور حد سے بڑھنے والوں کے لئے تیار ہے۔

(فقط الراقم خاکسار غلام احمد مؤلف براہین احمدیہ۔ ہوشیار پور۔ طویلہ شیخ مہر علی صاحب رئیس ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

مصلح موعودؓ
خلافت کا فدائی وجود!

سیدنا حضرت اقدس مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی ہمہ گیر اور مختلف النوع شخصیت کا ایک عظیم اور بنیادی پہلو یہ ہے کہ آپ نے آغاز جوانی 1908ء سے لے کر اپنے وصال تک خلافت حقہ اسلامیہ کے قیام و استحکام کیلئے اپنی تمام تر کوششوں اور دعاؤں کو صرف کیا ہے۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد جب اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت اقدس مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کو منصب خلافت پر فائز فرمایا تو آپ نے اس دور کے تمام لوگوں سے بڑھ کر آپ کی کامل اطاعت و فرمانبرداری اور جانثاری کا نمونہ دکھایا چنانچہ حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

’’خلافتِ اُولیٰ کے زمانہ میں میں نے دیکھا کہ جو ادب اور احترام اور جو اطاعت و فرمانبرداری آپ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی کرتے تھے اس کا نمونہ کسی اور کی شخصیت میں نہیں پایا جاتا تھا آپ کے ادب کا یہ حال تھا کہ جب آپ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی خدمت میں جاتے تھے تو آپ دو زانو ہو کر بیٹھ جاتے اور جتنا وقت آپ کی خدمت میں حاضر رہتے اُسی طرح دو زانوں بیٹھے رہتے۔ میں نے یہ بات کسی اور صاحب میں نہیں دیکھی۔ اسی طرح آپ ہر امر میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی پوری پوری فرمانبرداری کرتے۔ کسی امر کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کا ارشاد ہوتا تو آپ اُس کی پوری پوری تعمیل کرتے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نے اپنی تقریر میں جو آپ نے 1912ء میں احمدیہ بلڈنگس لاہور میں فرمائی۔ فرمایا ’’میاں محمود بالغ ہے...... وہ میرا سچا فرمانبردار ہے اور ایسا فرمانبردار ہے کہ تم میں سے ایک بھی نہیں۔‘‘

(الحکم جوبلی نمبر صفحہ 8۔ بحوالہ تاریخ احمدیہ جلد 3 مطبوعہ نظارت نشر و اشاعت قادیان صفحہ 605)

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے خلافت اولیٰ میں اور اپنے 51 سالہ دورِ خلافت میں خلافتِ احمدیہ کے استحکام کے لئے جو کارہائے نمایاں سرانجام دیئے وہ تاریخ احمدیت کا ایک سنہری باب ہے جو جماعت احمدیہ میں تا قیامت زندہ و تابندہ رہے گا۔ خلافت اولیٰ میں آپ نے ہمیشہ یہ کوشش کی کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جاری کردہ کام جو خلافت اولیٰ میں بھی جاری ہیں کسی طور پر بند نہیں ہونی چاہئے۔ چنانچہ بعض اراکین انجمن نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے پہلے سال 1908ء میں ہی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم فرمودہ مدرسہ احمدیہ کو ختم کر دینے کا فیصلہ کیا۔ لیکن آپ نے اس کے قیام کے متعلق ایسی بادلائل اور موثر تقریر فرمائی کہ مخالفین کے مخالفت کے تمام منصوبے ناکام ہو گئے اور مدرسہ احمدیہ آج اپنی شان کے ساتھ قائم ہے۔ آپ نے اپنی تقریر میں مدرسہ احمدیہ کی مخالفت کرنے والوں کو فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد آپ لوگوں کا یہ پہلا اجتماع ہے آپ لوگ سوچیں کہ آئندہ تاریخ آپ لوگوں کو کیا کہے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی زندگی میں جس روحانی مدرسہ کو قائم فرمایا تھا اُسے مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد آپ لوگوں نے توڑ دیا جس طرح جیش اُسامہ کو بھیجنے کی تیاری کا انتظام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا تھا اسی طرح مدرسہ دینیات کا اجراء حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود فرمایا تھا یہ تقریر اتنی مؤثر تھی کہ بالآخر جماعت احمدیہ کو قائم رکھنے کا فیصلہ کر لیا۔ اس طرح خلافت اولیٰ کے دور میں ہی آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے دست و بازو بن کر خلافتِ احمدیہ کے خادم ادارہ مدرسہ احمدیہ کو بند ہونے سے بچالیا۔

1910ء میں خلافت کے خلاف ریشہ دوانیاں کرنے والوں کے حوصلے مضبوط ہونے لگے تھے۔ اس موقعہ آپ نے خلافت کی اطاعت و وفاء اور اولوالعزمی کا جو کردار نبھایا اُس تعلق میں حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ فرماتے ہیں:

’’1910ء کے اوائل میں خلیفہ اور انجمن کے تعلقات پر ایک بحث جماعت میں پیدا ہو گئی۔ اس موقعہ پر صدر انجمن احمدیہ کے بعض عہدیدار اور اُن کے اتباع میں سے دوسرے لوگ خلیفۃ المسیح کی پوزیشن ایک میر مجلس سے زیادہ نہ سمجھتے تھے اور ایک جماعت خلیفۃ المسیح کو خلافت راشدہ کا مظہر اور قدرت ثانی کا مظہر اوّل یقین کرتی تھی۔ یہ خصوصیت سے صاحبزادہ صاحب کے امتحان کا وقت تھا کہ صاحبزادہ صاحب نے نہایت اخلاص اور وفاداری کے ساتھ اپنے مقام کو نہ چھوڑا اور اپنے طرزِ عمل سے دکھا دیا کہ قوم کا شیرازہ کا دھاگا صرف خلیفہ ہی ہے اور یہی ایک پاک وجود ہے جو ہمیشہ اسلام کا شیرازہ بندی کا موجب رہا ہے۔

(تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 83 جدید ایڈیشن سال 2007ء)

آپ کے مسند خلافت پر متمکن ہوتے ہی منکرین خلافت کا فتنہ کھل کر سامنے آگیا۔ چنانچہ اس کے دفاع کے لئے آپ نے شروع خلافت سے ہی جماعت پر مقامِ خلافت کو واضح کرنے کے لئے اپنی پُر زور تقاریر کے سلسلہ کو جاری رکھا چنانچہ اس میں آپ کی کتب ’’منصبِ خلافت‘‘، ’’انوارِ خلافت‘‘، ’’آئینہ صداقت‘‘ قابلِ مطالعہ ہیں۔ صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی کے موقعہ پر حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کا امتحان لینے کی تلقین فرمائی ہے۔ ذیلی تنظیموں کو چاہئے کہ وہ حضور کے ارشاد کی روشنی میں تمام اراکین کو اِن کتب کے امتحانات میں شامل کریں۔

سیدنا حضرت اقدس مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے 51 سالہ مبارک دورِ خلافت میں جہاں علمی اعتبار سے خلافت کی ضرورت و اہمیت کو جماعت کے سامنے واضح فرمایا وہیں آپ نے ہر موقعہ پر انتظامی اعتبار سے بھی خلافت کی عظمت کو قائم فرمایا اور ہر وہ تجویز، اور وہ انتظام جو شانِ خلافت کے خلاف تھا اُس کو آپ نے زور سے منہدم فرمادیا۔ یہاں پر اُس کی ایک مثال پیش کی جاتی ہے۔ 1930ء کی مجلس مشاورت کے موقعہ پر اراکین شوریٰ نے طے کیا کہ:

’’انجمن معتمدین خلیفۂ وقت کی ماتحتی میں سلسلہ کی تمام جائیدادوں کی نگران اور مالک مقرر ہوئی ہے اِس واسطے وہ صحیح معنوں میں جماعت کی نمائندہ ہونی چاہئے۔ ناظر صاحبان جو جماعت کے ملازمین میں سے ہیں کسی طرح بھی جماعت کے نمائندے نہیں کہلا سکتے۔ ہمارے خیال میں انجمن معتمدین کے ممبران جماعت کے انتخاب سے مقرر ہونے چاہئے۔

یہ پوری تجویز چونکہ منصب خلافت کی حقیقت کے بالکل خلاف اور اِس پر تبرر کھنے کے مترادف تھی اِس لئے حضورؓ نے اِس پر زبردست تنقید کی اور نہایت پُر جلال اور پُر شوکت الفاظ میں اعلان فرمایا...... اگر کسی کے دل میں یہ خیال ہو کہ مجلس شوریٰ جماعت کی نمائندہ ہے اور اُس کی نمائندہ مجلس معتمدین ہو تو اُسے یاد رکھنا چاہئے کہ ہم یہ خیال سننے کے لئے بھی تیار نہیں سکتے اور ہم اِس کے مقابل پر ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہیں گے۔ لیکن خلافت کو نقصان پہنچنے دینے کے لئے تیار نہیں۔‘‘

(تاریخ احمدیہ جلد 5 صفحہ 88-187 جدید ایڈیشن 2007ء)

خلافت جوبلی 1939ء کے موقعہ پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ’’خلافت راشدہ‘‘ کے عنوان سے جلسہ سالانہ 1939ء کے موقعہ پر احباب جماعت کو خلافت کی عظمت و اہمیت کے متعلق یوں ارشاد فرمایا:

’’مجھے خدا نے خلیفہ بنایا ہے اور کوئی شخص نہیں جو میرا مقابلہ کر سکے اور اگر تم میں سے کوئی ماں کا بیٹا ایسا موجود ہے جو میرا مقابلہ کرنے کا شوق اپنے دل میں رکھتا ہو تو وہ اب میرے مقابلہ میں اُٹھ کر دیکھ لے۔ خدا اُس کو ذلیل اور رسوا کرے گا بلکہ اُسے ہی نہیں اگر دُنیا جہان کی تمام طاقتیں مل کر بھی میری خلافت کو نابود کرنا چاہیں گی تو خدا اُن کو مچھر کی طرح مسل دے گا اور ہر ایک جو میرے مقابلہ میں اُٹھے گا گرایا جائے گا جو میرے خلاف بولے گا خاموش کرایا جائے گا اور جو مجھے ذلیل کرنے کی کوشش کرے گا وہ خود ذلیل و رسوا ہوگا۔

پس اے مومنوں کی جماعت! اور اے عمل صالح کرنے والو! میں تم سے کہتا ہوں کہ خلافت خدا تعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے اس کی قدر کرو۔‘‘

پھر فرمایا: ’’پس ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں میں مشغول رہو اور اِس امر کو اچھی طرح یاد رکھو کہ جب تک تم میں خلافت رہے گی دُنیا کی کوئی قوم تم پر غالب نہیں آسکے گی اور ہر میدان میں تم مظفر و منصور رہو گے۔‘‘

(تاریخ احمدیت جلد 7 صفحہ 9-608)

تاریخ احمدیت کے مطالعہ سے ہمیں یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ 1956ء میں لاہوری جماعت کی شہ پر جماعت کے بعض شر پسند جن میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے دو بیٹے عبد الوہاب صاحب اور عبد المنان صاحب بھی شامل تھے خلافت کے خلاف ریشہ دوانیاں کرنے لگے حضرت مصلح موعودؓ نے بہت سختی سے نہ صرف ان کی تمام سازشوں کو کچل کر رکھ دیا بلکہ خلافت کی مضبوطی اور اُس کے دوام کے لئے آپ نے 21 اکتوبر 1956ء کو اعلان فرمایا کہ آئندہ سے ہر سال 27 مئی کو یومِ خلافت کا جلسہ منایا جائے گا۔ (تاریخ احمدیت جلد 18 صفحہ 153ء)

دوسرے آپ نے انتخاب خلافت کے معین اور جامع نظام عمل اور دستور العمل کا اعلان فرمایا اور معین طور پر اُس کی منظوری مجلس شوریٰ 1953ء کے موقعہ پر عطا فرمائی۔ آپ نے انتخابِ خلافت کے ایسے قواعد مقرر فرمائے کہ اُس کی راہنمائی اور روشنی میں اب انشاء اللہ تعالیٰ تا قیامت خلافت کا مبارک نظام قائم و دائم رہے گا۔

آج ہم دیکھتے ہیں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بتائے ہوئے راہنماء اصولوں کی روشنی میں جماعت کا وہ حصہ جو خلافت سے وابستہ ہے دن دُوگنی رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔ لیکن وہ حصہ جس نے 1914ء میں خلافت کے مبارک نظام سے منہ موڑ لیا تھا اور بعد میں اس کے خلاف ریشہ دوانیاں کیں آج غیروں میں مل کر اپنا وجود بھی کھو چکا ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

(منیر احمد خادم)

خلفاء کی سچے دل سے اطاعت کرو

(خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرمودہ مورخہ ۲۹؍جون ۱۹۱۸ء)

حضور نے تشہد و تعوذ کے بعد مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت فرمائی:

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ؁ مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؁ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔

(سورہ البقرہ: ۱۰۵-۱۰۶)

اور فرمایا: بہت سے لوگ اس قسم کے ہوتے ہیں کہ وہ اپنے کلام اور اپنی تحریر پر قابو نہیں رکھتے۔ حضرت صاحب نے لکھا ہے کہ صوفیاء کا قول ہے۔ ''الطریقۃ کلھا ادب'' تو جب تک انسان اپنے قول اور تحریر پر قابو نہیں رکھتا اور نہیں جانتا کہ اس کی زبان اور قلم سے کیا نکل رہا ہے وہ انسان کہلانے کا مستحق نہیں وہ تو حیوان سے بھی بدتر ہے کیونکہ جانور بھی خطرہ کی جگہوں سے بچتا ہے لیکن انسان مآل اندیشی سے ہرگز کام نہیں لیتا۔ جانور کو کسی خطرہ کی جگہ مثلاً غار کی طرف کھینچیں تو وہ ہرگز ادھر نہیں جائے گا۔ مولوی رومی صاحب نے اپنی مثنوی میں ایک مثال لکھی ہے کہ ایک چوہا ایک اونٹ کو جس طرف وہ اونٹ جا رہا تھا ادھر ہی اس کی نکیل پکڑ کر لے چلا لیکن جب راستہ میں ندی آئی تو اونٹ نے اپنا رُخ پھیر لیا اور چوہا ادھر گھسٹتا ہوا چلنے لگا جدھر اونٹ جا رہا تھا تو ایک چوہا بھی ایک اونٹ کو جہاں خطرہ نہ ہو لے جا سکتا ہے مگر جہاں خطرہ ہو وہاں چوہا تو کیا ایک طاقتور آدمی بھی اونٹ کو نہیں لے جا سکتا یا شکرے اور باز جس وقت آتے ہیں تو جانور درختوں میں اس طرح دبک کر بیٹھتے ہیں گویا وہاں کوئی جانور ہے نہیں مگر انسانوں میں ایک ایسی جماعت ہے جو بات کہتی ہے اور نہیں سمجھتی کہ اس کا کیا مطلب ہے حالانکہ اکثر اوقات ذرا سی غلطی خطرناک نتائج پیدا کر دیا کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے مومنو! دو معنی والے لفظ رسول کے مقابلہ میں استعمال نہ کرو ورنہ تمہارا ایمان ضائع ہو جائے گا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ مومن تھے اس لئے فرمایا کہ تمہارا ایمان ضائع ہو جائے گا۔ فرمایا کہ تم اگرچہ اس وقت مومن ہو لیکن اگر تم نے اپنی زبانوں پر قابو نہ رکھا تو یاد رکھو کہ ہم تمہیں کافر بنا کے دکھ کے عذاب میں مبتلا کر کے ماریں گے مومن سے شروع کیا لیکن اس غلطی کے باعث کفر پر انجام ہوا۔ پس انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے قول کا نگران ہو ورنہ ایمان کے ضائع ہونے کا خطرہ ہے۔

میں دیکھتا ہوں کہ بعض لوگ زبان سے تو اقرار کرتے ہیں اور تحریر و تقریر میں خلیفۃ المسیح خلیفۃ المسیح کہتے ہیں مگر جو حقِ اطاعت ہے اس سے بہت دُور ہیں۔ زبانی خلیفۃ المسیح کہنا یا لکھنا کیا کچھ حقیقت رکھتا ہے؟ شیعوں نے لفظ خلیفہ کے استخفاف اور ہنسی کے لئے نائیوں اور درزیوں تک کو خلیفہ کہنا شروع کر دیا لیکن کیا خلفاء ان لوگوں کی ہنسی سے ذلیل ہو گئے ہرگز نہیں۔ لوگوں نے اس لفظ خلیفہ کو معمولی سمجھا ہے مگر خدا کے نزدیک معمولی نہیں۔ خدا نے ان کو بزرگی دی ہے اور کہا ہے کہ میں خلیفہ بناتا ہوں اور پھر فرمایا مَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ (النور)۔ ان خلفاء کے انکار کا نام فسق ہے جو ان کا انکار کرے گا وہ میری اطاعت سے باہر ہو گیا۔

پس لفظ خلیفہ کچھ نہیں لوگ نائی کو بھی خلیفہ کہتے ہیں۔ مگر وہ خلفاء جو خدا کے مامورین کے جانشین ہوتے ہیں ان کا انکار اور ان پر ہنسی کوئی معمولی بات نہیں وہ مومن کو بھی فاسق بنا دیتی ہے پس یہ مت سمجھو کہ تمہارا اپنی زبانوں اور تحریروں کو قابو میں نہ رکھنا اچھے نتائج پیدا کرے گا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں ایسے لوگوں کو اپنی جماعت سے علیحدہ کر دوں گا۔ فاسق کے معنے ہیں کہ خدا سے کوئی تعلق نہیں۔ اس کو خوب یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو انتظام ہو۔ جو شخص اس کی قدر نہیں کرے گا اور اس انتظام پر خواہ مخواہ اعتراضات کریگا خواہ وہ مومن بھی ہو اور جو اس کے متعلق بولتے وقت اپنے الفاظ کو نہیں دیکھے گا تو یاد رکھو کہ وہ کافر ہو کر مرے گا۔ اس آیت میں رسول کریم مخاطب ہیں:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا۔ مگر جس کے لئے ادب کا حکم ہوتا ہے وہ بھی اس آیت میں داخل ہوتا ہے۔ خدا نے حضرت ابوبکرؓ کو اس مقام پر کھڑا کیا تھا جو ادب کی جگہ تھی۔ جس وقت اختلاف شروع ہوا۔ آپ نے کہا کہ میں اس وقت تک لوگوں سے لڑوں گا خواہ تمام جہان میرے برخلاف ہو جائے جب تک یہ لوگ اگر ایک رسی بھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتے تھے نہیں دیں گے۔ (تاریخ الخلفاء للسیوطی صفحہ ۶۱) پس یہ مت سمجھو کہ حفظ مراتب نہ کرنا کوئی معمولی بات ہے اور کسی خاص شخص سے تعلق رکھتا ہے بلکہ خواہ دینی ہو یا دنیاوی خلافت جب ان کے لئے ادب کا حکم ہے، سب کے لئے ضروری ہے کہ اس کا ادب کیا جائے۔ کوئی شخص اگر بادشاہ کا ادب نہیں کرے گا تو جانتے ہو وہ سزا سے بچ جائے گا؟ میں نے کئی دفعہ سنایا ہے کہ انشاء اللہ خان بڑا شاعر تھا اور ہمیشہ اس امر کی کوشش کیا کرتا تھا کہ بادشاہ کی تعریف میں دوسروں سے بڑھ کر بات کہے۔ دربار میں بادشاہ کی تعریف ہونے لگی کسی نے کہا کہ ہمارے بادشاہ کیسے نجیب ہیں۔ انشاء اللہ خان نے فوراً کہا نجیب کیا۔ حضور تو انجب ہیں۔ (آبِ حیات مصنفہ مولانا محمد حسین آزاد) اب انجب کے معنے زیادہ شریف کے ہیں اور ساتھ ہی لونڈی زادہ کے بھی۔ اتفاق یہ ہوا کہ بادشاہ تھا بھی لونڈی زادہ۔ تمام دربار میں سناٹا چھا گیا اور سب کی توجہ لونڈی زادہ کی طرف ہی پھر گئی۔ بادشاہ کے دل میں بھی یہ بات بیٹھ گئی اور انشاء اللہ خان کو قید کر دیا جہاں وہ پاگل ہو کر مر گیا۔

پس زبان سے محض خلیفۃ المسیح خلیفۃ المسیح کہنا کچھ نہیں۔ مجھے آج ہی ایک خط آیا ہے جس میں اس خط کا لکھنے والا لکھتا ہے کہ آپ نے جو فیصلہ کیا ہے، وہ غریب سمجھ کر ہمارے خلاف کیا ہے۔ اب اگر فی الواقعہ ایسی ہی بات ہو کہ کوئی شخص فیصلوں میں درجوں کا خیال رکھے تو وہ تو اوّل درجہ کا شیطان اور خبیث ہے چہ جائے کہ اس کو خلیفہ کہا جائے۔ دیکھو میں نے ان لوگوں کی بھی کچھ پرواہ نہیں کی جو میرے خیال میں سلسلہ کے دشمن تھے۔ پس میں کسی انسان کی کچھ بھی پرواہ نہیں کرتا خواہ سب کے سب مجھ سے علیحدہ ہو جائیں کیونکہ مجھ کو کسی انسان نے خلیفہ نہیں بنایا بلکہ خدا نے ہی خلیفہ بنایا ہے۔ اگر کوئی انسان کی ہی حفاظت میں آئے تو انسان اس کی کچھ حفاظت نہیں کر سکتا۔ خدا ایسے شخص کو ایسے امراض میں مبتلا کر سکتا ہے۔ جن میں پڑ کر بُری طرح جان دے۔

میں اس خلافت کو جو کسی انسان کی طرف سے ہو، لعنت سمجھتا ہوں۔ نہ مجھے اس کی پرواہ ہے کہ مجھے کوئی خلیفۃ المسیح کہے۔ میں تو اس خلافت کا قائل ہوں جو خدا کی طرف سے ملے۔ بندوں کی دی ہوئی خلافت میرے نزدیک ایک ذرّہ کے بھی برابر قدر نہیں رکھتی۔ مجھے کہا گیا ہے کہ میں انصاف نہیں کرتا۔ غریبوں کی خبر گیری نہیں کرتا۔ پس اگر میں عادل نہیں ہوں تو میرے ساتھ کیوں تعلق رکھتا ہے۔ جو عدل نہیں کرتا وہ کوئی حقیقت نہیں رکھتا ایسے لوگوں کا مجھے کوئی نقصان نہیں مجھے تو اس سے بھی زیادہ لکھا گیا ہے۔ قاتل مجھ کو کہا گیا۔ سلسلہ کو مٹانے والا غاصب اور اسی قسم کے اور بُرے الفاظ سے مجھ کو مخاطب کیا گیا ہے۔ پس اس کے مقابلہ میں تو یہ کچھ بھی نہیں۔

ہر ایک وہ شخص جو مقدمہ کرتا ہے وہ اپنے تئیں ہی حق پر سمجھتا ہے لیکن عدالت جو فیصلہ کرتی ہے وہ اس کو قبول کرنا پڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ (النساء: ۶۶) جب تک یہ لوگ کامل طور پر تیرے فیصلوں کو نہ مان لیں یہ مومن ہو ہی نہیں سکتے جب لوگوں کو عدالتوں کے فیصلوں کو ماننا پڑتا ہے تو خدا کی طرف سے مقرر شدہ خلفاء کے فیصلوں کا انکار کیوں۔ اگر دنیاوی عدالتیں سزا دے سکتی ہیں تو کیا خدا نہیں دے سکتا۔ خدا کی طرف سے فیصلہ کرنے والے کے ہاتھ میں تلوار ہے مگر وہ نظر نہیں آتی اس کی کاٹ ایسی ہے کہ دور تک صفایا کر دیتی ہے۔ دنیاوی حکومتوں کا تعلق صرف یہاں تک ہے مگر خدا وہ ہے جس کا آخرت میں بھی تعلق ہے۔ خدا کی سزا گو نظر نہ آوے مگر حقیقت میں بہت سخت ہے۔ اپنی تحریروں اور تقریروں کو قابو میں لاؤ اگر تم خدا کی قائم کی ہوئی خلافت پر اعتراض کرنے سے باز نہیں آؤ گے تو خدا تمہیں بغیر سزا کے نہیں چھوڑے گا جہاں تمہاری نظر بھی نہیں جا سکتی وہاں خدا کا ہاتھ پڑتا ہے۔

اللہ تعالیٰ تمہیں فہم دے۔ اپنے آپ کو اور اس شخص کے درجہ کو جو تمہارے لئے کھڑا کیا گیا ہے پہچانو۔ کسی شخص کی عزّت اس شخص کے لحاظ سے نہیں ہوا کرتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اس لئے نہیں کہ آپ عرب کے باشندہ تھے اور عبداللہ کے بیٹے تھے بلکہ اُس درجہ کے لحاظ سے ہے جو خدا نے آپ کو دیا تھا۔

اسی طرح میں ایک انسان ہوں اور کوئی چیز نہیں مگر خدا نے جس مقام پر مجھ کو کھڑا کیا ہے اگر تم ایسی باتوں سے نہیں رکو گے تو خدا کی گرفت سے نہیں بچ سکتے۔ بعض باتیں معمولی ہوتی ہیں مگر خدا کے نزدیک بڑی ہوتی ہیں۔ خدا تم کو سمجھ دے۔ آمین (الفضل ۷؍جولائی ۱۹۱۷ء بحوالہ خطبات محمود جلد ۵ صفحہ ۴۹۸ تا ۵۰۲)

اپنے کرم سے بخش دے میرے خدا مجھے

(منظوم کلام حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

اپنے کرم سے بخش دے میرے خدا مجھے
بیمارِ عشق ہوں ترا دے تُو شفا مجھے

جب تک کہ دَم میں دَم ہے اسی دین پر رہوں
اسلام پر ہی آئے جب آئے قضا مجھے

بے کس نواز ذات ہے تیری ہی اے خدا
آتا نظر نہیں کوئی تیرے سِوا مجھے

منجملہ تیرے فضل و کرم کے ہے یہ بھی ایک
عیسیٰ مسیح سا ہے دیا رہنما مجھے

تیری رضا کا ہوں مَیں طلب گار ہر گھڑی
گر یہ ملے تو جانوں کہ سب کچھ ملا مجھے

ہاں ہاں نگاہِ رحم ذرا اِس طرف بھی ہو
بحرِ گنہ میں ڈوب رہا ہوں بچا مجھے

موسیٰ کے ساتھ تیری رہیں لَن ترانیاں
زنہار مَیں نہ مانوں گا چہرہ دکھا مجھے

احساں نہ تیرا بھولوں گا تا زیست اے مسیح
پہنچا دے گر تُو یار کے دَر پر ذرا مجھے

سجدہ کناں ہوں دَر پہ تیرے اے مرے خدا
اُٹھوں گا جب اُٹھائیگی یاں سے قضا مجھے

ڈوبا ہوں بحرِ عشقِ الٰہی میں شاد مَیں
کیا دے گا خاک فائدہ آبِ بقا مجھے

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء اور ان کی جماعتوں کی سچائی ثابت کرنے کے لئے نشانات بھیجتا ہے

اس قسم کے بے شمار واقعات کا قرآن کریم میں پہلے انبیاء کے حوالے سے ذکر ہے۔

نشان دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ۱۔ نشان تخویف و تعذیب جن کو قہری نشان بھی کہہ سکتے ہیں۔

۲۔ نشان تبشیر و تسکین جن کو نشان رحمت سے بھی موسوم کر سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ معجزات دکھانے اور پکڑنے پر اب بھی قادر ہے۔ نشانات تو اللہ تعالیٰ آج بھی دکھا رہا ہے لیکن اگر دیکھنے والی آنکھ دیکھے۔

پاکستان کے انتہائی ناگفتہ بہ اور خطرناک حالات کی بنا پر دنیا بھر کے احمدیوں کو پاکستانی احمدیوں کے لئے اور ان کے ملک کے لئے دعا کی تحریک

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ 28 / دسمبر 2007ء بمطابق 28 / فتح 1386 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر، الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ۔ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔ (البقرۃ:130)

گزشتہ خطبہ میں آنحضرت ﷺ کی ذات کے حوالے سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا ذکر ہوا تھا جس میں آنحضرت ﷺ کی ذات میں چار باتوں کے وہ معیار پورا ہونے کی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی تھی جو عظیم رسول کے ذریعہ کامل اور مکمل ہونے والے تھے اور ان کا ذکر کر کے میں پہلی خصوصیت کے بارے میں بتا رہا تھا یعنی یَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ جو ان پر تیری آیات پڑھ کر سنائے۔ ہم آیات کے مختلف معانی دیکھ چکے ہیں یعنی آیات نشانات اور معجزات بھی ہیں، اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ دلانے والی باتیں بھی ہیں، ایمان کی طرف راہنمائی کرنے والی باتیں بھی ہیں، عذاب سے بچنے والی باتوں کی طرف توجہ دلانا بھی ہے، آئندہ ہونے والے واقعات کی پیشگوئیاں بھی ہیں۔ زمین و آسمان میں مختلف موجودات، نباتات، جمادات وغیرہ کے بارے میں علم بھی ہے، تمدن کے صحیح راستے بتانے والی باتیں بھی ہیں۔

پس آنحضرت ﷺ کے ذریعہ قرآن کریم میں اپنی ان آیات کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے جو بتایا اُسے آنحضرت ﷺ نے ہم تک پہنچایا۔ جیسا کہ ایک اور آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا۔ یہ نبی، یہ عظیم رسول تمہیں ہماری آیات پڑھ کر سناتا ہے اور یہ اتنے مختلف النوع اور تفصیلی مضامین ہیں اور مختلف حوالوں سے بیان ہوئے ہیں جن کی کوئی انتہا نہیں۔ ان میں سے چند ایک آیات میں نے لی ہیں جو پیش کرتا ہوں۔

گزشتہ خطبہ کے آخر پر مفسرین کے حوالے سے آیت کا ایک مطلب عذاب بتاتے ہوئے سورۃ بنی اسرائیل کے اس حصہ کا بیان کیا تھا کہ وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰيٰتِ اِلَّا تَخْوِيْفًا (بنی اسرائیل:60) یعنی اور ہم نشانات نہیں بھیجتے مگر تدریجاً ڈرانے کی خاطر۔ یہ پوری آیت یوں ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا مَنَعَنَا اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ اِلَّا اَنْ كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ۔ وَاٰتَيْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوْا بِهَا۔ وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰيٰتِ اِلَّا تَخْوِيْفًا (بنی اسرائیل:60) اور کسی نے ہمیں نہیں روکا کہ ہم اپنی آیات بھیجیں سوائے اس کے کہ پہلوں نے ان کا انکار کر دیا تھا اور ہم نے ثمود کو بھی ایک بصیرت افروز نشان کے طور پر اونٹنی عطا کی تھی۔ پس وہ اس سے ظلم کے ساتھ پیش آئے اور ہم نشانات نہیں بھیجتے مگر تدریجاً ڈرانے کی خاطر۔

پس اصل میں یہ آیت اس طرف اشارہ کر رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء اور ان کی جماعتوں کی سچائی ثابت کرنے کے لئے نشانات بھیجتا ہے اور وَمَا مَنَعَنَا اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ یعنی کسی بات نے ہمیں نہیں روکا کہ ہم اپنے نشانات بھیجیں، اپنے نبیوں کی تائید میں نشانات اتاریں، معجزات دکھائیں۔ پس اللہ تعالیٰ جو تمام قوتوں کا سرچشمہ ہے، عزیز اور غالب ہے اس نے جہاں اس میں اُن لوگوں کو ڈرایا کہ ثمود کی اونٹنی کے نشان سے سبق حاصل کرو، وہاں یہ بات آج کے زمانے کے لوگوں کے لئے بھی ہے اور خاص طور پر مسلمانوں کے لئے کہ قرآن کریم کی آیات تمہارے سامنے اس آخری نبی اور عظیم رسول ﷺ نے پیش کی تھیں۔ اس لئے کہ تم جو پڑھنے والے ہو سبق حاصل کرتے رہو۔ یہ نہ سمجھو کہ پرانے لوگوں کے واقعات قصۂ پارینہ بن گئے۔ اللہ تعالیٰ معجزات دکھانے اور پکڑنے پر اب بھی قادر ہے اس لئے کبھی غافل نہ ہونا۔ اللہ کی یاد کو کبھی نہ بھلانا۔ اللہ کے نام پر جو یہ اعلان کرے کہ چودھویں صدی کی پیشگوئیوں پر غور کرو اور ان نشانات کو دیکھو جو خدا تعالیٰ نے اپنے مسیح و مہدی کے لئے اتارے ہیں ان کو سرسری نظر سے نہ لو۔ تکذیب اور تکفیر کو انتہا تک پہنچا کر اس کی اہانت کے مرتکب نہ ہو۔ اس کے ماننے والوں کے دلوں پر چوٹ لگا کر یہ نہ سمجھو کہ نشانات دکھانے والا خدا اپنی اس طاقت کو کھو بیٹھا ہے یا اُس کا جو یہ فعل ہے ختم ہو گیا ہے۔ وَمَا مَنَعَنَا کا اعلان کر کے اللہ تعالیٰ جس امر کی طرف توجہ دلا رہا ہے اس پر غور کرو۔ اللہ تعالیٰ یہ اعلان فرما رہا ہے کہ ہم نشانوں کو بد انجام سے ڈرانے کے لئے بھیجا کرتے ہیں۔ نشانات تو اللہ تعالیٰ آج بھی بہت دکھا رہا ہے لیکن اگر دیکھنے والی آنکھ دیکھے۔

غرض اس قسم کے بیشمار واقعات کا قرآن کریم میں پرانے انبیاء کے حوالے سے ذکر ہے جو خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمائے ہیں۔ اُن آیات میں بیان فرمائے ہیں جن میں پہلے انبیاء کی قوموں کا ذکر ہے۔ یہ بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کی تائید میں معجزات دکھاتا ہے اور کس طرح اپنے معجزات اور نشانات دکھائے اور کس طرح قومیں تباہ ہوئیں۔ تو یہ سب کچھ جو قرآن کریم میں ہمیں بتایا گیا، کیا یہ سب ہمیں کہانیاں سنانے کے لئے ہے؟ کیا یہ اس بات کی ضمانت دینے کے لئے ہے کہ تم جو چاہو کرو، بیشک بے عملی کی زندگی گزارو، بیشک ظلموں میں بڑھتے چلے جاؤ، استہزاء کرو، تعدّی کرو تمہیں کچھ نہیں کہا جائے گا؟ اگر یہ سوچ ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر بہت بڑا الزام ہے۔ پس عقلمند وہی ہے جو ان عبرت کے واقعات سے سبق سیکھتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بارہ میں یہ نکتہ بھی بیان فرمایا ہے کہ کیونکہ اللہ کی قدرتیں اور طاقتیں لامحدود ہیں اس لئے وہ اپنے نشانات ہر قوم کے لئے مختلف دکھاتا ہے۔ اس لئے یہ نہیں ہوا کہ حضرت موسیٰؑ کے لئے بھی وہی نشانات دکھائے گئے جو حضرت نوحؑ کے لئے یا قوم لوط اور عاد اور ثمود کے لئے بھی وہی ایک طرح کے نشانات ظاہر

ہوئے۔کسی کو اللہ تعالیٰ نے کسی طرح پکڑا اور کسی کو کسی طرح۔پس اللہ تعالیٰ کی خشیت اور خوف ہر وقت دل میں رکھنا چاہئے تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضل کے جذب کرنے والے بن سکیں۔اللہ تعالیٰ تو بہت رحم کرنے والا ہے۔صرف عذاب کے نشانات نہیں دکھاتا بلکہ بشارتیں بھی دیتا ہے۔سزائیں بھی دیتا ہے تو اس وقت دیتا ہے جب لوگ حد سے بڑھ جاتے ہیں۔بعض اسلام پر اعتراض کرنے والے یہ اعتراض کرتے ہیں کہ قرآن کریم میں جبر اور عذاب کی باتیں زیادہ ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ (الاعراف:157) یعنی میری رحمت ہر چیز پر حاوی ہے۔اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وجہ سے ہی بہت سے عذاب ٹل جاتے ہیں یا لمبی مہلت مل جاتی ہے۔پس بندے کا کام ہے کہ استغفار کرے، توبہ کرے، اللہ تعالیٰ کی حدود سے بار بار باہر نکلنے کی کوشش نہ کرے۔پس مسلمان خوش قسمت ہیں کہ ہمیں یہ حدود بتا کر اور ان واقعات کی نشاندہی کر کے جو اُن قوموں کے لئے نشان بن گئیں، اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے ذریعہ سے صحیح رہنمائی کر دی۔پس اُن حدود کی پابندی کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ان حدود کی پابندی کریں تا کہ مومن بن کر اور نیک اعمال کر کے ان بشارتوں کے حصہ دار بنیں، ان بشارتوں سے حصہ لینے والے ہوں جو اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لئے مقدر کی ہیں اور جس کے بارے میں ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَیُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِیْنَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَھُمْ اَجْرًا حَسَنًا (الکہف:3) اور ایمان لانے والوں کو جو نیک اور ایمان کے مناسب حال کام کرتے ہیں ان کو بشارت دے کہ ان کے لئے خدا کی طرف سے اچھا اجر مقدر ہے۔اور اچھا اجر حاصل کرنے والے جو صحیح مومن ہیں وہ پھر ایک مسلسل عمل کی حالت میں رہتے ہوئے جس میں نیک اعمال بجالانے کی کوشش ہو اس طرح مسلسل عمل کرتے رہتے ہیں اور پھر یہ ایسی حالت ہوتی ہے جس میں ایمان بگڑتا نہیں۔پس مومن کو چاہئے کہ قرآن کی تعلیم جو ایک کامل کتاب ہے، آیات سے پُر ہے، پہلوں کے نشانات کے واقعات بھی بیان ہوئے ہیں، آئندہ کے لئے اس میں پیشگوئیاں ہیں، ان سے سبق حاصل کرے اور آئندہ آنے والی باتوں پر غور کرے نیک اعمال کی طرف توجہ کرے تا کہ اجر حسنہ پائے۔ نشانوں کی وضاحت کرتے ہوئے کہ کس قسم کے دو مختلف نشانات ہوتے ہیں، بشارتیں بھی ہوتی ہیں، انذار بھی ہوتے ہیں۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’واضح ہو کہ نشان دو قسم کے ہوتے ہیں۔1۔نشان تخویف و تعذیب جن کو قہری نشان بھی کہہ سکتے ہیں‘‘۔جس سے اللہ تعالیٰ کا عذاب ہوتا ہے۔’’2۔نشان تبشیر و تسکین جن کو نشان رحمت سے بھی موسوم کر سکتے ہیں۔تخویف کے نشان سخت کافروں اور کج دلوں اور نافرمانوں اور بے ایمانوں اور فرعونی طبیعت والوں کے لئے ظاہر کئے جاتے ہیں تا وہ ڈریں اور خدائے تعالیٰ کی قہری اور جلالی ہیبت ان کے دلوں پر طاری ہو۔اور تبشیر کے نشان اُن حق کے طالبوں اور مخلص مومنوں اور سچائی کے متلاشیوں کے لئے ظہور پذیر ہوتے ہیں جو دل کی غربت اور فروتنی سے کامل یقین اور زیادتِ ایمان کے طلبگار ہیں۔اور تبشیر کے نشانوں سے ڈرانا اور دھمکانا مقصود نہیں ہوتا بلکہ اپنے ان مطیع بندوں کو مطمئن کرنا اور ایمانی اور یقینی حالات میں ترقی دینا اور ان کے مضطرب سینے پر دستِ شفقت و تسلّی رکھنا مقصود ہوتا ہے۔سو مومن قرآن شریف کے وسیلے سے ہمیشہ تبشیر کے نشان پاتا رہتا ہے اور ایمان اور یقین میں ترقی کرتا جاتا ہے۔تبشیر کے نشانوں سے مومن کو تسلی ملتی ہے اور وہ اضطراب جو فطرتاً انسان میں ہے، جاتا رہتا ہے اور سکینت دل پر نازل ہوتی ہے۔مومن بابرکت اتباع کتاب اللہ اپنی عمر کے آخری دن تک تبشیر کے نشانوں کو پاتا رہتا ہے‘‘۔اگر وہ صحیح طور پر اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل کرنے والا ہو تو آخری دن تک اس کو بشارتیں ملتی رہتی ہیں۔’’اور تسکین اور آرام بخشنے والے نشان اس پر نازل ہوتے رہتے ہیں تا وہ یقین اور معرفت میں بے نہایت ترقیاں کرتا جائے اور حق الیقین تک پہنچ جائے۔اور تبشیر کے نشانوں میں ایک لطف یہ ہوتا ہے کہ جیسے مومن اُن کے نزول سے یقین اور معرفت اور قوت ایمان میں ترقی کرتا ہے ایسا ہی وہ بوجہ مشاہدہ آلاء و نعماء الٰہی و احسانات ظاہرہ و باطنہ‘‘۔یعنی وہ ان چیزوں کا مشاہدہ کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہیں اور اس کے احسانات ہیں۔’’ وجلیہ و خفیہ‘‘ جو احسانات و انعامات ظاہر بھی ہیں اور مخفی بھی ہیں ’’حضرت باری عزّ اسمہ جو تبشیر کے نشانوں میں بھرے ہوئے ہوتے ہیں محبت اور عشق میں دن بدن بڑھتا جاتا ہے..........‘‘۔

اس قسم کے نشانات، اللہ تعالیٰ کی نعمتیں اور احسانات جو ظاہری بھی ہیں اور چھپے ہوئے بھی ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک انسان پر نازل ہوتے ہیں جو خوشخبریاں دینے والے نشانات ہیں ان کی وجہ سے پھر ایک انسان اللہ تعالیٰ کی محبت و عشق میں بڑھتا چلا جاتا ہے۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ: ’’..........قرآن شریف میں تبشیر کے نشانوں کا بہت کچھ ذکر ہے یہاں تک کہ اس نے ان نشانوں کو محدود نہیں رکھا بلکہ ایک دائمی وعدہ دے دیا ہے کہ قرآن شریف کے سچے متبع ہمیشہ ان نشانوں کو پاتے رہیں گے۔جیسا کہ وہ فرماتا ہے لَھُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ۔ لَا تَبْدِیْلَ لِکَلِمٰتِ اللّٰہِ۔ ذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ (یونس:65) یعنی ایماندار لوگ دنیوی زندگی اور آخرت میں بھی تبشیر کے نشان پاتے رہیں گے جن کے ذریعے سے وہ دنیا اور آخرت میں معرفت اور محبت کے میدانوں میں ناپیدا کنار ترقیاں کرتے جائیں گے‘‘۔ایسی ترقیاں کرتے جائیں گے جو نہ ختم ہونے والی ہوں گی۔’’یہ خدا کی باتیں ہیں جو کبھی نہیں ٹلیں گی‘‘۔

فرمایا کہ: ’’اور تبشیر کے نشانوں کو پالینا، یہی فوز عظیم ہے (یعنی یہی ایک امر ہے جو محبت اور معرفت کے منتہی مقام تک پہنچا دیتا ہے)۔.......اگر خدائے تعالیٰ کے کُل نشانوں کو قہری نشانوں میں ہی محصور سمجھ کر اس آیت کے یہ معنی کئے جائیں کہ ہم تمام نشانوں کو محض تخویف کی غرض سے ہی بھیجا کرتے ہیں اور کوئی دوسری غرض نہیں ہوتی تو یہ معنی بہ بداہت باطل ہیں‘‘۔ظاہری طور پر بے معنی باتیں ہیں۔’’جیسا کہ ابھی بیان ہو چکا ہے کہ نشان دو غرضوں سے بھیجے جاتے ہیں یا تخویف کی غرض سے یا تبشیر کی غرض سے‘‘۔

(بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سورۃ بنی اسرائیل زیر آیت60)

پس یہ ہے حقیقت ہر دو قسم کے نشانوں کی کہ مومن کے لئے بشارتیں ہیں۔وہ نشانات ہیں جو اسے نیکی اور تقویٰ میں بڑھانے والے ہیں اور پھر اللہ کا قرب دلانے والے ہیں۔جبکہ غیر مومن کے لئے، انکار کرنے والے کے لئے، اس میں انذار ہے، قہری نشانات ہیں۔اور جو اس حقیقت کو نہیں سمجھتے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی بھی فعل کبھی محدود نہیں ہوتا انہیں یہ سمجھایا گیا ہے اور قرآن کریم میں انذاری واقعات بیان کئے گئے ہیں تا کہ وہ اس سے سبق حاصل کر سکیں۔پس عقلمند ہے وہ جو ان سے سبق لیتے ہوئے اپنی دنیا و آخرت سنوارتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مختلف جگہوں پر مختلف حوالوں سے یہ ذکر فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نشانات کو دیکھ کر کون لوگ ایمان لاتے ہیں۔ان میں کیا خصوصیات ہونی چاہئیں یا کون لوگ ہیں جن میں یہ خصوصیات ہوں تو ان کے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے۔مثلاً سورۃ ابراہیم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰی بِاٰیٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَکَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ۔ وَذَکِّرْھُمْ بِاَیّٰمِ اللّٰہِ۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّکُلِّ صَبَّارٍ شَکُوْرٍ (ابراھیم:6) اور یقیناً ہم نے موسیٰ کو اپنے نشانات کے ساتھ یہ اذن دے کر بھیجا کہ اپنی قوم کو اندھیروں سے روشنی کی طرف نکال لا اور انہیں اللہ کے دن یاد کرا۔یقیناً اس میں ہر بہت صبر کرنے والے اور شکر کرنے والے کے لئے بہت سے نشانات ہیں۔

یہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر کر کے فرمایا کہ ان حالات میں جن میں سے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم گزرے تھے، ان کا صبر و شکر ان کے کام آیا تھا اور فرمایا کہ اس صبر و شکر میں نشانات ہیں۔پس قرآن کریم میں یہ ذکر کرنے کا مطلب ہے کہ مسلمان بھی اس نکتہ کو سمجھیں۔لیکن صبر اور شکر کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ جو ہو، جس طرح بھی ہو، جس حال میں بھی ہو، گھر بیٹھ جاؤ اور کہہ دو ہم صبر و شکر کر رہے ہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ انعامات کی اس طرح قدر کرو جس پہ شکر گزاری بھی ہو اور قناعت بھی ہو اور صبر بھی ہو۔

آنحضرت ﷺ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بڑھ کر شرعی احکامات لائے، وہ آخری شریعت لائے جس پر دین اپنے کمال کو پہنچ گیا۔تو آپؐ کے ماننے والوں کے صبر و شکر کے معیار بھی بہت اونچے ہونے چاہئیں تبھی وہ اُن حقیقی انعامات کے وارث ٹھہریں گے جو آپؐ سے وابستہ ہیں۔حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے جب تک انعامات کی قدر کی، فیض پاتے رہے۔جب انعامات کی قدر نہیں کی تو ان سے انعامات چھین لئے گئے۔یہ واقعہ بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ صبر اور شکر ایک مسلسل عمل اور جدوجہد کو چاہتا ہے۔ایک استقلال کے ساتھ ان نیکیوں پر چلتے چلے جانے کا نام صبر اور شکر ہے جن کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں حکم دیا ہے۔ایک تسلسل سے اس جہاد اکبر کی ضرورت ہے جو قرآن کریم کی خوبصورت تعلیم کے ذریعہ سے کرنا ہے، جس میں اپنے نفس کی صفائی بھی ہے اور تبلیغ بھی ہے، اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کی شکر گزاری بھی ہے اور یہ سب چیزیں اللہ تعالیٰ نے ہمیں دی ہیں اور یہی چیز صبر و شکر کے زمرہ میں آتی ہے تا کہ تسلسل قائم رہے اور ان انعامات پر ایک بندہ، ایک مومن، اللہ تعالیٰ کا شکر گزار رہو۔

فی زمانہ اللہ تعالیٰ کی اس سے بڑی نعمت اور کیا ہو گی کہ جب اسلام کی نہایت کسمپرسی کی حالت تھی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کی صورت میں ایک جری اللہ مبعوث فرمایا جو آنحضرت ﷺ کا حقیقی غلام ہے۔اس عظیم رسول کا غلام ہے جس نے موسیٰ کی قوم سے بڑھ کر ظلمت میں ڈوبے ہوؤں کو نور عطا فرمایا۔حضرت موسیٰؑ کی مثال دینے سے یہ مطلب نہیں کہ حضرت موسیٰؑ کا مقام آنحضرت ﷺ سے بڑا تھا، اس لئے ان کے نمونے پر چلو۔بلکہ یہ مثال ہے کہ رسولوں کو ہم اس مقصد کے لئے بھیجتے ہیں کہ وہ قوموں کو اندھیروں سے نور کی طرف لائیں اور جو قومیں اس چیز کے حصول کے بعد یعنی نور کی طرف آنے کے بعد مستقل مزاجی سے قائم رہتی ہیں وہ آیت اللہ بن جاتی ہیں۔جو سست ہو جاتی ہیں، صبر اور شکر کے نمونے نہیں دکھاتیں ان سے نعمتیں چھن جاتی ہیں۔پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے رسول اللہ ﷺ! مسلمانوں کو بھی بتا دے کہ اس اصول کو پکڑ کر رکھیں گے تو اللہ تعالیٰ کی ان آیات کے جو تبشیری آیات ہیں حقدار کہلائیں گے۔پس اس اصل کو پکڑتے ہوئے اُس نعمت کی بھی قدر کرو جو اس زمانے میں مسیح موعود کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے اتاری تھی تا کہ پھر کھوئی ہوئی عظمت واپس آئے۔اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَذَکِّرْھُمْ بِاَیّٰمِ اللّٰہِ یعنی انہیں اللہ کے دن یاد کرا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی یہ وضاحت فرمائی ہے کہ ظلمت سے نور کی طرف نکالنے کا اس میں اللہ تعالیٰ نے ایک تو یہ طریق بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی طرف توجہ دلا۔انہیں بتا کہ مومنین کے ساتھ کتنی بشارتیں وابستہ ہیں۔کیا کیا انعامات مومنین کے لئے ہیں۔دوسرے یہ کہ سزاؤں سے خوف دلایا جائے۔

پس یہ حالات قرآن کریم میں محفوظ کر کے مسلمانوں کو مستقل نصیحت فرما دی کہ تمہاری نظر ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے انعامات پر رہنی چاہئے اور پھر دوسری اس چیز پر رہنی چاہئے کہ جو نافرمانی کرنے والے ہیں ان کو نافرمانی کی صورت میں جو سزائیں ملیں، جو عذاب آئے ان پر نظر رکھو۔تبھی ایک انسان شیطان کے حملوں سے محفوظ رہ سکتا ہے۔اللہ تعالیٰ ہر ایک کو یہ بات سمجھنے کا فہم و ادراک عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم سورۃ النحل میں فرماتا ہے وَاللّٰہُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْیَا بِہِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِھَا۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لِّقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ (النحل:66) اور اللہ نے آسمان سے پانی اتارا، اس سے زمین کو اس کے مر جانے کے بعد زندہ کر دیا۔یقیناً اس میں ان لوگوں کے لئے بہت بڑا نشان ہے جو (بات) سنتے ہیں۔

اس پانی اتارنے میں اللہ تعالیٰ نے اس قوم کے لئے جو بات سنتی ہے نشان بتایا ہے، یعنی پانی کا اترنا نشانی ہے سننے والوں کے لئے۔ جبکہ اسی سورۃ کی پچھلی آیات میں ایک جگہ فرماتا ہے کہ اَلَّذِیْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّکُمْ اور یہ جو پانی اتارا ہے اس کے بارے میں فرمایا کہ یہ پانی مَیں نے تمہارے لئے اتارا۔ اس کے بارے میں ان آیات میں فرماتا ہے کہ اس پانی سے تم پیتے بھی ہو اور جانور بھی پیتے ہیں، اور تمہارے درخت اور فصلیں بھی تیار ہوتی ہیں جو تمہارے فائدے کے لئے ہیں۔ لیکن یہ جو مَیں نے ابھی آیت پڑھی ہے اس میں جیسا کہ مَیں نے کہا اور ہم نے ترجمہ دیکھا کہ زمین کے زندہ کرنے کے لئے جو پانی اتارا اس میں نشان ہے سننے والوں کے لئے اور پانی کا سننے سے تو کوئی تعلق نہیں ہے۔ پانی کا تعلق جیسا کہ پہلی آیت میں بیان ہوا ہے پیاس بجھانے اور فصلوں اور پودوں کی پرورش سے ہے۔ تو یہاں جو سننے کے ساتھ اس پانی کے اُترنے کو ملایا ہے اس کا کچھ اور مطلب ہوگا۔ کچھ اور مراد ہونی چاہئے۔ اس کے لئے جب اس آیت سے پہلی آیت دیکھتے ہیں تو اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے یہ کتاب تجھ پر اس لئے اتاری ہے کہ جن باتوں کے متعلق پہلی اُمتوں نے اختلاف پیدا کیا ہوا ہے، ہر ایک اپنے آپ کو صحیح سمجھتی ہے، ان اختلافات کو کھول کر بیان کریں تا کہ صحیح تعلیم اور حقیقت کا انہیں پتہ چلے۔ اور جو اس پہ ایمان لائیں انہیں اس کے ذریعہ سے ہدایت اور راہنمائی حاصل ہو۔ اور یہ مومنین کی جماعت ایسی بن جائے جن پر رحمتیں نازل ہوں۔ پھر اس آیت میں جو مَیں نے پڑھی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مردہ زمین کو زندگی بخشنے میں سننے والوں کے لئے نشانات پائے جاتے ہیں۔ پس یہاں پانی سے مراد روحانی پانی ہے جو انبیاء کے ذریعہ سے آسمان سے نازل ہوتا ہے جو سب سے اعلیٰ اور مصفّٰی حالت میں آنحضرت ﷺ پر نازل ہوا۔ جس نے بہت سے مُردوں کو زندگی بخشی۔ پرانی امتوں کے جو آپس کے اختلافات تھے اور قضیے تھے وہ چکائے۔ اختلافات ختم کئے۔ پس یہ قرآن کریم کی تعلیم ہے جو سننے والوں کے لئے زندگی بخش کلام ہے۔ یہاں سننے سے مراد صرف سننا نہیں ہے بلکہ اسے قبول کرتے ہوئے اس پر عمل کرنا بھی ہے۔ پس اس روحانی پانی کا فائدہ اس تعلیم پر عمل کرنے والوں کے لئے ہی ہے نہ کہ ان لوگوں کے لئے جو فرقہ بندیوں اور تفرقہ بازیوں میں پھنسے ہوئے ہیں اور اپنی فرقہ بندیوں کی وجہ سے باوجود اس کتاب کے موجود ہونے کے اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ عجیب و غریب توجیہیں اور تفسیریں اس کی بیان کی جاتی ہیں۔ اس زندگی بخش پانی کو مسلمانوں نے اپنے لئے اس وجہ سے بے فیض کر لیا ہے کہ اس کو سمجھ نہیں سکے۔ اس زمانے میں جب آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق نے مبعوث ہونا تھا وہی فیض پا سکتے تھے جو اس عاشق صادق کی تفسیروں کو غور سے سنے جس کی خود اللہ تعالیٰ نے راہنمائی فرمائی ہے اور جس نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر یہ اعلان کیا کہ ''مَیں وہ پانی ہوں جو آیا آسماں سے وقت پر''۔

پس اب قرآنی فیض کے چشمے جو ہیں وہ بھی اسی عاشق صادق کی صحبت سے جاری ہونے ہیں۔ پس عقل والوں کے لئے غور اور فکر کا مقام ہے۔ کان رکھنے والوں کے لئے سننے کا پیغام ہے۔ پس توجہ کریں اور سنیں۔

پھر اللہ تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَۃِ ذٰلِکَ یَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ لَّہُ النَّاسُ وَذٰلِکَ یَوْمٌ مَّشْھُوْدٌ (ھود:104) یقیناً اس بات میں ایک عظیم نشان ہے اس کے لئے جو آخرت کے عذاب سے ڈرتا ہو۔ یہ وہ دن ہے جس کے لئے لوگوں کو جمع کیا جائے گا اور یہ وہ دن ہے جس کی شہادت دی گئی ہے۔

پس جب ایک مومن ان واقعات کو پڑھتا ہے جو پہلی قوموں پر ہو چکے ہیں۔ یعنی ان کے ظلموں اور زیادتیوں کی وجہ سے ان پر عذاب آئے یا ان آیات کو پڑھتا ہے جن میں اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے کہ مَیں ظلم و زیادتی کرنے والوں کو پکڑوں گا اور آخرت کا عذاب بہت سخت عذاب ہے تو ایک مومن کی روح کانپ جاتی ہے وہ اپنی اصلاح کی مزید کوشش کرتا ہے۔ ہر قسم کے ظلم سے اپنے آپ کو دور رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ بلکہ ایک مومن کی تو یہ شان ہے اور آنحضرت ﷺ نے ہمیں یہی سکھایا ہے اور یہی اُسوہ ہمارے سامنے پیش فرمایا کہ جب بادل یا آندھی وغیرہ آتے تھے اور جب آپؐ اُن کو دیکھتے تھے تو اللہ تعالیٰ سے اس کے شر سے بچنے کے لئے دعا کیا کرتے تھے، اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی دعا کیا کرتے تھے۔ پس مومن ان سب باتوں کو دیکھ کر اپنا جائزہ لیتے ہیں اور ان میں خوف اور خشیت پیدا ہوتی ہے۔ عذاب اور پہلے واقعات، یہی چیز ہے جو مومن کو اپنی اصلاح کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔

اللہ کرے کہ آنحضرت ﷺ کی اُمت کا ہر فرد، آپؐ سے منسوب ہونے والا ہر شخص اس حقیقت کو دل کی گہرائی سے سمجھنے والا ہو کہ ظلم و تعدی اور حد سے بڑھی ہوئی نافرمانی اور بغاوت اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کو توڑ مروڑ کر اپنے مقصد کے لئے استعمال کرنا خدا کے ہاں قابل مؤاخذہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم احمدیوں کو بھی سب سے بڑھ کر ان باتوں کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ایک دُعا کی طرف بھی توجہ دلانی چاہتا ہوں۔ جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں کہ پاکستان کے حالات آج کل انتہائی ناگفتہ بہ ہیں۔ حکومت بھی بظاہر لگتا ہے کہ بالکل مجبور ہو چکی ہے، نہ ہونے کے برابر ہے اور ہر چیز دہشت گردوں اور شدت پسندوں کے ہاتھوں میں ہے۔ اسلام کا نام لے کر اسلام کے احکامات کے خلاف حرکتیں کی جا رہی ہیں۔ اللہ کا رسولؐ تو یہ کہتا ہے کہ وہ مسلمان ہی نہیں ہے جس نے دوسرے مسلمان کو مارا اور یہاں ہر ایک دوسرے کو مارنے پر تلا ہوا ہے۔ ہر روز درجنوں جانیں ضائع ہو جاتی ہیں۔ دہشت گردی حد سے زیادہ بڑھی ہوئی ہے۔ کئی [illegible] یتیم ہو رہے ہیں، کئی عورتیں بیوہ ہو رہی ہیں۔ کیوں کے سہاگ اجڑ رہے ہیں۔ لیکن ان کو کوئی سمجھ نہیں آ رہی کہ کیا [illegible]ہا ہے، کس طرف یہ لوگ جا رہے ہیں۔ تو دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کو عق[illegible] اور سمجھ دے۔

احمدیوں کا تو اس ملک کے قیام میں بھی حصہ ہے۔ احمدیوں کے خون اس ملک کے قیام کے وقت بھی بہے ہیں۔ احمدیوں کے خون اس ملک کی تعمیر میں بھی بہے ہیں۔ احمدیوں کے خون اس ملک کی حفاظت کے لئے بھی بہے ہیں۔ اور یہ وطن سے محبت کا تقاضا بھی ہے کہ ہم آج بھی اللہ تعالیٰ کے حضور جھکیں۔ کیونکہ اب جو حالات ہیں ویسے بھی ہمارے پاس اور کوئی طاقت نہیں جو ظلم کو روک سکیں۔ ظلم سے روکنے کے لئے ایک چیز جو ہمارے پاس ہے وہ دُعا ہے۔ اس لئے دُعاؤں کی طرف بہت زیادہ توجہ دیں۔

پاکستان میں رہنے والے احمدی بھی بہت زیادہ دعائیں کریں۔ دنیا کے دوسرے ملکوں میں جو پاکستانی احمدی رہ رہے ہیں وہ بھی اس ملک کے لئے دعا کریں۔ بلکہ دنیا میں رہنے والے غیر پاکستانی احمدی بھی دعا کریں کہ پاکستانی احمدیوں کا ان ملکوں پر یہ بھی احسان ہے کہ انہوں نے پہلے جا کر وہاں اس زمانے کے امام کا پیغام پہنچایا اور انہیں وہ راستے دکھائے اور انہیں وہ تعلیم دکھائی اور اس آسمانی پانی سے آگاہ کیا جو اس زمانے کے امام کے ذریعے ہم تک پہنچا۔ تو احسان کا بدلہ اتارنے کے لئے بھی مَیں سمجھتا ہوں کہ ہر احمدی کو آج کل پاکستانی احمدیوں کے لئے اور ان کے ملک کے لئے دعا کرنی چاہئے۔

احمدی جو پاکستان میں ہیں اپنے ماحول میں بھی اس طرف توجہ کریں۔ غیروں میں بھی ان کا کچھ نہ کچھ اثر ہوتا ہے، ان کو توجہ دلائیں کہ تم لوگ یہ کس ڈگر پر چل پڑے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر ایک ملک دینے کی صورت میں جو احسان کیا تھا جہاں تم آزادی سے رہ سکتے ہو، کیوں اس کی بربادی پر تلے ہوئے ہو۔ جو قومیں انعامات کی قدر نہیں کرتیں پھر وہ انعامات سے محروم کر دی جاتی ہیں۔

پس جیسا کہ مَیں نے کہا پاکستان میں رہنے والے ہر احمدی کا فرض ہے کہ اپنے ماحول میں اس طرف توجہ بھی دلائیں جہاں تک ان کا اثر ہے اور دُعا بھی بہت کریں بلکہ دنیا کے رہنے والے ہر احمدی کا فرض ہے کہ دعا کریں اور بہت دعا کریں۔ حالات انتہائی خطرناک ہوتے چلے جا رہے ہیں حد سے زیادہ بڑھتے چلے جا رہے ہیں اور جو بم پھٹتے ہیں یا گولیاں چلتی ہیں یا قتل ہوتے ہیں اس کے ردّعمل کے طور پر پھر بجائے اس کے کہ غور و فکر کر کے کوئی حل سوچا جائے، کوئی عقلمندی سے پلاننگ کی جائے، اس کی بجائے پھر مار دھاڑ، توڑ پھوڑ اور تباہی کی طرف توجہ ہو جاتی ہے اور مزید تباہیاں پھیلتی چلی جا رہی ہیں۔ درجنوں موتیں روزانہ ہو رہی ہیں۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عقل دے۔ عوام تو عموماً شریف ہیں، زیادہ تر عوام تو اس میں ملوث نہیں ہوتے لیکن جو شرارتی طبقہ ہے، جو ملک کی تباہی کے درپے ہے اگر ان کا یہی مقدر ہے کہ اُن میں عقل نہیں آنی، اللہ تعالیٰ کی یہی تقدیر ہے تو کم از کم پھر ان پر پکڑ جلدی آئے تا کہ یہ ملک محفوظ رہے اور شرفاء محفوظ رہیں اور بچے محفوظ رہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ اس ملک میں جلد امن قائم ہو جائے۔

شانِ حضرت مصلح موعودؓ

آسماں سے مہدیٔ موعود نے پائی خبر
نور کا پیکر ملے گا تجھ کو اک لختِ جگر
ساری قومیں برکتیں پائیں گی اس موعود سے
نورِ فرقاں سے منور ہوں گی وہ محمود سے
آپ کا استاد خود مولیٰ تھا وہ ربّ کریم
جلوہ گر ہوتا تھا اس پر روز وشت ربّ علیم
آپ مظلوموں کے حامی اور تھے ان کے نصیر
آپ کے دم سے رہائی پا گئے لاکھوں اسیر
ان کی تقریروں میں لذت تھی عجب تھی چاشنی
ان کی تقریروں سے ہر سو پھیلتی تھی روشنی
یورپ و افریقہ میں بھیجے مبشر آپ نے
کر دیئے کالے و گورے سب منور آپ نے
اس کی ہمت سے ہوئی آباد ربوہ کی زمیں
بن گیا اس کی دعاؤں سے یہ اک شہرِ حسیں
صاحب عظمت بھی تھا اور عزم کا مضبوط بھی
وہ سپہ سالار تھا اور دینِ احمد کا امیں
یاد رکھیں گی تجھے قومیں سدا فضل عمر!
رحمتیں بھیجیں گی تجھ پر اے مسیحا کے پسر!
مصلح موعود تجھ پر ہر گھڑی ہو رحمتیں
میرے مولیٰ کی سدا نازل ہوں تجھ پر برکتیں

(خواجہ عبدالمومن، اوسلو، ناروے)

انتخاب خلافت ثانیہ
اورحضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پہلا خطاب

حضرت حکیم مولانا نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّل نے اپنی دفات سے چند دن قبل 4 مارچ 1914ء کو چند اکابدین احمدیت کے سامنے ایک وصیت تحریر فرمائی جس میں اپنے جانشین کے بارہ میں تحریر فرمایا کہ ’’ میرا جانشین متقی ہو، ہر دل عزیز، عالم باعمل ہو......‘‘ اس وصیت پر مکرم مولوی محمد علی صاحب حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب، محترم ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اور حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے بطور گواہ دستخط تھے۔ وصیّت لکھنے کے بعد حضور نے مولوی محمد علی صاحب کو حکم دیا کہ وہ تین بار اس وصیّت کو پڑھ کر سنادیں چنانچہ ارشاد کی تعمیل ہوئی۔ وصیّت سنائے جانے کے بعد حضور نے فرمایا۔اصل وصیّت نواب محمد علی خان صاحب کے سپرد کردیں کہ وہ اسے محفوظ رکھیں گے حضور کی یہ وصیّت اگلے روز اخبار الحکم میں بطور ضمیمہ شائع ہوگئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ مورخہ 13 مارچ 1914ء کو عین نماز کی حالت میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے 14 مارچ بروز ہفتہ نماز عصر کے وقت حاضر الوقت احمدی جن کی تعداد دو ہزار کے قریب تھی مسجد دارالانوار قادیان میں جمع ہوئے۔ان احباب کے سامنے حضرت نواب محمد علی خان صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی (مذکورہ بالا) وصیّت پڑھ کر سنائی جس میں جماعت کو ایک ہاتھ پر جمع ہونے کی نصیحت تھی۔اس موقعہ پر حضرت مولانا سید محمد احسن امروہی صاحبؓ نے تقریر کی اور خلافت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے کہا کہ میری رائے میں ہمیں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے ہاتھ پر جمع ہو جانا چاہئے اس پر محترم صاحبزادہ کے حق میں آواز اٹھنی شروع ہوئیں کہ ہم سب مرزا محمود صاحب کی خلافت کو قبول کرتے ہیں حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ نے حضرت صاحبزادہ صاحب سے عرض کی کہ ہماری بیعت قبول فرمائیں۔لوگ لبیک لبیک کہتے ہوئے بڑھے۔ چند لمحات کے تأمل کے بعد حضرت صاحب نے ہاتھ بڑھایا اور بیعت لینی شروع کی۔ بیعت کے بعد لمبی دُعا ہوئی اور حضور نے ایک درد انگیز تقریر فرمائی جس کے بعد تعلیم الاسلام ہائی اسکول کی شمالی جانب آپ نے حضرت حکیم مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح الاوّل کا جنازہ پڑھایا اور پھر بہشتی مقبرہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پہلو میں تدفین ہوئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا پہلا خطاب فرمودہ 14 مارچ 1914ء

’’اَشْھَدُاَنْ لَّااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُاَنَّ مُحَمَّدً اعَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ سنو! دوستو! میرا یقین اور کامل یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔

میرے پیارو! پھر میرا یقین ہے کہ آپ کے بعد کوئی شخص نہیں آسکتا جو آپ کی دی ہوئی شریعت میں سے ایک شوشہ بھی منسوخ کر سکے۔

’’میرے پیارو! میرا وہ محبوب آقا سید الانبیاء ایسی عظیم الشان شان رکھتا ہے کہ ایک شخص اس کی غلامی میں داخل ہوکر کامل اتباع اور وفاداری کے بعد نبیوں کا رتبہ حاصل کرسکتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ایسی شان اور عزت ہے کہ آپ کی سچی غلامی میں نبی پیدا ہوسکتا ہے۔ یہ میرا ایمان ہے اور پورے یقین سے کہتا ہوں۔

پھر میرا یقین ہے کہ قرآن مجید وہ پیاری کتاب ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے اور وہ خاتم الکتب اور خاتم شریعت ہے۔

پھر میرا یقین کامل ہے کہ حضرت مسیح موعود وہی نبی تھے جس کی خبر مسلم میں ہے۔ اور وہی امام تھے جس کی خبر بخاری میں ہے۔ میں پھر کہتا ہوں کہ شریعت اسلامیہ میں کوئی حصہ اب منسوخ نہیں ہوسکتا ۔صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اعمال کی اقتدا کرو۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں اور کامل تربیت کا نمونہ تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دوسرا جو اجماع ہوا۔ وہ وہی خلافت حقہ راشدہ کا سلسلہ ہے۔ خوب غور سے دیکھ لو اور تاریخ اسلام میں پڑھ لو کہ جو ترقی اسلام کی خلفائے راشدین کے زمانہ میں ہوئی جب وہ خلافت محض حکومت کے رنگ میں تبدیل ہوگئی تو گھٹتی گئی۔ یہاں تک کہ اب جو اسلام اور اہل اسلام کی حالت ہے تم دیکھتے ہو۔

تیرہ سو سال کے بعد اللہ تعالیٰ نے اسی منہاج نبوت پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدوں کے موافق بھیجا اور ان کی وفات کے بعد وہی سلسلہ خلافت راشدہ کا چلا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح مولانا مولوی نور الدین صاحب (ان کا درجہ اعلیٰ علّیین میں ہو۔ اللہ تعالیٰ کروڑوں کروڑ رحمتیں اور برکتیں ان پر نازل کرے۔ جس طرح پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود کی محبت ان کے دل میں بھری ہوئی اور ان کے رگ وریشہ میں جاری تھی۔ جنّت میں بھی اللہ تعالیٰ انہیں پاک وجودوں اور پیاروں کے قرب میں آپ کو اکٹھا کرے) اس سلسلہ کے پہلے خلیفہ تھے اور ہم سب نے اسی عقیدہ کے ساتھ ان کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ پس جب تک یہ سلسلہ چلتا رہے گا اسلام مادی اور روحانی طور پر ترقی کرتا رہے گا۔ اس وقت جو تم نے پکار پکار کر کہا ہے کہ میں اس بوجھ کو اُٹھاؤں اور تم نے بیعت کے ذریعہ اظہار کیا ہے۔ میں نے مناسب سمجھا کہ میں تمہارے آگے اپنے عقیدہ کا اظہار کروں۔

میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ میرے دل میں ایک خوف ہے اور اپنے وجود کو بہت ہی کمزور پاتا ہوں۔ حدیث میں آیا ہے کہ تم اپنے غلام کو وہ کام مت بتاؤ جو وہ کرنہیں سکتا۔ تم نے مجھے اس وقت غلام بنانا چاہا ہے تو وہ کام مجھے نہ بتانا جو میں نہ کرسکوں۔ میں جانتا ہوں کہ میں کمزور اور گنہگار ہوں۔ میں کس طرح دعویٰ کرسکتا ہوں کہ دُنیا کی ہدایت کرسکوں گا اور حق اور راستی کو پھیلا سکوں گا۔ ہم تھوڑے ہیں اور اسلام کے دشمنوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل اور کرم اور غریب نوازی پر ہماری امیدیں بے انتہا ہیں۔ تم نے یہ بوجھ مجھ پر رکھا ہے تو سنو! اس ذمہ داری سے عہدہ برآء ہونے کے لئے میری مدد کرو اور وہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ سے فضل اور توفیق چاہو۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور فرمابرداری میں میری اطاعت کرو۔

میں انسان ہوں اور کمزور انسان۔ مجھ سے کمزوریاں ہوں گی تو تم چشم پوشی کرنا۔ تم سے غلطیاں ہوں گی میں خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر سمجھ کر عہد کرتا ہوں کہ میں چشم پوشی اور درگزر کروں گا۔ اور میرا اور تمہارا متحد کام اس سلسلہ کی ترقی اور اس سلسلہ کی غرض و غایت کو عملی رنگ میں پورا کرنا ہے۔ پس اب جو تم نے میرے ساتھ ایک تعلق پیدا کیا ہے اس کو وفاداری سے پورا کرو۔ تم مجھ سے اور میں تم سے چشم پوشی خدا کے فضل سے کرتا رہوں گا۔ تمہیں امر بالمعروف میں میری اطاعت اور فرمانبرداری کرنی ہوگی۔ اگر نعوذ باللہ کہوں کہ خدا ایک نہیں تو اُسی خدا کی قسم دیتا ہوں جس کے قبضہ قدرت میں ہم سب کی جان ہے جو وَاحِدَہٗ لَاشَرِیْک اور لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ ہے کہ میری ایسی بات ہرگز نہ ماننا۔

اگر میں تمہیں نعوذ باللہ نبوت کا کوئی نقص بتاؤں تو مت مانیو۔ اگر قرآن کریم کا کوئی نقص بتاؤں تو پھر خدا کی قسم دیتا ہوں مت مانیو حضرت مسیح موعود نے جو خدا تعالیٰ سے وحی پا کر تعلیم دی ہے اس کے خلاف کہوں تو ہرگز ہرگز نہ ماننا۔ ہاں میں پھر کہتا ہوں اور پھر کہتا ہوں کہ امر معروف میں میری خلاف ورزی نہ کرنا۔

اگر اطاعت اور فرمانبرداری سے کام لوگے اور اس عہد کو مضبوط کروگے تو یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہماری دستگیری کرے گا اور ہماری متحد دعائیں کامیاب ہوں گی اور میں اپنے مولیٰ کریم پر بہت بڑا بھروسہ رکھتا ہوں مجھے یقین کامل ہے کہ میری نصرت ہوگی۔

پرسوں جمعہ کے روز میں نے خواب سنایا تھا کہ میں بیمار ہوگیا اور مجھے ران میں درد محسوس ہوا اور میں نے سمجھا کہ شاید طاعون ہونے لگا تب میں نے اپنا دروازہ بند کرلیا اور فکر کرنے لگا کہ یہ کیا ہونے لگا ہے۔ میں نے سوچا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود سے وعدہ کیا تھا۔ اِنِّی اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ ۔یہ خدا کا وعدہ آپ کی زندگی میں پورا ہوا۔ شاید خدا کے مسیح کے بعد یہ وعدہ نہ رہا ہو کیونکہ وہ پاک وجود ہمارے درمیان نہیں۔ اسی فکر میں کیا دیکھتا ہوں۔ یہ خواب نہ تھا، بیداری تھی۔ میری آنکھیں کھلی تھیں میں درو دیوار کو دیکھتا تھا کمرے کی چیزیں نظر آرہی تھیں۔ میں نے اسی حالت میں اللہ تعالیٰ کو دیکھا کہ ایک سفید اور نہایت چمکتا ہوا نور ہے۔ نیچے سے آتا ہے اور اوپر چلا جاتا ہے، نہ اس کی ابتداء ہے نہ انتہا۔ اس نور میں سے ایک ہاتھ نکلا جس میں ایک سفید چینی کے پیالہ میں دودھ تھا جو مجھے پلایا گیا۔ جس کے بعد معاً مجھے آرام ہوگیا اور کوئی تکلیف نہ رہی۔ اس قدر حصہ میں نے تمہیں سنایا۔ اس کا دوسرا حصہ اُس وقت میں نے نہیں سنایا۔ اب سناتا ہوں۔ وہ پیالہ جب مجھے پلایا گیا تو معاً میری زبان سے نکلا ’میری ...... بھی کبھی گمراہ نہ ہوگی میری ...... کوئی نہیں۔ تم میرے بھائی ہو...... جس کام کو حضرت مسیح موعود نے جاری کیا اپنے موقعہ پر وہ امانت میرے سپرد ہوئی ہے

پس دعائیں کرو اور تعلقات بڑھاؤ اور قادیان آنے کی کوشش کرو اور بار بار آؤ۔ میں نے حضرت مسیح موعود سے سنا اور بار بار سنا ہے کہ جو یہاں بار بار نہیں آتا اندیشہ ہے کہ اس کے ایمان میں نقص ہو۔ اسلام کا پھیلانا ہمارا پہلا کام ہے۔ مل کر کوشش کرو کہ تا کہ اللہ تعالیٰ کے احسانوں اور فضلوں کی بارش ہو۔

میں پھر تمہیں کہتا ہوں پھر کہتا ہوں اور پھر کہتا ہوں۔ اب جو تم نے بیعت کی ہے اور میرے ساتھ ایک تعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد قائم کیا ہے اس تعلق میں وفاداری کا نمونہ دکھاؤ۔ اور مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھو۔ میں ضرور تمہیں یاد رکھوں گا۔ ہاں یاد رکھتا بھی رہا ہوں۔ کوئی دعا میں نے آج تک ایسی نہیں کی جس میں احمدی قوم کے لئے دعا نہ کی ہو۔ مگر اب آگے سے بھی زیادہ یاد رکھوں گا۔ مجھے کبھی پہلے بھی دعا کے لئے کوئی ایسا جوش نہیں آیا جس میں احمدی قوم کے لئے دعا نہ کی ہو۔ پھر سنو! کہ کوئی کام ایسا نہ کرو کہ جو اللہ تعالیٰ کے عہد شکن کیا کرتے ہیں۔ ہمارے دعائیں یہی ہوں کہ ہم مسلمان جیئیں اور مسلمان مریں۔ آمین‘‘

(انوار العلوم جلد دوم صفحہ 3)

☆☆☆☆☆☆☆

کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکے

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ

(درج ذیل مضمون حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ تعالیٰ عنہ نے مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد تحریر فرمایا تھا۔ اس کا عنوان خود حضورؓ کا تجویز کردہ ہے۔ یہ مضمون قارئین کے ازدیاد علم و ایمان کے لئے پیش خدمت ہے۔ ادارہ)

"وَاِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلٰئِکَۃِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً قَالُوْا اَتَجْعَلُ فِیْھَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْھَا وَیَسْفِکُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِکَ وَنُقَدِّسُ لَکَ قَالَ اِنِّیْ اَعْلَمُ مَالَا تَعْلَمُوْنَ۔

اور جب تیرے رب نے ملائکہ سے کہا کہ میں زمین میں ایک خلیفہ مقرر کرنا چاہتا ہوں تو انہوں نے جواب دیا کہ کیا آپ ایسے شخص کو خلیفہ مقرر کرتے ہیں جو فساد کرے گا اور خون بہائے گا اور ہم وہ لوگ ہیں جو حضور کی تسبیح اور تحمید کرتے ہیں اور آپ کی قدوسیت کا اقرار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی اس بات کو سن کر فرمایا کہ میں وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

یہ ایک ایسی آیت ہے جس سے خلافت کے کل جھگڑوں کا فیصلہ ہو جاتا ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آدم کے زمانہ سے خلافت پر اعتراض ہوتے چلے آئے ہیں اور ہمیشہ بعض لوگوں نے خلافت کے خلاف جوشوں کا اظہار کیا ہے پس میں بھی جماعت احمدیہ کو اسی آیت کی طرف متوجہ کرتا ہوں تا وہ صراط مستقیم کو پا سکے اور ہدایت کی راہ معلوم کر سکے۔

خوب یاد رکھو کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور جھوٹا ہے وہ انسان جو یہ کہتا ہے کہ خلیفہ انسانوں کا مقرر کردہ ہوتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نورالدین صاحب اپنی خلافت کے زمانہ میں چھ سال متواتر اس مسئلہ پر زور دیتے رہے کہ خلیفہ خدا مقرر کرتا ہے نہ انسان اور درحقیقت قرآن کریم کو غور سے مطالعہ کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ ایک جگہ بھی خلافت کی نسبت انسانوں کی طرف نہیں کی گئی بلکہ ہر قسم کے خلفاء کی نسبت اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ انہیں ہم بناتے ہیں چنانچہ انبیاء اور مامورین کے خلفاء کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰئِکَ ھُمُ الْفَاسِقُوْنَ۔

"اللہ تعالیٰ تم میں سے مومنوں اور نیک اعمال والوں سے وعدہ کرتا ہے کہ وہ انہیں اسی طرح زمین میں خلیفہ مقرر فرمائے گا جس طرح اُن سے پہلوں کو مقرر کیا اور ان خلفاء کے اس دین کو جو اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے قائم کرے گا اور ان کے خوفوں کو امن سے بدل دے گا وہ میری ہی عبادت کریں گے اور میرا کسی کو شریک نہیں قرار دیں گے اور جو شخص اس حکم کے ہوتے ہوئے بھی ان کا انکار کرے گا تو وہ خدا تعالیٰ سے دُور کیا جائے گا اب اس آیت کے ماتحت جس قسم کی خلافت آنحضرت ﷺ کے بعد ہوئی وہی خلافت راشدہ ہے اور اسی قسم کی خلافت مسیح موعود کے بعد ہونی ضروری ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں مسیح موعود کی نسبت فرماتا ہے۔

ھُوَالَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ۔ وَّاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ وَھُوَالْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ۔

خدا ہی ہے جس نے امیوں میں ایک رسول بھیجا جو اُنہی میں سے ہے اور جو ان پر خدا کا کلام پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور کتاب اور حکمت سکھاتا ہے اور بیشک اس سے پہلے وہ کھلی کھلی گمراہی میں تھے اور وہ رسول ایک اور قوم کو بھی سکھائے گا جو ابھی تک ان سے نہیں ملی اور خدا تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کے زمانہ کو آنحضرت ﷺ کے زمانہ سے تشبیہ دی ہے اور فرمایا ہے کہ ایک دفعہ تو آنحضرتؐ نے صحابہ کی تربیت کی ہے اور ایک دفعہ وہ پھر ایک اور قوم کی تربیت کریں گے جو ابھی تک پیدا نہیں ہوئی پس مسیح موعود کی جماعت کو صحابہ رضوان اللہ علیہم سے مشابہ قرار دیکر بتادیا ہے کہ دونوں مین ایک ہی قسم کی سنت جاری ہوگی پس جس طرح آنحضرتؐ کے بعد خلافت کا سلسلہ جاری ہوا ضروری تھا کہ مسیح موعود کے بعد بھی ایسا ہی ہوتا چنانچہ خود حضرت مسیح موعود نے الوصیت میں صاف لکھدیا ہے کہ جس طرح آنحضرتؐ کے بعد ابوبکر کے ذریعہ دوسری قدرت کا اظہار ہوا ضرور ہے کہ تم میں بھی ایسا ہی ہو اور اس عبارت کے پڑھنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ اپنے بعد سلسلہ خلافت کے منتظر تھے مگر جس طرح آنحضرتؐ نے اس امر میں صرف اشارات پر اکتفاء کیا اسی طرح آپ نے بھی اشارات کو ہی کافی سمجھا کیونکہ ضرور تھا کہ جس طرح پہلی قدرت یعنی مسیح موعود کے وقت ابتلا آئے دوسری قدرت یعنی سلسلہ خلافت کے وقت بھی ابتلاء آتے

ہاں ایک بات یاد رکھنی چاہئے کہ خلیفہ اپنے پیشرو کے کام کی نگرانی کیلئے ہوتا ہے اسی لئے آنحضرتؐ کے خلفاء ملک و دین دونوں کی حفاظت پر مامور تھے کیونکہ آنحضرتؐ کو اللہ تعالیٰ نے دینی و دُنیاوی دونوں بادشاہتیں دی تھیں لیکن مسیح موعود جس کے ذریعہ آنحضرتؐ کا جمالی ظہور ہوا صرف دینی بادشاہ تھا اس لئے اس کے خلفاء بھی اسی طرز کے ہوں گے۔

پس جماعت کے اتحاد اور شریعت کے احکام کو پورا کرنے کیلئے ایک خلیفہ کا ہونا ضروری ہے اور جو اس بات کو رد کرتا ہے وہ گویا شریعت کے احکام کو رد کرتا ہے صحابہ کا عمل اس پر ہے اور سلسلہ احمدیہ سے بھی خدا تعالیٰ نے اسی کی تصدیق کرائی ہے۔ جماعت کے معنے ہی یہی ہیں کہ وہ ایک امام کے ماتحت ہو۔ وہ لوگ جو کسی امام کے ماتحت نہیں وہ جماعت نہیں اور ان پر خدا تعالیٰ کے وہ فضل نازل نہیں ہو سکتے اور کبھی نہیں ہو سکتے جو ایک جماعت پر ہوتے ہیں۔

پس اے جماعت احمدیہ اپنے آپ کو ابتلاء میں مت ڈال اور خدا تعالیٰ کے احکام کو رد مت کر کہ خدا کے حکموں کو ٹالنا نہایت خطرناک اور نقصان دہ ہے۔ اسلام کی حقیقی ترقی اس زمانہ میں ہوئی جو خلافت راشدہ کا زمانہ کہلاتا ہے۔ پس تو اپنے ہاتھ سے اپنی ترقیوں کو مت روک اور اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑی مت مار۔ کیسا نادان ہے وہ انسان جو اپنا گھر آپ گراتا ہے اور کیا ہی قابل رحم ہے وہ شخص جو اپنے گلے پر آپ چھری پھیرتا ہے۔ پس تو اپنے ہاتھ سے اپنی تباہی کا بیج مت بو اور جو سامان خدا تعالیٰ نے تیری ترقی کیلئے بھیجے ہیں ان کو رد مت کر کیونکہ فرمایا ہے۔ لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ وَلَئِنْ کَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ۔

البتہ اگر تم شکر کرو گے تو میں تمہیں بڑھاؤں گا اور زیادہ دوں گا اور اگر تم ناشکری کا راہ اختیار کیا تو یاد رکھو کہ میرا عذاب بھی بڑا سخت ہے۔ یہ ایک دھوکہ ہے کہ سلسلہ خلافت سے شرک پھیلتا ہے اور گدیوں کے قائم ہونے کا خطرہ ہے کیونکہ آج سے تیرہ سو سال پہلے خدا تعالیٰ نے خود اس خیال کو رد فرما دیا ہے کیونکہ خلفاء کی نسبت فرماتا ہے۔

یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا۔

خلفاء میری ہی عبادت کیا کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں قرار دیں گے۔ خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ ایک زمانہ میں خلافت پر اعتراض کیا جائے گا کہ اس سے شرک کا اندیشہ ہے اور غیر مامور کی اطاعت جائز نہیں۔ پس خدا تعالیٰ نے آیت استخلاف میں ہی اس کا جواب دے دیا کہ خلافت شرک پھیلانے والی نہیں بلکہ اُسے مٹانے والی ہوگی اور خلیفہ مشرک نہیں بلکہ موحد ہوں گے ورنہ آیت استخلاف میں شرک کے ذکر کا اور کوئی موقعہ نہ تھا۔ غرضیکہ خلافت کا کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا خصوصاً وہ قوم جو اپنے عمل سے چھ سال تک سلسلہ خلافت کے معنے کر چکی ہو اس کا ہرگز حق نہیں کہ اب خلافت کی تحقیقات شروع کرے اور اگر کوئی شخص ایسا کرے گا تو سمجھا جائے گا کہ خلیفہ اوّل کی بیعت بھی اس نے نفاق سے کی تھی کیونکہ وہ اپنے آپ کو ہمیشہ خلفائے سلسلہ اول سے مشابہت دیتا تھا اور خلیفہ کی حیثیت میں بیعت لیا کرتا تھا اور اس کے وعظوں اور لیکچروں میں اس امر کو ایسا واضح کر دیا گیا تھا کہ کوئی راستباز انسان اس کا انکار نہیں کر سکتا اور اب اس کی وفات کے بعد کسی کا حق نہیں کہ جماعت میں فساد ڈلوائے۔

مجھے اس مضمون کے لکھنے کی اس لئے ضرورت پیش آئی ہے کہ میں دیکھتا ہوں کہ جماعت میں تفرقہ کے آثار ہیں اور بعض لوگ خلافت کے خلاف لوگوں کو جوش دلا رہے ہیں یا کم از کم اس بات پر زور دیتے ہیں کہ خلیفہ ایک پریذیڈنٹ کی حیثیت میں ہو اور یہ کہ ابھی تک جماعت کا کوئی خلیفہ نہیں ہوا مگر میں اس اعلان کے ذریعہ سے تمام جماعت کو اطلاع دیتا ہوں کہ خلیفہ کا ہونا ضروری ہے جیسا کہ ثابت کر چکا ہوں اور اس کی بیعت کی بھی اسی طرح ضرورت ہے جس طرح حضرت خلیفہ اول کی تھی اور یہ بات بھی غلط مشہور کی جاتی ہے کہ جماعت کا اس وقت تک کوئی خلیفہ مقرر نہیں ہوا بلکہ خدا نے جسے خلیفہ بنانا تھا بنا دیا، اور اب جو شخص اُس کی مخالفت کرتا ہے وہ خدا کی مخالفت کرتا ہے۔

میں نے کسی سے درخواست نہیں کی کہ وہ میری بیعت کرے اور نہ کسی سے کہا کہ وہ میرے خلیفہ بننے کیلئے کوشش کرے۔ اگر کوئی شخص ایسا ہے تو وہ علی الاعلان شہادت دے کیونکہ اس کا فرض ہے کہ جماعت کو دھوکے سے بچائے اور اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو وہ خدا کی لعنت کے نیچے ہے اور جماعت کی تباہی کا عذاب اس کی گردن پر ہوگا۔ اے پاک نفس انسانو! جن میں بدظنی کا مادہ نہیں میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے کبھی انسان سے خلافت کی تمنا نہیں کی بلکہ خدا تعالیٰ سے بھی کبھی یہ خواہش نہیں کی کہ وہ مجھے خلیفہ بنا دے یہ اس کا اپنا فضل ہے یہ میری درخواست نہ تھی میری درخواست کے بغیر یہ کام میرے سپرد کیا گیا ہے اور یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے اکثروں کی گردنیں میرے سامنے جھکا دیں۔ میں کیونکر تمہاری خاطر خدا تعالیٰ کے حکم کو رد کروں۔ مجھے اس نے اسی طرح خلیفہ بنایا جس طرح پہلوں کو بنایا تھا گو میں حیران ہوں کہ میرے جیسا نالائق انسان اسے کیونکر پسند آ گیا لیکن جو کچھ بھی ہو اس نے مجھے پسند کر لیا اور اب کوئی انسان اس کرتہ کو مجھ سے نہیں اُتار سکتا جو اس نے مجھے پہنایا ہے یہ خدا کا دین ہے اور کون سا انسان ہے جو خدا کے عطیہ کو مجھ سے چھین لے خدا تعالیٰ میرا مددگار ہوگا میں ضعیف ہوں مگر میرا مالک بڑا طاقتور ہے میں کمزور ہوں مگر میرا آقا بڑا توانا ہے میں بلا اسباب ہوں مگر میرا بادشاہ تمام اسبابوں کا خالق ہے میں بے مددگار ہوں مگر میرا رب فرشتوں کو میری مدد کیلئے نازل فرمائے گا (انشاء اللہ) میں بے پناہ ہوں مگر میرا محافظ وہ ہے جس کے ہوتے ہوئے کسی پناہ کی ضرورت نہیں۔ لوگ کہتے ہیں میں جھوٹا ہوں اور یہ کہ میں مدتوں سے بڑائی کا طلب گار تھا اور فخر میں مبتلا تھا جاہ طلبی مجھے چین نہ لینے دیتی تھی مگر میں ان لوگوں کو کہتا ہوں کہ تمہارا

اعتراض تو وہی ہے جو ثمود نے صالح پر کیا تھا۔ بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ وہ تو جھوٹا اور متکبر اور بڑائی کا طالب ہے اور میں بھی تم کو وہی جواب دیتا ہوں جو حضرت صالح علیہ السلام نے دیا کہ سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا مَنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ۔ ذرا صبر سے کام لو خدا تعالیٰ کچھ دنوں تک خود بتا دے گا کہ کون جھوٹا اور متکبر اور کون بڑائی کا طلب گار ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ خلافت کے انتخاب کیلئے ایک لمبی میعاد مقرر ہونی چاہئے کہ کل جماعتیں اکٹھی ہوتیں اور پھر انتخاب ہوتا لیکن اس کی کوئی دلیل پیش نہیں کی جاتی کہ ایسا کیوں ہوتا نہ تو ایسا آنحضرتؐ کے بعد ہوا اور نہ حضرت مسیح موعود کی وفات پر ہوا۔ حضرت مولوی نور الدین رحمۃ اللہ علیہ کی بیعت کرنے والے بارہ سو آدمی تھے اور چوبیس گھنٹہ کا وقفہ ہوا تھا لیکن اب اٹھائیس گھنٹہ کے وقفہ کے بعد تقریباً دو ہزار آدمی نے ایک شخص کے ہاتھ پر بیعت کی حالانکہ حالات بھی مخالف تھے اور یہ سوال پیدا کیا گیا تھا کہ خلافت کی ضرورت ہی نہیں اور یہ خدا تعالیٰ ہی کا کام تھا کہ اُس نے اس فتنہ کے وقت جماعت کو بچالیا اور ایک بڑے حصہ کو ایک شخص کے ہاتھ پر متحد کر دیا۔ حضرت ابوبکر کے ہاتھ پر تو ابتداء میں صرف تین آدمیوں نے بیعت کی تھی یعنی حضرت عمر اور حضرت ابو عبیدہ نے مہاجرین میں سے اور قیس ابن سعدؓ نے انصار میں سے اور بیعت کے وقت بعض لوگ تلواروں کے ذریعہ سے بیعت کو روکنا چاہتے تھے اور پکڑ پکڑ کر لوگوں کو اُٹھانا چاہتے تھے اور بعض تو ایسے جوش میں تھے کہ طعنہ دیتے تھے اور بیعت کو لغو قرار دیتے تھے تو کیا اس کا یہ نتیجہ سمجھنا چاہئے کہ نعوذ باللہ حضرت ابوبکر کو خلافت کی خواہش تھی کہ صرف تین آدمیوں کی بیعت پر آپ بیعت لینے کیلئے تیار ہو گئے اور باوجود سخت مخالفت کے بیعت لیتے رہے یا یہ نتیجہ نکالا جائے کہ آپ کی خلافت ناجائز تھی مگر جو شخص ایسا خیال کرتا ہے وہ جھوٹا ہے۔ پس جبکہ ایک شخص کی دو ہزار آدمی بیعت کرتے ہیں اور صرف چند آدمی بیعت سے الگ رہتے ہیں تو کون ہے جو کہہ سکے کہ وہ خلافت ناجائز ہے اگر اس کی خلافت ناجائز ہے تو ابوبکر، عمر، عثمان و علی اور نور الدین رضوان اللہ عنھم کی خلافت اس سے بڑھ کر ناجائز ہے۔

پس خدا کا خوف کرو اور اپنے منہ سے وہ باتیں نہ نکالو جو کل تمہارے لئے مصیبت کا باعث ہوں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرو اور وہ سلسلہ جو اس کے مامور نے سالہا سال کی مشقت اور محنت سے تیار کیا تھا اُسے یوں اپنے بغضوں اور کینوں پر قربان نہ کرو۔ مجھ پر اگر اعتراض ہوتے ہیں کیا ہوا مجھے وہ شخص دکھاؤ جس کو خدا نے اس منصب پر کھڑا کیا جس پر مجھے کیا۔.........اور اس پر کوئی اعتراض نہ ہوا ہو جبکہ آدم پر فرشتوں نے اعتراض کیا تو میں کون ہوں جو اعتراضوں سے محفوظ رہوں فرشتوں نے بھی اپنی خدمات کا دعویٰ کیا تھا اور ابلیس نے بھی اپنی بڑائی کا دعویٰ کیا تھا مگر بے خدمت آدم جو ان کے مقابلہ میں اپنی کوئی بڑائی اور خدمت نہیں پیش کر سکتا تھا خدا کو وہی پسند آیا اور آخر سب کو اس کے سامنے جھکنا پڑا پس اگر آدم کے مقابلہ میں فرشتوں نے اپنی خدمات کا دعویٰ کیا تھا کہ ہم نے بڑی بڑی خدمات کی ہیں اور وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ۔ آج بھی وہی دعویٰ نہ پیش کیا جاتا مگر فرشتہ خصلت ہے وہ انسان جو ٹھوکر کھا کر سنبھلتا ہے اور خدا تعالیٰ اس پر رحم کرے جو تکبر کی وجہ سے آخر تک اطاعت سے سرگردان رہے۔ پس اے میرے دوستو تم فرشتہ بنو اور اگر تم کو ٹھوکر لگی بھی ہے تو توبہ کر لو تا خدا تمہیں ملائکہ میں جگہ دے ورنہ یاد رکھو کہ فتنہ کا نتیجہ اچھا نہیں ہوتا۔

کیا تمہیں مسیح موعود کی پیشگوئیوں پر اعتبار نہیں، اگر نہیں تو تم احمدی کس بات کے ہو، کیا تمہیں معلوم نہیں کہ حضرت مسیح موعود نے سبز اشتہار میں ایک بیٹے کی پیشگوئی کی تھی کہ اس کا ایک نام محمود ہوگا دوسرا نام فضل عمر ہوگا اور تریاق القلوب میں آپ نے اس پیشگوئی کو مجھ پر چسپاں بھی کیا تھا پس مجھے بتاؤ کہ عمر کون تھا اگر تمہیں علم نہیں تو سنو کہ وہ دوسرا خلیفہ تھا پس میری پیدائش سے پہلے خدا تعالیٰ نے یہ مقدر کر چھوڑا تھا کہ میرے سپرد وہ کام کیا جائے جو حضرت عمرؓ کے سپرد ہوا تھا پس اگر مرزا غلام احمدؑ خدا کی طرف سے تھا تو تمہیں اس شخص کے ماننے میں کیا عذر ہے جس کا نام اس کی پیدائش سے پہلے عمر رکھا گیا اور میں تمہیں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی زندگی میں اس پیشگوئی کا مجھے کچھ علم نہ تھا بلکہ بعد میں ہوا۔

اس پیشگوئی کے علاوہ خدا تعالیٰ نے سینکڑوں آدمیوں کو خوابوں کے ذریعہ سے میری طرف جھکا دیا اور قریباً ڈیڑھ سو خواب تو ان چند دنوں میں مجھ تک بھی پہنچ چکی ہے اور میرا ارادہ ہے کہ اس کو شائع کر دیا جائے اور میری ان تمام باتوں سے یہ غرض نہیں ہے کہ میں اپنی بڑائی بیان کروں بلکہ غرض یہ ہے کہ کسی طرح جماعت کا تفرقہ دور ہو اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بھی ہدایت دے جو اس وقت تک اتحاد کی رسی میں نہیں جکڑے گئے ورنہ میری طبیعت ان باتوں کے اظہار سے نفرت کرتی ہے مگر جماعت کا اتحاد مجھے سب باتوں سے زیادہ پیارا ہے

وہ لوگ جو میری مخالفت کرتے ہیں یا اب تک بیعت میں داخل نہیں ہوئے [illegible] یا چاہتے ہیں کہ آزاد ہیں مگر وہ یاد رکھیں کہ ان کا ایسا کرنا اپنے آپ کو ہلاک کرنے کے مترادف ہوگا پھر کیا وہ یہ چاہتے ہیں کہ کوئی اور خلیفہ مقرر کریں اگر وہ ایسا چاہتے ہیں تو یاد رکھیں کہ ایک وقت میں دو خلیفہ نہیں ہو سکتے اور شریعت اسلام اُسے قطعاً حرام قرار دیتی ہے پس اب وہ جو کچھ بھی کریں گے اس سے جماعت میں تفرقہ پیدا کریں گے خدا چاہتا ہے کہ جماعت کا اتحاد میرے ہی ہاتھ پر ہو اور خدا کے اس ارادہ کو اب کوئی نہیں روک سکتا۔ کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ان کے لئے صرف دو ہی راہ کھلے ہیں یا تو وہ میری بیعت کر کے جماعت میں تفرقہ کرنے سے باز رہیں یا اپنی نفسانی خواہشات کے پیچھے پڑ کر اس پاک باغ کو جسے پاک لوگوں نے خون کے آنسوؤں سے سینچا تھا اکھاڑ کر پھینک دیں۔ جو کچھ ہو چکا ہو چکا مگر اب اس میں کوئی شک نہیں کہ جماعت کا اتحاد ایک ہی طریق سے ہو سکتا ہے کہ جسے خدا نے خلیفہ بنایا ہے اس کے ہاتھ پر بیعت کی جائے ورنہ ہر ایک شخص جو اس کے خلاف چلے گا تفرقہ کا باعث ہوگا۔

میرا دل اس تفرقہ کو دیکھ کر اندر ہی اندر گھلا جاتا ہے اور میں اپنی جان کو پگھلتا ہوا دیکھتا ہوں۔ رات اور دن میں غم و رنج سے ہم صحبت ہوں اس لئے نہیں کہ تمہاری اطاعت کا میں شائق ہوں بلکہ اس لئے کہ جماعت میں کسی طرح اتحاد پیدا ہو جائے لیکن میں اس کے ساتھ ہی کوئی ایسی بات نہیں کر سکتا جو عہدہ خلافت کی ذلت کا باعث ہو۔ وہ کام جو خدا نے میرے سپرد کیا ہے خدا کرے کہ عزت کے ساتھ اس سے عہدہ برآ ہوں اور قیامت کے دن مجھے اپنے مولا کے سامنے شرمندہ نہ ہونا پڑے۔

اب کون ہے جو مجھے خلافت سے معزول کر سکے خدا نے مجھے خلیفہ بنایا ہے اور خدا تعالیٰ اپنے انتخاب میں غلطی نہیں کرتا۔ اگر سب دُنیا مجھے مان لے تو میری خلافت بڑی نہیں ہو سکتی اور اگر سب کے سب خدا نخواستہ مجھے ترک کر دیں تو بھی خلافت میں فرق نہیں آ سکتا جیسے نبی اکیلا بھی نبی ہوتا ہے اسی طرح خلیفہ اکیلا بھی خلیفہ ہوتا ہے پس مبارک ہے وہ جو خدا کے فیصلہ کو قبول کرے۔ خدا تعالیٰ نے جو بوجھ مجھ پر رکھا ہے وہ بہت بڑا ہے اور اگر اُسی کی مدد میرے شامل حال نہ ہو تو میں کچھ بھی نہیں کر سکتا لیکن مجھے اس پاک ذات پر یقین ہے کہ وہ ضرور میری مدد کرے گا۔ میرا فرض ہے کہ جماعت کو متحد رکھوں اور اُنہیں متفرق نہ ہونے دوں اسلئے ہر ایک مشکل کا مقابلہ کرنا میرا کام ہے اور انشاء اللہ آسمان سے میری مدد ہوگی۔ میں اس اعلان کے ذریعہ ہر ایک اس شخص پر جو اب تک بیعت میں داخل نہیں ہوا یا بیعت کے عہد میں متردد ہے حجت پوری کرتا ہوں اور خدا کے حضور میں اب مجھ پر کوئی الزام نہیں۔ خدا کرے میرے ہاتھ سے یہ فساد فرو ہو جائے اور یہ فتنہ کی آگ بجھ جائے تا کہ وہ عظیم الشان کام جو خلیفہ کا فرض اول ہے یعنی کل دُنیا میں اپنے مطاع کی صداقت کو پہنچانا، میں اس کی طرف پوری توجہ کر سکوں۔ کاش میں اپنی موت سے پہلے دُنیا کے دور دراز علاقوں میں صداقت احمدیہ روشن دیکھ لوں وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِبَعِيْدٍ۔

مجھے اپنے ربّ پر بہت سی امیدیں ہیں اور میں اس کے حضور میں دعاؤں میں لگا ہوا ہوں اور چاہئے کہ وہ تمام جماعت جو خدا کے فضل کے ماتحت اس ابتلاء سے محفوظ رہی ہے اس کام میں میری مدد کرے اور دعاؤں سے اس فتنہ کی آگ کو فرو کرے اور وہ جو ایسا کریں گے خدا کے فضل کے وارث ہو جائیں گے اور میری خاص دعاؤں میں ان کو حصہ ملے گا۔ میرے پیارو آج کل نمازوں میں خشوع و خضوع زیادہ کرو اور تہجد کے پڑھنے میں بھی سستی نہ کرو۔ جو روزہ رکھ سکتے ہیں وہ روزہ رکھیں اور جو صدقہ دے سکتے ہیں وہ صدقہ دیں۔ نہ معلوم کس کی دعا سے، کس کے روزے سے، کس کے صدقے سے خدا تعالیٰ اس اختلاف کی مصیبت کو ٹال دے اور احمدی جماعت پھر شاہ راہ ترقی پر قدم زن ہو۔ خوب یاد رکھو کہ گو اکثر حصہ جماعت بیعت کر چکا ہے مگر تھوڑے کو بھی تھوڑا نہ سمجھو کیونکہ ایک باپ یا ایک بھائی کبھی پسند نہیں کرتا کہ اس کے دس بیٹوں یا بھائیوں میں سے ایک بھی جدا ہو جائے۔ پس ہم کیونکر پسند کر سکتے ہیں کہ ہمارے بھائیوں میں سے بعض کھوئے جائیں۔ خدا نہ کرے کہ ایسا ہو۔

پھر میں یہ بھی نصیحت کرتا ہوں کہ فتنہ کی مجلسوں میں مت بیٹھو کیونکہ ابتداء میں انسان کا ایمان ایسا مضبوط نہیں کہ وہ ہر ایک زہر سے بچ سکے پس ایسا نہ ہو کہ تم ٹھوکر کھاؤ۔ ان دو نصیحتوں کے علاوہ ایک اور تیسری نصیحت بھی ہے اور وہ یہ کہ جہاں جہاں تمہیں معلوم ہو کہ اختلاف کی آگ بھڑک رہی ہے وہاں وہ لوگ جو مضبوط دل رکھتے ہیں اپنے وقت کا حرج کر کے بھی پہنچیں اور اپنے بھائیوں کی جان بچائیں اور جو ایسا کریں گے خدا کی ان پر بڑی بڑی رحمتیں ہوں گی۔

فتنے ہیں اور ضرور ہیں مگر تم جو اپنے آپ کو اتحاد کی رسی میں جکڑ چکے ہو خوش ہو جاؤ کہ انجام تمہارے لئے بہتر ہوگا تم خدا کی ایک برگزیدہ قوم ہو گے۔ میں جب اس فتنہ سے گھبرایا اور اپنے رب کے حضور میں گرا تو اس نے میرے قلب پر یہ مصرعہ نازل فرمایا: ؏

شکر للہ مل گیا ہم کو وہ لعل بے بدل

اتنے میں مجھے ایک شخص نے جگا دیا اور میں اٹھکر بیٹھ گیا مگر مجھے غنودگی آئی اور میں اس غنودگی میں اپنے آپکو کہتا ہوں کہ اس کا دوسرا مصرع یہ ہے۔ ؏

کیا ہوا اگر قوم کا دل سنگ خارا ہو گیا

مگر میں نہیں کہہ سکتا کہ دوسرا مصرع الہامی تھا یا بطور تفہیم تھا پھر کل بھی میں نے اپنے رب کے حضور میں نہایت گھبرا کر شکایت کی کہ مولا میں ان غلط بیانیوں کا کیا جواب دوں جو میرے برخلاف کی جاتی ہیں اور عرض کی کہ ہر ایک بات حضور ہی کے اختیار میں ہے اگر آپ چاہیں تو اس فتنہ کو دور کر سکتے ہیں تو مجھے ایک جماعت کی نسبت بتایا گیا کہ لیمزقنہم یعنی اللہ تعالیٰ ضرور ضرور ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔ پس اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتلاء ہیں لیکن انجام بخیر ہوگا مگر یہ شرط ہے کہ تم اپنی دعاؤں میں کوتاہی نہ کرو۔ حضرت صاحب نے لکھا ہے بعض بڑے چھوٹے کئے جائیں گے اور چھوٹے بڑے کئے جائیں گے پس خدا کے حضور میں گر جاؤ تا کہ تم ان چھوٹوں میں داخل کئے جاؤ جنہوں نے بڑا ہونا ہے اور ان بڑوں میں داخل نہ ہو جن کے لئے چھوٹا ہونا مقدر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم کرے اور اپنے فضل کے سایہ کے نیچے رکھے اور شماتت اعداء سے بچائے۔ اِسلام پر ہی ہماری زندگی ہو اور اسلام پر ہی ہماری موت ہو آمین یارب العالمین۔"

(مرسلہ: مبارک احمد شاد معلم سلسلہ شملہ ہماچل پردیش)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا معرکۃ الآراء لیکچر

"منصبِ خلافت"

(تلخیص: قریشی محمد فضل اللہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ نے 12 اپریل 1914ء کو ایک بصیر افروز خطاب فرمایا جسمیں آپنے آیت کریمہ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِکَ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ وَیُزَکِّیْهِمْ۔ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ (البقرۃ:130) کی تلاوت کی پھر فرمایا کہ اس آیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت ایک پیشگوئی کا ذکر یہ ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کے رنگ میں ہے وہ دعا جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر مکہ کے وقت کی یہ ایک جامع دعا ہے اسمیں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی ذریت میں ایک نبی مبعوث ہونے کی دعا کی ہے اور اس دعا میں ہی ان اغراض کو عرض کیا جو انبیاء کی بعثت کی ہوتی ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ اس آیت میں انبیاء کی بعثت کے چار کام بتائے گئے ہیں اور میں نے غور کر کے دیکھا ہے کہ کوئی کام اصلاح عالم کا نہیں جو اس سے باہر رہ جاتا ہو۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اصلاح دنیا کی تمام اصلاحوں کو اپنے اندر رکھتی ہے۔ فرمایا انبیاء کی بعثت کی غرض پر غور کرنے سے یہ سمجھ لینا آسان ہے کہ خلفاء کا بھی یہی کام ہوتا ہے کیونکہ خلیفہ بھی اپنے پیشرو کے کام کو جاری کرنے کے لئے آتا ہے۔ فرمایا میں نے دُعا کی تھی کہ میں اس موقعہ پر کیا کہوں تو اللہ تعالیٰ نے میری توجہ اس آیت کی طرف پھیر دی اور مجھے اسی آیت میں وہ تمام باتیں نظر آئیں جو میرے اغراض اور مقاصد کو ظاہر کرتی ہیں۔

شکر ربانی بر جماعت حقانی: میں خدا تعالیٰ کا شکر کرنا چاہتا ہوں کہ اس نے ایک ایسی جماعت پیدا کر دی جسکے دیئے جانے کا انبیاء سے وعدہ الٰہی ہوتا ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ چاروں طرف سے محض دین کی خاطر اسلام کی عزت کے لئے اپنا روپیہ اور وقت خرچ کر کے احباب آئے ہیں۔ میں جانتا اور یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے مخلص دوستوں کی محنت کو ضائع نہیں کرے گا اور بہتر سے بہتر بدلہ دے گا کیونکہ وہ اس وعدہ کے موافق آئے ہیں جو خدا تعالیٰ نے مسیح موعودؑ سے کیا تھا۔

میں نے اس فتنہ کو دیکھا جو اس وقت پیدا ہوا میں نے اپنے آپ کو اس قابل نہ پایا کہ اسکی توفیق اور تائید کے بغیر اسکو دور کر سکوں اس لئے اسکے حضور جھکا اس سے درخواست کی کہ آپ ہی بتا ان لوگوں کو جو جمع ہوئے ہیں کیا کہوں۔ اسنے میرے قلب کو اس آیت کی طرف متوجہ کیا اور مجھ پر ان حقائق کو کھولا جو اسمیں ہیں میں نے دیکھا کہ خلافت کے تمام فرائض اور کام اس آیت میں بیان کر دیئے گئے ہیں تب میں نے اس کو اس وقت تمہارے سامنے پڑھ دیا۔

لاخلافة الابالمشورة: فرمایا میرا مذہب ہے کہ خلافت جائز ہی نہیں جب تک اسمیں شوریٰ نہ ہو۔ میں نے چاہا کہ مشورہ لوں مگر میں نہیں جانتا تھا کہ کیا مشورہ لوں۔ میرے دوستوں نے کہا کہ مشورہ ہونا چاہیئے میں چونکہ مشورہ پسند کرتا ہوں اسلئے ان سے اتفاق کر لیا اور انہوں نے آپکو بلا لیا مگر مجھے کل تک معلوم نہ تھا کہ میں کیا کہوں آخر جب میں نے خدا کے حضور توجہ کی تو یہ آیت میرے دل میں ڈالی گئی کہ اسے پڑھو۔ اسمیں نبی یا خلیفہ کے چار کام بتائے گئے ہیں:

پہلا کام: اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی یا خلیفہ کا پہلا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ آیت اللہ لوگوں کو سنائے۔ آیت کہتے ہیں نشان کو، لالت کو جس سے کسی چیز کا پتہ لگے۔ یعنی وہ لوگوں کو ایسی باتیں سنائے جن سے ان کو اللہ پر اور نبیوں اور کتابوں پر ایمان حاصل ہو۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہو کہ وہ تبلیغ کرتا ہے۔

دوسرا کام: دوسرا فرض نبی یا خلیفۃ کا یہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ انکو کتاب سکھادے جب انسان خدا تعالیٰ اور اسکی طرف سے آنے والے رسولوں اور ان پر اترنے والے ملائکہ اور انکے ذریعہ نازل ہونے والی کتب کو مان لے تو دوسرا مرحلہ اعمال کا آتا ہے اور نبی کا دوسرا کام کتاب یعنی شریعت اور فرائض سکھانا اور ان کا عامل بنانا ہے۔

تیسرا کام: جب تک انسان کو کسی کام کی حقیقت اور حکمت سمجھ نہ آئے اس وقت تک کسی کام کے اندر جوش اور شوق پیدا نہیں ہوتا اسلئے تیسرا کام اعمال کی حقیقت اور حکمت سے باخبر کرنا ہے۔ جیسے ایک شخص ظاہری طور پر نماز پڑھتا ہے۔ نماز پڑھنے کی ہدایت اور تعلیم دینا یعلمهم الکتب کے نیچے ہے اور نماز کیوں فرض کی گئی ہے اسکے اغراض و مقاصد اور حقیقت سے واقف کرانا تعلیم الحکمۃ ہے جیسے قرآن شریف میں حکم ہے اقیموا الصلوۃ یعنی نماز پڑھو۔ یہ حکم یعلمهم الکتب کے ماتحت ہے اور یہ فرمانا کہ ان الصلوٰۃ تنهٰی عن الفحشاء و المنکر یعنی نماز بدیوں اور ناپسند باتوں سے روکتی ہے یہ نماز کی حکمت بیان کی کہ نماز کی غرض کیا ہے غرض نبی یا خلیفۃ کا تیسرا کام احکام شریعت کی حکمت سے لوگوں کو واقف کرنا ہے۔

چوتھا کام: نبی کا چوتھا کام پاک کرنا ہے اور تزکیہ کا کام انسان کے اپنے اختیار میں نہیں بلکہ اللہ کے اختیار میں ہے اور اللہ نے پاک کرنے کا طریق بتا دیا ہے کہ نبی کا کام ہے کہ ان کے لئے اللہ کے حضور دعائیں کرے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بڑی حکمتیں رکھی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ آیت سورۃ بقرہ کی ترتیب کا پتہ دیتی ہے لوگوں کو سورہ بقرہ کی ترتیب میں بڑی دقتیں پیش آئی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اس آیت سے مجھے سب کچھ سکھا دیا ہے۔

سورة بقرہ کی ترتیب کس طرح سمجھائی گئی: منشی فرزند علی صاحب کو ایک دن میں قرآن مجید پڑھا رہا تھا کہ میرے دل میں بجلی کی طرح ڈالا گیا کہ آیت ربنا وابعث فیهم رسولاً منهم سورۃ بقرہ کی کلید ہے اور اس سورہ کی ترتیب کا راز اس میں رکھا ہے اور اسکے ساتھ ہی سورۃ بقرہ کی ترتیب پوری طور پر میری سمجھ میں آگئی۔

ترتیب سورہ بقر: اس سورہ میں اللہ تعالیٰ نے پہلے بتایا کہ قرآن مجید کا نازل کرنے والا عالم خدا ہے پھر قرآن مجید کے نزول کی غرض بتائی کہ یہ متقین کو ہدایت دینے والی ہے پھر متقین کے کام و اعمال بتائے پھر انسان کی پیدائش کی غرض بتائی۔ اسی طرح انبیاء بنی اسرائیل کے لمبے سلسلہ کا ذکر کر کے بتایا کہ انکے ظالم ہونے کی وجہ سے سلسلہ کا کلام الٰہی بنی اسماعیل میں جاری ہوگا پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا جو تعمیر کعبہ کے وقت آپ نے کی تھی کا ذکر کر کے اسکے پورا ہونے کا ذکر کیا پھر اس دعا کے موعود کے آنے کی بشارت اور اسکے مصداق کا ثبوت دیا کہ اس دعا میں جو باتیں بیان کی گئی تھیں وہ سب اس میں یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی ہیں گویا سارا قرآن ان چار ضرورتوں کو پورا کرنے والا ہے اور اس سورۃ میں خلاصۃً وہ سب باتیں بیان فرمائیں اور فرمایا کہ یہ آیت اس سورۃ کی کنجی ہے جو اللہ نے میرے ہاتھ میں دی ہے۔ اسکے بعد حضور نے نبی کے چاروں کاموں کی وضاحت کی جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیئے اور فرمایا یہی کام خلیفہ کے ہوتے ہیں اور یہی کام اللہ تعالیٰ نے اس وقت میرے رکھے ہیں۔

حضور نے آیات اللہ کی تلاوت اور یعلمهم الکتب کی مزید تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ تم خود غور کرو کہ یہ کام کیا چند کلرکوں کے ذریعہ ہو سکتے ہیں کیا خلیفہ کا کام اتنا ہی رہ جاتا ہے کہ وہ چندوں کی نگرانی کرے دنیا میں بہت اور بڑی بڑی انجمنیں ہیں جہاں سالانہ لاکھوں روپیہ آتا ہے اور وہ خرچ کرتی ہیں مگر کیا وہ خلیفہ بن جاتی ہیں؟ خلیفہ کا کام کوئی معمولی کام نہیں یہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل اور امتیاز ہے جو اس شخص کو دیا جاتا ہے جو پسند کیا جاتا ہے۔ فرمایا یہ کام جو میں نے بتائے ہیں میں نے نہیں بتائے خدا نے بتائے ہیں کیا کسی انجمن کا سیکرٹری اسکو کر سکتا ہے ان معاملات میں کوئی سیکرٹری کی بات کو مان سکتا ہے؟

یہ پکی بات ہے کہ یعلمهم الکتب کیلئے ضروری ہوتا ہے کہ خلیفہ ہی ہو کسی انجمن کے سیکرٹری کے لئے یہ کہاں شرط ہے کہ وہ پاک بھی ہو۔ خلیفہ کے لئے تعلیم الکتٰب ضروری ہے اسکے فرائض میں داخل ہے سیکرٹری کے فرائض میں یہ بات داخل نہیں۔ پھر خلیفہ کا کام ہے کہ خدا تعالیٰ کا احکام کے اغراض و اسرار بیان کرے جن کے علم سے ان پر عمل کرنے کا شوق و رغبت پیدا ہوتی ہے۔ مگر انجمن کے سیکرٹری کے فرائض میں یہ بات داخل نہیں اور انجمن ہرگز اس مخصوص کام کو نہیں کر سکتیں۔ اسی طرح کوئی انجمن کا سیکرٹری قوم کے تزکیہ کا فرض بھی نہیں ادا کر سکتا میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ کوئی سیکرٹری یہ کام نہیں کر سکتا اور کوئی انجمن بن کر کام نہیں کر سکتی اگر انجمنیں یہ کام کر سکیں۔ تو خدا تعالیٰ دنیا میں مامور اور مرسل نہ بھیجتا بلکہ اسکی جگہ انجمنیں بناتا مگر کسی ایک انجمن نے کبھی یہ نہیں کہا کہ ہمیں خدا نے مامور کیا ہے۔ یہ کام انبیاء اور خلفاء کے ہوتے ہیں خلفاء کا کام انسانی تربیت ہوتی ہے اور انکو خدا تعالیٰ کی معرفت اور یقین کے ساتھ پاک کرنا ہوتا ہے۔ ان مقاصد کی تکمیل کے لئے جو اسکے سپرد ہوتے ہیں اسکو روپیہ کی بھی ضرورت ہوتی ہے اور وہ بھی من انصاری الی اللّٰہ کہتا ہے مگر اس سے اسکی غرض روپیہ جمع کرنا نہیں بلکہ اس سے بھی وہی تکمیل اور تزکیہ غرض ہوتی ہے اور اس غرض کے لئے اسکی قائمقام ایک انجمن یا شوریٰ ہوتی ہے جو انتظام کرے۔

الغرض خلیفہ کا کام روپیہ جمع کرنا نہیں اور نہ اسکے اغراض و مقاصد کا دائرہ کسی مدرسے کے جاری کرنے تک محدود ہوتا ہے یہ کام دنیا کی دوسری قومیں بھی کرتی ہیں خلیفۃ کے اس قسم کے کاموں اور دوسری قوموں کے کاموں میں فرق ہوتا ہے وہ ان امور کو بطور مبادی اور اسباب کے اختیار کرتا ہے یا اختیار کرنے کی ہدایت کرتا ہے دوسری قومیں انکو بطور اصل مقصد اور غایت کے اختیار کرتی ہیں پس خلیفہ کے کام کسی انجمن کے ذریعہ نہیں ہو سکتے۔

اس قومی اجتماع کی کیا غرض ہے: میں نے جو آپکو بلایا تو خدا نے میرے دل میں ڈالا کہ ان کاموں کے متعلق مشورہ کروں جو خدا نے میرے سپرد کئے ہیں کہ انہیں کس طرح کروں۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ آپ میری رہنمائی کرے گا کہ کس طرح انکو سر انجام دینا چاہئے اسی نے مشورہ کا حکم بھی دیا ہے یہ کام بھی اس نے خود بتائے ہیں پس یہ چار کام انبیاء اور انکے خلفاء کے ہیں اسکے سر انجام دینے میں مجھے تم سے مشورہ کرنا ہے ان کاموں کو اور وسیع کرتا ہوں۔

چار نہیں بلکہ آٹھ: جب اس آیت پر میں نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ ان چار میں اور معنے پوشیدہ تھے اس طرح پر یہ چار آٹھ بن جاتے ہیں۔

ا۔ یتلو علیهم اٰیٰته اسکے معنے ایک یہ کرتا ہوں کہ کافروں کو مومن بناوے یعنی تبلیغ کرے دوسرے مومنوں کو آیات سنائے۔ اس صورت میں ترقی یا درستی ایمان بھی کام ہوگا یہ دو ہو گئے۔ (۲)۔ یعلمهم الکتٰب قرآن شریف کتاب موجود ہے اسلئے اسکی تعلیم میں قرآن مجید پڑھنا پڑھانا سمجھانا آجائے گا۔ یعنی انکے سکھانے کے لئے دینی مدارس کا اجراء اور انکی تکمیل کا کام ہوگا۔ (ب) دوسرا کام اس لفظ کے تحت قرآن شریف پر عمل کرانا ہوگا۔ (۳)۔ والحکمۃ تعلیم الحکمۃ کے لئے تجاویز و تدابیر ہونگی کیونکہ اس فرض کے نیچے احکام شرائع کے اسرار سے آگاہ کرنا ضروری ہے۔ (۴)۔ یزکیهم میں ایک بات تو ہی ہے کہ دعاؤں کے ذریعہ تزکیہ کرے۔ ایک یہ معنے ہوئے کہ گناہوں سے بچانے کی کوشش کرے دوسرے معنوں کے لحاظ سے یہ کام ہوا کہ صرف گناہوں سے نہ بچائے بلکہ ان میں نیکی پیدا کرے دوسرے الفاظ میں یہ کہو کہ ایک تو وہ تدابیر اختیار کرے جن سے جماعت کے گناہ دور کرے دوسرے یہ کہ اعلیٰ مدارج کی طرف لے جاوے اور انکی ایمانوں میں اخلاص و اطاعت پیدا کرے۔ پھر تیسرے معنے بھی یزکیهم کے یہ ہوتے ہیں کہ انکو بڑھائے۔ یعنی دین و دنیا میں ترقی دینا ضروری ہے اور یہ ترقی پر پہلو سے ہونی چاہیئے۔ دنیوی علوم میں بھی آگے لے جاوے تعداد میں کم ہوں تو بڑھائے مالی حالت کمزور ہو تو اسمیں بڑھاؤ۔ غرض جس رنگ میں بھی کمی ہو بڑھاتا چلا جاوے۔ اب ان معنوں کے لحاظ سے جماعت کی ہر قسم کی ترقی نبی اور اسکے ماتحت اسکے خلیفہ کا فرض ہوا۔ غرباء کی خبر گیری کرنے کے لئے اللہ نے زکوٰۃ کا صیغہ رکھا ہے کیونکہ جماعت کے غرباء مساکین کا انتظام کرنا بھی خلیفہ کا کام ہے غرض چوتھی بات صدقات کا انتظام کر کے اصلاح کرے۔

یہ سب امور خیالی نہیں بلکہ لغت اور صحابہ کے اقوال اسکی تائید کرتے ہیں۔ پس میں نے تمہیں خلیفہ کے وہ کام بتائے ہیں جو خدائے تعالیٰ نے بیان کئے ہیں خدا تعالیٰ نے مجموعی اور یکجائی طور پر مجھے اس سے آگاہ کر دیا ہے اور محض اپنے فضل سے سورۃ بقر کی کلید مجھے بتا دی۔

تین سال قبل اللہ تعالیٰ نے یہ آیت بجلی کی طرح میرے دل میں ڈالی اور آج میں اسکی حقیقت کو سمجھا کہ ارادہ الٰہی میں یہ میرے ہی فرائض اور کام تھے پس جب یہ ظاہر ہوا کہ خلیفہ کے کیا کام ہیں دوسرے لفظوں میں میرے کیا فرائض ہیں تو اب سوال ہوتا ہے کہ انکو کیونکر کرنا ہے اور اسی میں مجھے تم سے مشورہ کرنا ہے۔

خلافت کے یہ مقاصد اربعہ حضرت خلیفۃ المسیح کی وصیت میں بھی بیان کئے گئے ہیں: یہ بات ابھی میرے دل میں ڈالی گئی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی وصیت میں بھی یہ مقاصد اربعہ بیان کئے گئے ہیں۔ آپ نے اپنی وصیت میں اپنے جانشین کے لئے فرمایا متقی ہو ہر دلعزیز ہو قرآن و حدیث کا درس جاری رہے عالم باعمل ہو، اسمیں یعلمھم الکتب والحکمۃ کی طرف اشارہ ہے کیونکہ الکتب کے معنے قرآن شریف اور الحکمۃ کے معنے بعض ائمہ نے حدیث کے کئے ہیں۔ متقی اور باعمل اور ہر دلعزیز ہونا یہ یزکیھم کے لئے ضروری ہے پھر وصیت میں ایک اور بات بھی ہے کہ درگذر سے کام لے اسکا بھی اس آیت میں ذکر ہے انک انت العزیز الحکیم۔ اللہ تعالیٰ جو العزیز ہے اسکو بھی معزز کرے اور غلبہ دے گا جسکا لازمی نتیجہ درگذر ہوگا پس اس دعا میں اللہ تعالیٰ کے ان اسماء کا ذکر کرنے کے یہی معنے ہیں پس خلیفۃ المسیح کی وصیت بھی اسی آیت کی تشریح ہے اب جبکہ قرآن مجید نے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے، خود خلیفۃ المسیح نے خلیفہ کے کام پہلے سے بتا دیئے تو اب جدید شرائط کا کسی کو کیا حق ہے؟

☆ **تبلیغ:** پہلا فرض خلیفہ کا تبلیغ ہے جہاں تک میں نے غور کیا ہے میں نہیں جانتا کیوں بچپن ہی سے میری طبیعت میں تبلیغ کا ایسا انس رہا ہے کہ میں سمجھ ہی نہیں سکتا۔ مجھے ایسی حرص تھی کہ اسلام کا ہر کام میرے ہاتھ سے ہو۔ اب میں آپ سے تبلیغ کے لئے مشورہ چاہتا ہوں۔ میں اسکے متعلق یہ ارادہ رکھتا ہوں۔ تم غور کرو کہ اسکی تکمیل کی کیا صورتیں لیتا ہو سکتی ہیں۔

☆۔ ہر زبان کے مبلغ ہوں تا کہ ہم ہر زبان میں آسانی سے تبلیغ کر سکیں۔ اسکے لئے اللہ تعالیٰ خود انتظام کرے گا۔

ہندوستان میں تبلیغ: میں چاہتا ہوں کہ ہندوستان کا کوئی قصبہ یا گاؤں باقی نہ رہے جہاں ہماری تبلیغ نہ ہو۔ ہمارا یہ کام نہیں کہ لوگوں کو منوا دیں یہ ہمارا کام ہے کہ ہم انہیں حق پہنچا دیں وہ مانیں نہ مانیں یہ انکا کام ہے ہندستان سے باہر ہر ایک ملک میں ہم اپنے واعظ بھیجیں۔

مولوی محمد علی صاحب کو بلا کر بھی حضرت اقدس نے فرمایا تھا کہ ہم چاہتے ہیں کہ یورپ امریکہ کے لوگوں پر تبلیغ کا حق ادا کرنے کے واسطے ایک کتاب انگریزی زبان میں لکھی جاوے اور یہ آپکا کام ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود یورپ میں تبلیغ اسلام کا طریق بتا دیا ہے تو پھر کسی نئے طریق اختیار کرنے کی کیا وجہ ہے افسوس ہے جن کو اس کام کے لائق سمجھ کر ہدایت کی گئی تھی وہی اور راہ اختیار کر رہے ہیں۔

جہاں ہم سر دست واعظ نہیں بھیج سکتے وہاں ٹریکٹ اور چھوٹے چھوٹے رسالے چھپوا کر تقسیم کریں۔ غرض تبلیغ ہو اور کونہ کونہ میں ہو اور کوئی جگہ باقی نہ رہے۔

مبلغ کہاں سے آویں: جب ہم چاہتے ہیں کہ دنیا کے ہر گوشہ اور ہر قوم اور ہر زبان میں تبلیغ ہو تو دوسرا سوال یہ ہوگا کہ مبلغ کہاں سے آویں اس سوال نے ہمیشہ میرے دل کو دکھ میں رکھا ہے حضرت مسیح موعودؑ اور خلیفۃ المسیح کی بھی یہ آرزو رہی اسی خواہش کی وجہ سے مدرسہ احمدیہ کی بنیاد مجھ سے رکھوائی۔ باوجود بڑے بڑے آدمیوں کی مخالفت کے خدا تعالیٰ نے اس مدرسہ کو قائم کر دیا۔ پس ضروری ہے کہ مختلف زبانیں سکھائی جائیں غرض جس رنگ میں تبلیغ آسانی سے ہو سکے کریں۔ اس قسم کے لوگوں کی بہت بڑی ضروت ہے جو خدمت دین کے لئے نکل کھڑے ہوں اس ضرورت کے پورا کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے ایک سہل طریق میرے دل میں ڈالا ہے کہ ایک مدرسہ قائم ہو۔ اسکے لئے باہم ملکر مشورہ کرو۔

واعظین کا تقرر: واعظین کے تقرر کی بھی ضرورت ہے انکو مختلف جگہوں میں بھیجا جا رہا ہے یہ تجویز بھی قرآن مجید نے ہی پیش کی ہے۔

تعلیم شرائع: ان امور کے بعد تعلیم شرائع کا کام آتا ہے جب تک قوم کو شریعت سے واقفیت نہ ہو عملی حالت کی اصلاح مشکل ہوتی ہے اسلئے خلیفہ کے کاموں میں تعلیم شرائع ضروری ہے یہ کام کچھ تو مبلغین اور واعظین سے لیا جائے۔ مسلمانوں نے شرائع کی حکمتوں کے سیکھنے کی کوشش نہیں کی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ بہت لوگ مرتد ہو رہے ہیں اگر کوئی عالم انکو حکمتوں سے واقف کرتا تو کبھی دہریت اور ارتداد نہ پھیلتا۔ سو یہ کام خلیفہ کا ہے کہ حکمت سکھائے چونکہ وہ ہر جگہ جا نہیں سکتا اسلئے ایک جماعت ہو جو اسکے پاس رہ کر حکمتوں اور شرائع کے حدود کو سیکھے پھر وہ اسکے ماتحت لوگوں کو سکھائے تا کہ لوگ گمراہ نہ ہوں۔

تعلیم العقائد کی کتاب: اسکے سوا ایک ضروری بات ہے جسکی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلیفۃ المسیح نے توجہ دلائی اور میں بھی توجہ دلاتا ہوں کہ ایک ایسا رسالہ تیار ہو جسمیں عقائد احمدیت ہوں جسکو سب لوگ اپنے پاس رکھیں اسطرح انشاء اللہ عقائد میں اختلاف نہیں ہوگا۔

تزکیہ نفوس: ان امور کے بعد تزکیہ نفس ہے اسکے لئے سب سے بڑا ہتھیار نا قابل خطا ہتھیار دعا ہی ہے خدا کے فضل سے میں بہت دعائیں کرتا ہوں تم بھی دعاؤں سے کام لو یہ بھی یاد رکھو کہ میری اور تمہاری دعاؤں میں فرق ہے خدا تعالیٰ جب کسی کو منصب خلافت پر سرفراز کرتا ہے تو اسکی دعاؤں کی قبولیت بڑھا دیتا ہے کیونکہ اگر اسکی دعائیں قبول نہ ہوں تو پھر اسکے اپنے انتخاب کی ہتک ہوتی ہے میں جو دعا کروں گا وہ انشاء اللہ فرداً فرداً ہر شخص کی دعا سے زیادہ طاقت رکھے گی۔ پھر ایک اور بڑا ذریعہ تزکیہ نفوس کا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان کیا ہے وہ یہ ہے کہ بار بار قادیان آئیں یا کم از کم قادیان آنے کی خواہش رکھیں کیونکہ یہاں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ والی برکات نازل ہوتی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اسے ارض حرم بنا دیا ہے۔ پھر دعاؤں کے تعلق کی ضرورت ہے اور میں اسکے لئے اتنا ہی کہتا ہوں کہ خطوط کے ذریعہ یاد لاتے رہو تا کہ تم مجھے یاد رہو۔

یُزَکِّیْھِمْ کے دوسرے معنے: جسمیں غرباء و مساکین کی خبر گیری داخل ہے لوگ یہ تو نہیں جانتے کہ میرے پاس ہے یا نہیں مگر جب وہ جانتے ہیں کہ میں خلیفہ ہو گیا ہوں تو حاجتمند تو آتے ہیں اور آئیں گے۔ اسکے لئے شریعت نے زکوٰۃ کا انتظام خلیفہ کے سپرد کیا ہے پس چونکہ میرا فرض ہے کہ کمزور لوگوں کی مدد کروں اور تمہارا ابھی فرض ہے کہ مرے مددگار رہو۔ ابھی جھگڑے ہی ختم نہیں ہوئے مگر پھر بھی کئی سو درخواستیں مدد کے لئے آچکی ہیں۔ پس تمہیں چاہئے کہ اپنی انجمن میں زکوٰۃ کے رجسٹر اور حساب رکھو اور وہ میرے پاس آجائے۔ بہر حال زکوٰۃ ایک جگہ جمع ہونی چاہئے اور خلیفہ کے حکم کے مطابق خرچ ہونی چاہئے۔

ترقی تعلیم: یزکیھم میں قومی ترقی داخل ہے اسمیں علمی ترقی بھی شامل ہے لہٰذا اس مرکزی سکول کے علاوہ مختلف مقامات پر سکول و مدرسہ کھولنے ضروری ہیں غرض عام تعلیم کی ترقی کے لئے سر دست پرائمری سکول کھولے جائیں جہاں دینی و دنیوی علوم سکھائے جائیں اور تعلیم عامہ کے معاملہ میں ہمیں جماعت کو پیچھے نہیں رکھنا چاہئے اسی طرح دنیوی ترقی کے لئے بھی تدابیر اور علمی کوشش ہونی چاہئے۔

کالج کی ضرورت: مدرسوں کے علاوہ ایک کالج کی بھی ضرورت ہے تا کہ نوجوانوں کی زندگیوں کو مفید اور موثر بنایا جائے۔ یہ خلیفہ کے کام ہیں جنکو میں نے مختصراً بیان کیا ہے انکے مختلف حصوں پر غور کرو تو معلوم ہو جائے گا کہ انجمن کی کیا حقیقت ہے اور خلیفہ کی کیا؟ میں یہ بڑے زور سے کہتا ہوں کہ نہ کوئی انجمن اس قسم کی ہے اور نہ ایسا دعویٰ کر سکتی ہے نہ ہو سکتی ہے نہ خدا نے کبھی کوئی ایسی انجمن بھیجی۔

خلیفہ خدا مقرر کرتا ھے: خلیفہ خدا مقرر کرتا ہے اور آپ انکے خوفوں کو دور کرتا ہے خوب یاد رکھو کہ اگر کوئی شخص محض حکومت کے لئے خلیفہ بنا ہے تو جھوٹا ہے اور اگر اصلاح کے لئے خدا کی طرف سے کام کرتا ہے تو وہ خدا کا محبوب ہے خواہ ساری دنیا اسکی دشمن ہو۔ خدا کا حکم ہے کہ لوگوں سے مشورہ لے مگر جس بات پر قائم ہو جائے اسے توکلاً علی اللہ شروع کر دے۔ اسکی مثال حضرت ابو بکرؓ کی خلافت میں بھی ملتی ہے اور دیگر خلفاء میں بھی۔

ایک رویاء: حضور نے ایک رؤیا کا ذکر کرتے ہوئے دعا کی کہ یہ کشتی جسمیں میں اب سوار ہوا ہوں اس بھنور سے نکل جائے۔

چھوٹی عمر ھے۔ منکرین خلافت نے ایک اعتراض کیا کہ عمر چھوٹی ہے اسکا آپ نے جواب دیا کہ حضرت اسامہ کی عمر 17 سال تھی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو بڑے بڑے صحابہ کے لشکر پر افسر مقرر فرمایا تھا اور حضرت عمرؓ نے ابن ابی لیلیٰ کو 19 سال کی عمر میں گورنر بنا کر کوفہ بھیجا۔ آپ نے فرمایا میری عمر ان سے بھی سات برس زیادہ ہے۔

ایک اعتراض اور اسکا جواب: منکرین خلافت ایک اعتراض کرتے ہیں کہ شاورھم فی الامر کا حکم تو آنحضرت کو ہے خلافت کہاں سے نکل آئی؟ حضورؓ نے فرمایا کہ حضرت ابو بکرؓ پر جب زکوٰۃ کے متعلق اعتراض ہوا تو وہ بھی اسی رنگ کا تھا کہ خذ من اموالھم صدقۃ کہ آنحضرتؐ کے لئے حکم ہے اب وہ نہیں رہے اور کسی کا حق نہیں کہ زکوٰۃ لے حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا اب اسکا میں مخاطب ہوں اسی طرح میں کہتا ہوں کہ اس آیت کا اب میں مخاطب ہوں۔

عجیب بات: سبز اشتہار میں میرے متعلق خدا کے حکم سے حضرت مسیح موعود نے بشارت دی خدا کی وحی سے میرا نام اولوالعزم رکھا اور اس آیت میں فرمایا فاذا عزمت فتوکل علی اللّٰہ پس اس سے معلوم ہوا کہ مجھے اس آیت پر عمل کرنا پڑے گا۔

کیا خدمت کی ھے؟: ایک سوال یہ ہوتا ہے کہ اسنے کیا خدمت کی ہے اسکا بھی یہ جواب ہے کہ حضرت اسامہ کی کیا خدمات تھیں کہ انہیں بڑے بڑے صحابہ پر افسر مقرر کیا گیا خلافت تو خدا کے فضل سے ملتی ہے جسے چاہتا ہے دے دیتا ہے۔ آیت استخلاف میں نے آیت استخلاف پر غور کیا اور مجھے بہت ہی لطیف معنے اسکے سمجھائے گئے جن میں سے ایک تو میں اپنے ٹریکٹ میں لکھ چکا ہوں جو کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکے کے عنوان سے شائع ہوا ہے دوسرے معنے اللہ نے یہ سمجھائے کہ اللہ نے اول خلافت کا وعدہ کیا پھر اس کو بڑی تاکید سے فرمایا کہ خدا ضرور ایسا کرے گا پھر خدا ضرور ان خلفاء کو تمکین عطا کرے گا پھر فرمایا خدا ضرور ان کے خوف کو امن میں بدل دیگا اسکی غرض یہ بتائی کہ اسکے نتیجہ میں وہ میری ہی عبادت کریں گے اور کسی کو میرا شریک قرار نہ دیں گے۔ پس خلیفہ کسی اور نے نہیں بنایا جسکے احسان سے وہ دبتا پھرے بلکہ خدا نے ہی بنایا ہے اور اسے کوئی نہیں بنا سکتا۔

اسکے بعد حضور نے فرمایا مشورہ لینے سے نئی تدابیر سامنے آتی ہیں اور لوگوں کو غور و فکر کرنے ...... صلاحتیں بڑھتی ہیں اور کاموں کے تجربے ہوتے ہیں۔ آخر پر فرمایا کہ اس وقت کچھ دقتیں پیش آئی ہیں اور آئندہ اور ضرورتیں پیش آئیں گی میں نے اس موجودہ اختلاف کے متعلق کچھ تجاویز سوچی ہیں ان پر غور کیا جائے اور ہر شخص آزادی سے رائے دے۔

اوّل: خلیفہ اور انجمن کے جھگڑے نپٹانے کی بہتر صورت کیا ہے (انجمن سے مراد ممبر جنہوں نے بیعت نہیں کی وہ اپنے آپکو انجمن کہتے ہیں)

دوم: جن لوگوں نے میری بیعت کر لی ہے وہ ہر قسم کا چندہ میری معرفت دیں۔

سوم: جب تک انجمن کا قطعی طور پر فیصلہ نہ ہو اشاعت اسلام اور زکوٰۃ کا روپیہ میرے ہی پاس آنا چاہئے جو واعظین کے اخراجات اور دوسری ضرورتوں پر خرچ ہوگا۔

چہارم: مجلس شوریٰ کی ایسی حالت ہو کہ ساری جماعت کا اسمیں مشورہ ہو۔

پنجم: انجمن میں دو بلکہ تین ممبر زائد ہوں اور یہ دو ممبر عالم ہونے چاہئیں۔

ششم: جہاں کہیں فتنہ ہو ہمارے دوست جا کر دوسروں کو سمجھائیں اسکے لئے اپنی عقلوں پر بھروسہ کرنے کی بجائے خدا کی توفیق و فضل کو مقدم کریں۔

ان امور پر غور کریں جو بات باہمی مشورہ سے طے ہو وہ لکھ لی جائے اور پھر مجھے اطلاع دی جائے۔ دعاؤں کے بعد خدا تعالیٰ جو میرے دل میں ڈالے گا اُس پر عمل در آمد ہوگا تم کسی معاملہ میں رائے دیتے وقت ہرگز خیال نہ کرو کہ تمہاری بات ضرورت مانی جائے گی بلکہ تم خدا کی رضا کے لئے سچے دل سے مشورہ دو اور اگر غلط بھی ہوگا تو تمہیں ثواب ملے گا اِس مشورہ اور دعا کے ساتھ جو کام ہوگا وہ خدا کی طرف سے ہوگا۔ اُس کے بعد حضور نے لمبی دعا کرائی اور جلسہ ملتوی ہوا۔

☆☆☆☆☆

استحکام خلافت

اور

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ

(......محمد حمید کوثر پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان......)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کو ہوشیار پور میں جس فرزند ارجمند کی بشارت دی گئی تھی۔ اُس کا ایک ''لقب'' حضورؑ نے ''مصلح موعود'' بھی تحریر فرمایا تھا (تذکرہ صفحہ ۱۶۵)

اللہ تعالیٰ تعالیٰ نے کچھ ایسا تصرف فرمایا، کہ باقی القاب واوصاف میں سے یہی لقب سب سے زیادہ شہرت پا گیا۔

جب ہم مصلح کے لفظ پر غور کرتے ہیں تو اس کے معانی میں ایک اَصْلَحَہٗ ہیں۔ یعنی اَقَامَہٗ بَعْدَ فَسَادِہٖ کسی چیز کے خراب ہو جانے کے بعد اس کو اصل حالت پر لے آنا۔ یعنی مصلح کے معنے اصلاح کرنے والا۔ (اقرب الموارد)

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ہر میدان میں اصلاح کا کام کیا۔ مگر سب سے اہم اصلاح آپ نے اس وقت فرمائی جب کہ مارچ ۱۹۱۴ء میں نظام خلافت کو ہی ختم کرنے کی کوششیں انتہاء کو پہنچ چکی تھیں اور جماعت میں بعض اکابر سمجھے جانے والے ہی اسے نابود کرنے کے لئے سازش کر رہے تھے چنانچہ اس موضوع کی وضاحت کے لئے تاریخ احمدیت سے ایک اقتباس درج ہے۔

''انکار خلافت کا وہ فتنہ جو حضرت خلیفہ اوّل کی عظیم شخصیت کی وجہ سے اپنے پھیلنے کا موقع نہ پا کر وقتی طور پر دب گیا تھا، حضور کی اس نازک حالت کو دیکھ کر پھر اُبھرنا شروع ہو گیا۔ مرکز سے باہر بھی افتراق و انتشار پیدا کر دینے کی سرگرم کوششیں ہونے لگیں اور ایسا رنگ ہو گیا کہ جماعت دو کیمپوں میں تقسیم ہو گئی اور انجمن والوں کی تمام تر قوت اس جدو جہد میں صرف ہونے لگی کہ حضرت خلیفہ اوّل کے بعد کوئی خلیفہ نہ ہو، تا سارے اختیارات مطلق العنانی کے ساتھ انہیں کے قبضہ میں رہیں تاہم آپ (سیدنا مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ) اصلاح احوال میں مصروف رہے۔''
(تاریخ احمدیت جلد پنجم صفحہ ۱۰۹)

اصلاح احوال کرنے والے کو ہی مصلح کہا جاتا ہے۔ اُس نازک وقت میں آپؓ کی دعاؤں اور کوششوں کی وجہ سے خلافت ثانیہ کا انتخاب ہوا۔ اتنا ہی نہیں بلکہ حضرت المصلح الموعودؓ نے قدرت ثانیہ کے مظہر کے انتخاب کے لئے قواعد وضوابط وضع فرمائے۔ جو کہ استحکام خلافت اور اُس کے دوام و بقا کے لئے انتہائی اہم اور ضروری تھے اور انہیں قواعد کے مطابق خلیفۃ المسیح الثالثؒ، خلیفۃ المسیح الرابعؒ اور خلیفۃ المسیح الخامس کا انتخاب ہوا۔

ہمارا ایمان ویقین ہے کہ خلیفہ اللہ تعالیٰ بناتا ہے۔ مگر اُس کے انتخاب کے لئے ایسے متقی اور صالح اراکین کی ضرورت ہوتی ہے، جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر کا اظہار ہو۔ جیسے جنگ بدر کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ (آل عمران: ۱۲۴) اس نصرو فتح کے اظہار کے لئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین سو تیرہ صحابہ کا لشکر بنایا۔

افراد جماعت کے دلوں میں استحکام و احترام و اطاعت خلافت کے لئے آپ نے بہت سے ارشادات فرمائے۔ اُن میں سے چند درج ذیل ہیں۔

''خلیفہ خدا بنایا کرتا ہے۔ اگر ساری دنیا مل کر خلافت کو توڑنا چاہے اور کسی ایسے شخص کو خلیفہ بنانا چاہے جس پر خدا راضی نہیں۔۔۔۔۔۔تو اللہ تعالیٰ اس کو اور اس کے سارے خاندان کو اس طرح پیس ڈالے گا جس طرح چکی میں دانے پیس ڈالے جاتے ہیں۔''

ایک اور مقام پر آپؓ استحکام خلافت کے متعلق فرماتے ہیں:

''عیسائیوں کے پاس مسلمانوں سے کم درجہ کی خلافت تھی لیکن ان میں اب تک پوپ چلا آرہا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ عیسائیوں میں پوپ کے باغی بھی ہیں لیکن اس کے باوجود ان کی اکثریت ایسی ہے جو پوپ کو مانتی ہے اور انہوں نے اس نظام سے فائدے بھی اٹھائے ہیں لیکن مسلمانوں میں ۳۳ سال تک خلافت رہی اور پھر ختم ہو گئی۔ اسلام کا سوشل نظام ۳۳ سال تک قائم رہا اور پھر ختم ہو گیا۔ نہ جمہوریت باقی رہی نہ غرباء پروری رہی نہ لوگوں کی تعلیم اور غذا اور لباس اور مکان کی ضروریات کا کوئی احساس رہا۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ ساری باتیں کیوں ختم ہو گئیں۔ اس کی یہی وجہ تھی کہ مسلمانوں کی ذہنیت خراب ہو گئی تھی۔ اگر ان کی ذہنیت درست رہتی تو کوئی وجہ نہیں تھی کہ یہ نعمت ان کے ہاتھ سے چلی جاتی۔ پس تم خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرو اور ہمیشہ اپنے آپ کو خلافت سے وابستہ رکھو اگر تم ایسا کرو گے تو خلافت تم میں ہمیشہ رہے گی۔''
(مشعل راہ جلد اوّل صفحہ ۶۶۴/۶۶۳)

جماعت میں وقتاً فوقتاً بعض فتنے سر اٹھاتے رہے۔ جس میں وقتی طور پر بہت شدت اور جوش وخروش ہوتا تھا مگر حضرت مصلح موعودؓ کی اولوالعزم قیادت، دور اندیشی اور حزم و احتیاط سے وہ خوفناک فتنے یکے بعد دیگرے دیکھتے ہی دیکھتے فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً کے مطابق جھاگ کی طرح بیٹھ جاتے رہے اور فتنہ کے بانی مبانی اور ان کے ساتھی اور مددگار اپنی اطاعت، تعداد، اثر ورسوخ، علمیت وتقویٰ کے بلند بانگ دعاوی کے باوجود خائب وخاسر اور نسیاً منسیا ہو جاتے۔ تائید الٰہی اور خدائی نصرت کا یہ نشان اتنی بار دہرایا گیا کہ عقل وبصیرت رکھنے والا ہر شخص یہ سمجھنے اور ماننے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ یقیناً خدا تعالیٰ کا سایہ آپ کے سر پر تھا۔ جس کی برکت سے آپ ناکامیوں اور نامرادیوں سے محفوظ رہتے اور کامیابیوں اور کامرانیوں سے نوازے جاتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے بعد آنے والی قدرت کو قدرت ثانیہ سے تعبیر فرمایا تھا۔ حضرت مصلح موعودؓ اس کے متعلق فرماتے ہیں:

''۔۔۔۔۔۔قدرت ثانیہ آئی اور اس کا ظہور ہوا مگر افسوس کئی لوگ ہیں جنہوں نے اس کو شناخت نہیں کیا۔ میں دنیا کے ہر مقدس سے مقدس مقام پر کھڑے ہو کر خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ قدرت ثانیہ کا جو ظہور ہونا تھا وہ ہو چکا۔'' (الفضل ۱۹ رفروری ۱۹۴۱ء)

عمائدین سلسلہ احمدیہ نے حضرت مسیح موعودؑ کی وفات پر حضرت خلیفۃ المسیح اوّل مولانا حاجی الحرمین مولانا نورالدینؓ کی بیعت کر کے عملاً یہ ثابت کیا کہ وہ خدا کی منشاء ومشیت اور حضرت مسیح موعودؑ کی وصیت کے مطابق جماعتی بہتری وترقی اور اتحاد واتفاق کے لئے ایک واجب الاطاعت خلیفہ کی بیعت کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ خلافت کے قیام میں بظاہر تو یہی نظر آتا ہے کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے تربیت یافتہ بزرگوں میں سے سب سے زیادہ اَعْلَم اور اَتْقٰی کو اس منصب کے لئے تجویز کیا مگر درحقیقت یہ خدا تعالیٰ کا انتخاب اور خدائی تقدیر تھی جو اس طرح ظاہر ہوئی۔

وہ جماعت جو دنیا بھر میں اسلام اور احمدیت کی ضوفشانی کے لئے بدل وجان مصروف تھی ایسے میں حضرت خلیفہ اوّل کی وفات کے صدمہ کے ساتھ ہی اس آتش فشاں کا بھی سامنا تھا کہ ایک حلقہ جس میں اچھے پڑھے لکھے تجربہ کار سلسلہ کے پرانے خدام بھی شامل تھے بعض وجوہ سے (جن کے ذکر کی یہاں چنداں ضرورت نہیں) خلافت کی ضرورت سے ہی انکار کرنے لگا اور اس طرح اللہ تعالیٰ جس طرح درخت کے خوشگوار سایہ میں جماعت کی تربیت وترقی کے اسباب وذرائع مہیا فرما رہا تھا۔ اسے ہی کاٹنے کے درپہ ہو گیا۔ ایسے نازک وقت میں اولوالعزم حضرت مصلح موعودؓ نے استحکام خلافت کے لئے جو کارہائے نمایاں سرانجام دیئے وہ ہمیشہ آپ کو خراج تحسین پیش کرتے رہیں گے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اس فتنہ کی شدت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

''پیغامی کس زور سے اٹھے، کس شان سے اٹھے کن زبردست ارادوں سے اٹھے۔ کیا کیا تدبیریں تھیں جو انہوں نے ہمیں زیر کرنے کے لئے نہ کیں اور کیا کیا منصوبے تھے جو انہوں نے ہمیں ذلیل کرنے کے لئے نہ باندھے۔ جو شوکت اور جو رتبہ اس وقت ان لوگوں کو جماعت میں حاصل تھا آج جو بعد میں آنے والے ہیں اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے وہ شاید یہی سمجھتے ہیں کہ ہم ہمیشہ ہی غالب رہے ہیں اور وہ ہمیشہ ہی مغلوب رہے ہیں۔ حالانکہ ان ایام میں ان کو اتنا رتبہ اور زور حاصل تھا کہ بہت سے لوگوں کے دل ڈرتے تھے کہ نہ معلوم کیا ہو جائے گا اور بعض تو یہ خیال کرتے تھے کہ شاید وہ ہمیں قادیان سے ہی نکال دیں گے۔ دنیاوی سامان جس قدر ہوا کرتے ہیں وہ سب ان کے ساتھ تھے۔ صدر انجمن کا نظام ان کے قبضہ میں تھا خزانہ ان کے قبضہ میں تھا رسالے اور اخبار ان کے قبضے میں تھے یعنی وہ انجمن کے ماتحت تھے بیرونی دنیا میں انہی کا نام روشن تھا جماعت پر ان کو اقتدار حاصل تھا اور بہت سے لوگ اس شک اور شبہ میں پڑے ہوئے تھے کہ کیا اتنے بڑے لوگ بھی غلطی کر سکتے ہیں؟ پھر وہ ایک عرصہ سے اپنے متعلق جماعت میں پروپیگنڈا کر رہے تھے اور ''پیغام صلح'' اس غرض کے لئے انہوں نے جاری کیا ہوا تھا۔ غرض جماعت میں ایک ہیجان پیدا تھا اور وہ خود دنیوی سامانوں کی کثرت کی وجہ سے اس قدر مغرور تھے کہ انہوں نے ایک دفعہ لکھا کہ ابھی تک تو جماعت کے بیسویں حصہ نے بھی بیعت نہیں کی۔ گویا خود ان کے اقرار کے مطابق جماعت کے انیس حصے ان کے ساتھ تھے اور صرف ایک حصہ ہمارے ساتھ تھا۔ لیکن جب کہ جماعت کی تمام اہم چیزیں انہی کے قبضہ میں تھیں جبکہ جماعت کے تمام اہم ادارے انہی کے پاس تھے اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور کرم کے ساتھ مجھ پر الہام نازل کیا اور فرمایا کہ '' کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکے۔'' اور میں نے یہ الہام اسی وقت اشتہارات کے ذریعہ شائع کر دیا جو آج تک دوستوں کے پاس موجود ہوں گے۔۔۔۔ اسی طرح اس نے مجھے الہاماً فرمایا کہ: لَيُمَزِّقَنَّهُمْ کہ اللہ تعالیٰ ضرور ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا انہیں پراگندہ کر دے گا اور ان میں اختلاف پیدا کر کے ان کی طاقت کو توڑ دے گا۔۔۔۔ اس وقت ان لوگوں کے زور کی یہ حالت تھی کہ انہی لوگوں میں سے ایک صاحب نے مدرسہ ہائی سکول کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہا تھا کہ یہ عمارتیں ہم نے بنائی تھیں اور ہم ہی ان کی حفاظت کر رہے تھے مگر اب جماعت نے غلطی کی جو اس نے ایک بچہ کو خلیفہ بنا لیا۔ اب ہم تو یہاں سے جاتے ہیں مگر ابھی دس سال نہیں گزریں گے کہ ان عمارتوں پر عیسائیوں کا قبضہ ہو جائے گا مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب چھبیس سال گزر چکے ہیں اور ہماری ان عمارتوں پر پہلے سے بھی زیادہ قبضہ ہے۔ عمارتیں بنتی

ہیں اور بگڑتی ہیں اور سوائے ایسی عمارتوں کے جو خدا تعالیٰ کے خاص نشانوں میں سے ہوں جیسے خانہ کعبہ وغیرہ باقی عمارتیں ایسی نہیں ہوتیں کہ ان کا کسی وقت کسی جماعت کے قبضے سے نکل جانا کوئی قابل اعتراض بات ہو۔ سوال جماعتی ترقی کا ہوتا ہے اور وہ ہمیشہ ہی ہمیں حاصل رہی ہے۔''

(الفضل ۱۵ اپریل ۱۹۴۰ء)

اس موضوع پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے آپؓ فرماتے ہیں:-

''اس وقت موجودہ صورت میں وہ کام جو ۲۵ سال میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اور ان کے بعد ۶ سال تک حضرت خلیفۃ المسیح نے کیا تھا خطرہ کی حالت میں ہے۔ ایک جماعت جو اس کے ٹکڑے ٹکڑے کردینے میں کوئی فرق نہیں کرتی ان کے مدنظر ہے کہ مقابل والوں کو شکست دے دیں۔ وہ زور لگا رہے ہیں وہ اپنے علم اور طاقت کو اس مقصد کے لئے صرف کررہے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم ایک طاقت ہیں اور ہم یہ کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ وہ کیا کرسکتے ہیں میں کہتا ہوں کہ ہم بالکل ناتواں ہیں۔ ہاں ہمارا بھروسہ اللہ تعالیٰ پر ہے وہ بڑی طاقتوں اور قدرتوں والا ہے وہ اپنے سلسلہ کو ہر ایک شر اور ضرر سے بچا سکتا ہے اور مجھے یقین ہے کہ وہ بچائے گا۔''

(الفضل ۱۵/مارچ ۱۹۳۱ء)

حضرت مصلح موعودؓ ایک مقام پر انکار خلافت کے متعلق مختلف وقتوں میں اٹھنے والے فتنوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''تم جانتے ہو کہ کتنے ہی لوگ ہیں جنہوں نے سر نکالا اور جماعت میں انہوں نے بغاوت کی۔ پھر تم یہ بھی جانتے ہو کہ کس کس طرح تم ان فتنوں کو دیکھ کر کانپ اٹھے تھے اور کس کس طرح رقعوں پر رقعے لکھ کر مجھے پریشان کرتے تھے کہ ان لوگوں سے نرمی اور رعایت کی جائے ورنہ فساد بڑھ جائے گا مگر بتاؤ پھر وہ لوگ کہاں گئے ابھی دو سال کا عرصہ نہیں ہوا تم میں سے ہر شخص دل پر ہاتھ رکھ کر بتائے کہ کیا......ایک بہت بڑی مصیبت تمہارے سامنے نہیں آئی تھی۔ تم کس طرح اس مصیبت کو دیکھ کر گھبرا اٹھے تھے مگر آج باوجود اس بات کے کہ وہ تمہارے پہلو میں رہتے ہیں تمہیں کوئی پریشانی نہیں تمہیں کوئی تکلیف اور بے چینی نہیں بلکہ آج تو تمہیں ان کی اتنی بھی پرواہ نہیں جتنی سوکھے ہوئے پتے کی ہوتی ہے اور جو راہ چلتے ہوئے پاؤں کے نیچے آجاتا ہو...... بہرحال ہماری جماعت چونکہ خلافت کے نظام میں منسلک ہے اس لئے جب بھی کوئی فتنہ اٹھا تو گو بظاہر اس کی شکل ہیبت ناک تھی مگر تھوڑے ہی عرصہ کے بعد اس کا نام ونشان مٹ گیا اور یہ سب اس نظام کی برکت ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت میں قائم ہے۔''

(الفضل ۲/اگست ۱۹۳۹ء)

حضرت مصلح موعودؓ نے استحکام خلافت کے لئے جو کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ان کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے جماعت کی غیر معمولی تائید ونصرت فرمائی چنانچہ خدائی تائید ونصرت کے متعلق اپنے یقین کا اظہار کرتے ہوئے آپؓ فرماتے ہیں:-

''جس کو خدا خلیفہ بناتا ہے۔ کوئی نہیں جو اس کے کاموں میں روک ڈال سکے۔ اس کو ایک قوت اور اقبال دیا جاتا ہے اور ایک غلبہ اور کامیابی اس کی فطرت میں رکھ دی جاتی ہے۔''

(الفضل ۲۵/مارچ ۱۹۱۴ء)

منصب خلافت پر فائز ہونے کے ابتدائی ایام میں ہی نہایت انکساری و خاکساری سے مگر خدائی انتخاب کی عظمت وغیرت کی وجہ سے اپنی کامیابی کو یقینی سمجھتے ہوئے ایک ولولہ انگیز پر جوش بیان میں آپ فرماتے ہیں:

''میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے کبھی انسان سے خلافت کی تمنا نہیں کی اور یہی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ سے بھی کبھی یہ خواہش نہیں کی کہ وہ مجھے خلیفہ بنائے۔.....گو میں حیران ہوں کہ میرے جیسا نالائق انسان اسے کیونکر پسند آگیا لیکن جو کچھ بھی ہو اس نے مجھے پسند کرلیا اب کوئی انسان اس کرتہ کو مجھ سے نہیں اتار سکتا جو اس نے مجھے پہنایا ہے۔ یہ خدا کی دین ہے اور کون انسان ہے جو خدا کے عطیہ کو مجھ سے چھین لے۔ خدا تعالیٰ میرا مددگار ہوگا میں ضعیف ہوں مگر میرا مالک بڑا طاقتور ہے۔ میں کمزور ہوں مگر میرا آقا بڑا توانا ہے۔ میں بلا اسباب ہوں مگر میرا بادشاہ تمام اسبابوں کا خالق ہے۔ میں بے مددگار ہوں مگر میرا رب فرشتوں کو میری مدد کے لئے نازل فرمائے گا (انشاء اللہ) میں بے پناہ ہوں مگر میرا محافظ وہ ہے جس کے ہوتے ہوئے کسی پناہ کی ضرورت نہیں۔ اب کون ہے جو مجھے خلافت سے معزول کر سکے۔ خدا نے مجھے خلیفہ بنایا ہے اور خدا تعالیٰ اپنے انتخاب میں غلطی نہیں کرتا۔ اگر سب دنیا مجھے مان لے تو میری خلافت بڑی نہیں ہوسکتی اور اگر سب کے سب خدانخواستہ مجھے ترک کردیں تو بھی خلافت میں فرق نہیں آسکتا۔ جیسے نبی اکیلا بھی نبی ہوتا ہے اس طرح خلیفہ اکیلا بھی خلیفہ ہوتا ہے۔ پس مبارک ہے وہ جو خدا کے فیصلہ کو قبول کرے۔ خدا تعالیٰ نے جو بوجھ مجھ پر رکھا ہے وہ بہت بڑا ہے اور اگر اسی کی مدد میرے شامل حال نہ ہو تو میں کچھ بھی نہیں کرسکتا لیکن مجھے اس پاک ذات پر یقین ہے کہ وہ ضرور میری مدد کرے گا۔''

(الفضل ۱۴/مارچ ۱۹۳۱ء)

خلافت کی عظمت وشان سے بے بہرہ بعض مخالفوں کو خطاب کرتے ہوئے آپؓ فرماتے ہیں:

''.........یاد رکھیں خدا کے کام کوئی نہیں روک سکتا خدا تعالیٰ میری مدد کرے گا اور میرے ہاتھ پر اسلام کو فتح دے گا۔ درمیانی ابتلاء اس کی سنت ہیں اور میں ان سے نہیں گھبراتا وہ خدا سلسلہ کا رکھوالا ہے اور وہ خود اس کی حفاظت کرے گا۔ میرا مقابلہ انسان کو دہریت سے ورے نہیں رکھے گا۔ خدا تعالیٰ کے اس قدر نشانوں کا انکار ایمان کو ضائع کرنے کے لئے کافی ہے۔'' (فاروق ۳۱/جنوری ۱۹۲۹ء)

استحکام خلافت کے لئے حضرت مصلح موعودؓ نے جو کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ان سب کا ذکر اس وقت کرنا ناممکن ہے لیکن تاریخ کا مطالعہ کرنے سے یہ امر روز روشن کی طرح یہ بات عیاں ہوجاتی ہے کہ آپؓ کو خدا نے خلیفہ بنایا تھا اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت آپؓ کے شامل حال رہی۔ مخالفت کی آندھیاں چلیں لیکن آپؓ کی اولوالعزمی میں کوئی فرق نہ آیا آپؓ کی قیادت میں جماعت احمدیہ نے دن دوگنی رات چوگنی ترقی کی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے بابرکت وجود شفقت ومحبت نیز پردرد دعاؤں کے ذریعہ خلافت کی عظمت ومحبت جماعت احمدیہ کے افراد کے دلوں میں بھر دی اور اس طرح استحکام خلافت کا عظیم کام سرانجام دیا۔

ایک مقام پر آپؓ فرماتے ہیں:

''تمہارے لئے ایک شخص تمہارا درد رکھنے والا، تمہاری محبت رکھنے والا، تمہارے دکھ کو اپنا دکھ سمجھنے والا، تمہاری تکلیف کو اپنی تکلیف جاننے والا، تمہارے لئے خدا کے حضور دُعائیں کرنے والا ہے مگر ان کے لئے نہیں ہے تمہارا فکر ہے درد ہے۔ وہ تمہارے لئے اپنے مولیٰ کے حضور تڑپتا رہتا ہے لیکن ان کے لئے ایسا کوئی نہیں ہے۔ کسی کا اگر ایک بیمار ہو تو اس کو چین نہیں آتا۔ لیکن کیا تم ایسے انسان کی حالت کا اندازہ کرسکتے ہو جس کے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں بیمار ہوں۔''

(انوار العلوم جلد ۲ صفحہ ۱۵۶)

پس آخر میں اپنے اس مضمون کو حضرت مصلح موعودؓ کی ایک پردرد نصیحت کے ساتھ ختم کرتا ہوں جس میں آپ نے احمدی نوجوانوں کو استحکام خلافت کے لئے ہمیشہ کوشش کرتے رہنے کی نصیحت فرمائی ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں:

''پس اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کو یاد رکھو اور خلافت کے استحکام اور قیام کے لئے ہمیشہ کوشش کرتے رہو۔ تم نوجوان ہو تمہارے حوصلے بلند ہونے چاہئیں اور تمہاری عقلیں تیز ہونی چاہئیں تاکہ تم اس کشتی کو ڈوبنے اور غرق نہ ہونے دو۔ تم وہ چٹان نہ بنو جو دریا کے رُخ کو پھیر دیتی ہے بلکہ تمہارا یہ کام ہے کہ تم وہ چینل بن جاؤ جو پانی کو آسانی سے گزارتی ہے۔ تم ایک ٹنل ہو جس کا یہ کام ہے کہ وہ فیضان الٰہی جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ حاصل ہوا ہے۔ تم اسے آگے چلاتے چلے جاؤ۔ اگر تم ایسا کرنے میں کامیاب ہوجاؤ گے تو تم ایک ایسی قوم بن جاؤ گے جو کبھی نہیں مرے گی اور اگر تم اس فیضان الٰہی کے رستہ میں روک بن گئے اس کے رستے میں پتھر بن کر کھڑے ہوگئے اور تم نے اپنی ذاتی خواہشات کے ماتحت اسے اپنے دوستوں، رشتہ داروں اور قریبیوں کے لئے مخصوص کرنا چاہا تو یاد رکھو وہ تمہاری قوم کی تباہی کا وقت ہوگا۔ پھر تمہاری عمر کبھی لمبی نہیں ہوگی اور تم اس طرح مر جاؤ گے جس طرح پہلی قومیں مریں لیکن قرآن کریم یہ بتاتا ہے کہ قوم کی ترقی کا رستہ بند نہیں۔ انسان بے شک دنیا میں ہمیشہ زندہ نہیں رہتا لیکن قومیں زندہ رہ سکتی ہیں۔ پس جو آگے بڑھے گا وہ انعام لے جائے گا اور جو آگے نہیں بڑھتا وہ اپنی موت آپ مرتا ہے اور جو شخص خودکشی کرتا ہے، اسے کوئی دوسرا بچا نہیں سکتا۔

(مشعل راہ جلد اوّل صفحہ ۶۶۸ تا ۶۶۹)

پس آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے اندر اور ہماری نسلوں کے اندر خلافت کی محبت اور عظمت کو ہمیشہ قائم رکھے۔ آمین

☆☆☆☆☆

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز

الیس اللہ بکاف عبدہٗ

کاشف جیولرز

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ

گولبازار ربوہ

فون 047-6213649

047-6215747

M/S ALLIA EARTH MOVERS

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

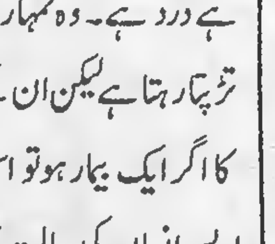

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.

Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221

Tel.: 0671 - 2112266, Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

حضرت مصلح موعودؓ
اور
منکرین خلافت کا عبرتناک انجام

(عنایت اللہ نائب ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مورخہ ۲۶رمئی ۱۹۰۸ء کو لاہور میں وصال ہوا۔ آپ کے جسد اطہر کو قادیان پہنچایا گیا اور ۲۷رمئی ۱۹۰۸ء کو آپ کی جماعت کے افراد نے باہمی اتفاق سے خلافت راشدہ کے طریق پر اس بات پر اجماع کیا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد آپ کے جانشین اور خلیفہ حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب بھیروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہونگے۔

سیدنا حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس تعلق سے اپنے مشورہ میں فرمایا کہ:

''حضرت مولانا سے بڑھ کر کوئی نہیں اور خلیفہ ضرور ہونا چاہئے اور حضرت مولانا ہی خلیفہ ہونے چاہئیں ورنہ اختلاف کا اندیشہ ہے اور حضرت اقدس علیہ السلام کا ایک الہام ہے کہ اس جماعت کے دو گروہ ہوں گے ایک طرف خدا ہوگا۔''

(اصحاب احمد جلد دوم ۳۸۹ طبع اول ۱۹۵۲ء)

رویاء حضرت مصلح موعودؓ

اسی سال کے آخر میں یا ۱۹۰۹ء کی ابتداء میں آپ کو رویاء میں دکھایا گیا کہ:

اس کا ذکر کرتے ہوئے آپؓ فرماتے ہیں:۔

''میں نے رویاء میں دیکھا کہ مسجد میں جلسہ ہو رہا ہے اور حضرت خلیفہ اولؓ تقریر فرما رہے ہیں مگر آپ اس حصہ مسجد میں کھڑے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بنوایا تھا۔ اُس حصہ مسجد میں کھڑے نہیں ہوئے جو بعد میں جماعت کے چندہ سے بنوایا گیا تھا۔ آپ تقریر مسئلہ خلافت پر فرما رہے تھے اور میں آپ کے دائیں طرف بیٹھا ہوں۔ آپ کی تقریر کے دوران میں خواب میں ہی مجھے رقت آگئی اور بعد میں کھڑے ہو کر میں نے بھی تقریر کی جس کا خلاصہ قریبًا اس رنگ کا تھا کہ آپ پر لوگوں نے اعتراض کر کے آپ کو سخت دکھ دیا ہے مگر آپ یقین رکھیں کہ ہم نے آپ کی سچے دل سے بیعت کی ہوئی ہے اور ہم آپ کے ہمیشہ وفادار رہیں گے۔ پھر خواب میں ہی مجھے انصار کا واقعہ یاد آ گیا۔ جب اُن میں سے ایک انصاری نے کھڑے ہو کر کہا تھا، یارسول اللہ! ہم آپ کے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے، آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے اور دشمن آپ تک نہیں پہنچ سکے گا جب تک وہ ہماری لاشوں کو روندتا ہوا نہ آوے۔ اُسی رنگ میں میں بھی کہتا ہوں کہ ہم آپ کے وفادار ہیں اور لوگ خواہ کتنی بھی مخالفت کریں ہم آپ کے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے اور آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے اور دشمن آپ کے پاس اس وقت تک نہیں پہنچ سکے گا جب تک وہ ہم پر حملہ کر کے ہمیں ہلاک نہ کر لے۔ قریبًا اسی قسم کا مضمون تھا جو رویاء میں مَیں نے اپنی تقریر میں بیان کیا۔

(سوانح فضل عمر جلد اول صفحہ ۱۹۴-۱۹۵)

چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال پر ابھی ۶-۷ ماہ کا ہی عرصہ گزرا تھا کہ منکرین خلافت جنہوں نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی بیعت محض آپ کے بلند مرتبہ اور اس موقعہ پر جماعت کے عمومی رجحان سے مرعوب ہو کر کی تھی۔ خلافت کے وقار اور اُس کے مقام کو گرانے کے لئے چہ میگوئیاں کرنے لگ گئے۔ چہ میگوئیاں کرنے والے وہی احباب تھے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حیات میں بھی بے ادبیاں کرنے سے باز نہیں رہے۔ چنانچہ ان احباب کا ۱۹۰۵ء میں ایڈیٹر اخبار وطن سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی منشاء کے خلاف گٹھ جوڑ اور لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بدظنی کرنا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بلند شان اور عظیم مرتبہ کے مقابل پر انجمن کو جماعتی تنظیم واتحاد کا ذریعہ سمجھنا اور بتانا اور اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سب سے بڑا کارنامہ بتانا۔ ممبران صدر انجمن کی تقرری کے تعلق سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کو پس پشت ڈالنا۔ لنگر خانہ جس کا انتظام حضور علیہ السلام کے ہاتھ میں تھا۔ اس پر قبضہ کرنے کے لئے بعض مہمانوں کے سامنے بدانتظامیوں کا رونا رونا۔ اس قسم کی اور بہت ساری بے ادبیاں ان احباب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں کیں۔ آپؑ کے وصال کے بعد اور خلافت قائم ہونے پر جب ان لوگوں نے خلافت اور خلیفۃ المسیح کے تعلق سے واشگاف رنگ میں بے ادبی شروع کی اور خلیفہ کے مقام کو گرا کر پیش کرنا شروع کیا تب حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ نے مقام خلافت سے متعلق ایک سوالنامہ تیار کر کے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی خدمت میں بھجوایا۔ سوالنامہ میں دریافت کیا گیا تھا کہ:

☆ - صدر انجمن احمدیہ اور خلیفہ وقت کے آپسی تعلقات کیا ہیں یعنی آپس میں کیا فرق ہے؟

☆ - خلیفۃ المسیح کیا خود اشاعت اسلام و جماعت احمدیہ کی مذات کا انتظام کر سکتا ہے یا نہیں؟

☆ - خلیفۃ المسیح کا حکم صدر انجمن مسترد کر سکتی ہے یا نہیں؟

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کی خدمت میں یہ سوالنامہ پیش ہونے پر آپ نے یہ سوالات اس وقت کے سیکرٹری صدر انجمن احمدیہ جناب مولوی محمد علی صاحب ایم اے کو بغرض جواب بھجوادیئے۔

مولوی صاحب موصوف کا جواب اس طرح تھا۔ لکھتے ہیں:

''۱- اس وقت خلافت کے منصب پر بیٹھنے والا صدر انجمن احمدیہ کا صدر ہے۔ یعنی جس شخص کو حضرت صاحب نے مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ کا میر مجلس منتخب فرمایا تھا، اسی کو ساری قوم نے اتفاق کے ساتھ خلیفہ منتخب کیا ہے۔ پس وہ اور صدر انجمن احمدیہ ایک ہی چیز ہیں۔ آئندہ جیسا خلیفہ ہوگا ویسے ہی اس کے ساتھ تعلقات ہوں گے۔ علم غیب کوئی نہیں جانتا۔ لیکن حضرت صاحب کی وصیت سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ خلیفہ کا کوئی فرد واحد ہونا ضروری ہے۔ گو بعض صورتوں میں ایسا ہو سکتا ہے جیسا کہ اب ہے بلکہ حضرت صاحب نے انجمن کو اپنا خلیفہ بنایا ہے اور یہ ضروری نہیں کہ خلیفہ ایک ہی شخص ہو بلکہ ایک جماعت بھی ہو سکتی ہے اور یہ اس واسطے بھی ہے کہ انجمن کے واسطے حضرت اقدسؑ نے دُعا کی ہے کہ ایسے امین ہمیشہ اس سلسلہ کو ہاتھ آتے رہیں جو خدا کے لئے کام کریں اور خاص طور پر اگر اس امانت کے قابل کسی ایک فرد واحد کو سمجھا ہے تو وہ حضرت مولوی نورالدین صاحب ہی ہیں۔

۲- انجمن کو ایک مامور من اللہ نے الہام الٰہی کے مطابق قائم کیا ہے اگر کوئی خلیفہ مامور من اللہ ہو تو وہ مطابق منشاء الٰہی اس میں جو چاہے تغیر کر سکے گا، دوسرے کے واسطے جائز نہیں۔

۳- حضرت صاحب نے جائدادوں اور مالوں اور مکانوں کا صرف محافظ ہی نہیں بنایا بلکہ ان کا مالک بھی قرار دیا ہے۔ ہاں صرف یہ روک ہے کہ اس انجمن کا کوئی ممبر کسی جائیداد یا مال کو اپنے ذاتی اغراض میں خرچ نہیں کر سکتا۔ اور نہ ہی خود انجمن سوائے اغراض سلسلہ کے کسی طرح پر خرچ کر سکتی ہے۔''

(حقیقت اختلاف حصہ اول صفحہ ۳۹ تا ۴۱
بحوالہ سوانح فضل عمر جلد اول صفحہ ۱۹۱-۱۹۰)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کو مولوی محمد علی صاحب کے اس جواب پر سخت حیرت ہوئی کیونکہ اُن کے جواب سے صاف عیاں تھا کہ اُن کے نزدیک خلیفۃ المسیح کا کوئی مقام ہی نہیں۔ وہ تو اس انجمن کو جس کے ممبران کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مشیر کے طور پر نامزد کیا ہوا تھا سب کچھ سمجھتے تھے جیسا کہ اُن کے جواب میں ظاہر تھا۔

تاہم حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے فرمایا کہ:

ان سوالات کو جواب کے لئے چالیس ایسے آدمیوں کے پاس بھی بھجوایا جائے جو جماعت میں نمائندہ حیثیت کے مالک ہوں اور پھر اُن کی رائے سے آپ کو اطلاع دی جائے۔

نیز یہ نمائندے ۳۱رجنوری ۱۹۰۹ء کے دن بغرض مشورہ جمع ہوں۔ چنانچہ جب یہ سوال نامہ دیگر احباب تک پہنچا تو ہر ایک نے اپنی اپنی سمجھ کے مطابق جواب لکھا۔ انجمن کے ممبران میں سے مکرم خواجہ کمال الدین صاحب، مکرم ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب، مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب اور مکرم ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب کا جواب جناب محمد علی صاحب کے جواب کے ہی مطابق تھا کہ:

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وصیت کی رو سے اُن کی جانشین انجمن ہے۔ حضرت صاحب نے کسی فرد واحد کو اپنا جانشین نہیں بنایا۔ یہ اور بات ہے کہ اس انجمن نے بالاتفاق آپ (مراد حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ) کے ہاتھ پر بیعت کر کے آپ کو اپنا مطاع بنالیا۔ یہ تو اس کا اپنا ذاتی فعل ہے۔ وہ وصیت کے ماتحت ایسا کرنے پر مجبور نہ تھی۔

(تاریخ احمدیت جلد ۴ صفحہ ۲۷۲)

اس کے ساتھ ساتھ اسی دوران مکرم خواجہ کمال الدین صاحب نے لاہور کے احمدیوں کا ایک جلسہ اپنے مکان پر رکھ کر تقریر کی اور احباب جماعت لاہور کے سامنے خلافت کو جماعت کے لئے ایک خطرہ ظاہر کرتے ہوئے بتایا کہ:

''سلسلہ کی تباہی کا خطرہ ہے۔ اصل جانشین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی انجمن ہی ہے۔ اور اگر یہ بات نہ رہی تو جماعت خطرہ میں پڑ جائے گی اور سلسلہ تباہ ہو جائے گا۔''

اور اس پر جلسہ میں شریک سب لوگوں سے دستخط بھی لئے حاضرین میں سے دو احباب محترم حکیم محمد حسین صاحب قریشی سیکرٹری انجمن احمدیہ لاہور اور بابو غلام محمد صاحب فورمین ریلوے دفتر لاہور نے دستخط کرنے سے انکار کیا باقی سب نے دستخط کر دیئے۔ یہ وہی خواجہ کمال الدین صاحب ہیں جنہیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال سے چند روز قبل رویا میں دکھایا گیا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد حضرت حکیم نور الدین صاحب آپ کی جانشینی کریں گے۔ اس رویاء کو وہ خود بیان کرتے رہے۔

دراصل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب منشاء الٰہی کے تحت وصیت کے نظام کی بنیاد ڈالی اور اس نظام کو چلانے کے لئے نیز آمد اور جائیداد کے انتظام وانصرام کی خاطر ایک انجمن کارپرداز مصالح قبرستان قائم فرمائی۔ اس انجمن کے ممبران میں دیگر بہت سے احباب کے علاوہ مولانا محمد علی صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب بھی شامل تھے۔ یہیں سے ان لوگوں نے خیال کیا کہ گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس انجمن کو اپنا جانشین مقرر کیا ہے جو کہ بالکل غلط خیال تھا۔

حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ کا سوال نامہ اسی دوران سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب

کی خدمت میں بھی پہنچا۔ آپ نے تو بشرح صدر خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی بیعت کی تھی۔ چنانچہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ فرماتے ہیں:

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کو ابھی پندرہ دن بھی نہ گزرے تھے کہ خواجہ صاحب (خواجہ کمال الدین صاحب) نے مولوی محمد علی صاحب کی موجودگی میں مجھ سے سوال کیا کہ میاں صاحب! آپ کا خلیفہ کے اختیارات کے متعلق کیا خیال ہے۔ میں نے کہا کہ اختیارات کے فیصلہ کا وہ وقت تھا جب کہ ابھی بیعت نہ ہوئی تھی، جب کہ حضرت خلیفہ اوّل نے صاف صاف کہہ دیا کہ بیعت کے بعد تم کو پوری پوری اطاعت کرنی ہوگی۔ اور اس تقریر کو سن کر ہم نے بیعت کی تو اب آقا کے اختیار مقرر کرنے کا حق غلاموں کو کب حاصل ہے؟ میرے اس جواب کو سن کر خواجہ صاحب بات کا رُخ بدل گئے اور کہا بات تو ٹھیک ہے۔ میں نے یونہی علمی طور پر بات دریافت کی تھی اور تُرکوں کی خلافت کا حوالہ دے کر کہا کہ چونکہ آج کل لوگوں میں اس کے متعلق بحث شروع ہے، اس لئے میں نے بھی آپ سے اس کا ذکر کر دیا، یہ معلوم کرنے کے لئے کہ آپ کی کیا رائے ہے۔ اور اس پر ہماری گفتگو ختم ہوگئی۔ لیکن اس سے بہر حال مجھ پر اُن کا عندیہ ظاہر ہوگیا اور میں نے سمجھ لیا کہ اِن لوگوں کے دلوں میں حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کا کوئی ادب اور احترام نہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ کسی طرح خلافت کے اس طریق کو مٹا دیں جو ہمارے سلسلہ میں جاری ہوا ہے۔'' (اختلافات سلسلہ کی تاریخ کے صحیح حالات صفحہ ۱۳) (سوانح فضل عمر جلد اوّل صفحہ ۱۸۶)

حضرت صاحبزادہ صاحب کی اس تحریر سے جہاں آپ کا خلافت کے تئیں شرح صدر ثابت ہے وہاں یہ بھی ثابت ہے کہ ابتداء ہی سے جماعت میں بعض سرکردہ اور دنیاوی تعلیم سے آراستہ احباب کا ایک گروہ ایسا پیدا ہو چکا تھا جو بظاہر تو نظامِ خلافت کی بجائے دنیوی جمہوری نظام کو سلسلہ عالیہ احمدیہ میں رائج کرنے کا خواہشمند نظر آتا تھا۔

حضرت صاحبزادہ صاحب نے دل و جان سے عہد اطاعت باندھا تھا اور آپ عقلاً بھی خلافت کی ضرورت و اہمیت کے قائل تھے۔ اس سب کے باوجود آپ نے سوال نامہ کا جواب دینے سے پہلے نہایت تضرع کے ساتھ اللہ کے حضور دُعائیں کیں۔ جس کے نتیجہ میں آپ کی زبان پر یہ آیت جاری ہوئی:

''قُلْ مَا یَعْبَؤُ بِکُمْ رَبِّی لَوْلَا دُعَاءُ کُمْ'' اور آپ پر یہ تفہیم ہوئی کہ خلافت برحق ہے۔ جس طرح دیگر انبیاء کے خلفاء ہوتے رہے ہیں یہاں بھی خلافت ہوگی۔ جو مخالفت کر رہے ہیں اگر وہ باز نہ آئے تو ان کے لئے خدا کا عذاب ہے چنانچہ یہ حقیقت کھل جانے پر آپ نے سوالنامہ کے جواب میں اپنی یہ رائے کہ خلیفہ انجمن پر حاکم ہے نہ کہ انجمن خلیفہ پر لکھ کر بھجوادی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نے ۳۱ر جنوری کو شوریٰ کے لئے احباب کو بلایا ہی تھا چنانچہ ۳۰ر جنوری کو نمائندگان مرکز میں پہنچ گئے۔ لکھا ہے کہ ۳۱ر تاریخ کی رات بڑی ہی عجیب رات تھی بہتوں نے جاگتے کاٹی۔ سب کے سب تہجد کے وقت مسجد مبارک میں جمع ہوگئے تا دعا کریں۔ فجر کی اذان کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل فجر کی نماز کے لئے تشریف لائے۔ آپ نے فجر کی نماز میں سورہ بروج کی تلاوت فرمائی۔ آیت اِنَّ الَّذِیْنَ فَتَنُو الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ پڑھتے وقت آپ کی آواز شدت گریہ سے رک جاتی۔ آپ نے اس آیت کی دوبارہ تلاوت فرمائی اور اس موقعہ پر مخلصین جماعت کا وفور گریہ سے یہ عالم ہوا کہ وہ خون میں نہائے ہوئے مرغ بسمل کی طرح تڑپنے لگے۔ فرش سے عرش تک عجز و نیاز اور سوز و گداز سے بھری آہوں اور چیخ و پکار کا ایک کہرام بپا تھا۔ بعض روایات سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ نماز فجر سے قبل آپ کو الہاماً نماز میں سورہ بروج کی تلاوت کا حکم دیا گیا تھا۔ اور بتایا گیا تھا کہ اس سے اکثر لوگوں کے دل نرم ہو جائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نماز پڑھا کر گھر چلے گئے تو بعض عمائد انجمن جو مخالفین خلافت میں شامل تھے یہ لیکچر دینا شروع کر دیا کہ اب مولوی صاحب (مراد خلیفۃ المسیح الاوّل) کوئی اور تقریر نہیں فرمائیں گے جس کی نسبت آپ نے آج کا وعدہ فرمایا تھا اور شوریٰ بلائی تھی۔ کیونکہ اس تقریر کے قائمقام یہی آیات ہیں جو آپ نے نماز میں پڑھی ہیں۔ آپ نے گویا ان آیات کے ذریعہ ہم کو یہ وعظ فرمایا ہے کہ مومنوں کو اس امر پر اتفاق تھا کہ انجمن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جانشین ہے جو سب جماعت اور خلیفہ پر بھی حاکم ہے مگر بعض شریروں نے اس کے خلاف بات چھیڑ کر مومنوں میں تفرقہ اور فتنہ ڈال دیا۔ پس آپ نے جو وعظ کرنا تھا وہ کر دیا ہے اب اور کوئی تقریر نہ ہوگی۔ اب ہم سب کو چاہئے کہ اسی بات پر جم جائیں اور کسی شریر کے کہنے پر نہ جائیں لیکن مومنین کو نماز میں شرح صدر عطا ہو چکا تھا اس لئے انہوں نے اس پراپیگنڈہ کو سخت نفرت و حیرت سے دیکھا۔ ان پر اس کا کچھ اثر نہ ہوا۔ اسی دوران حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہوا کہ مسجد مبارک کی چھت پر جمع ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ بھی گھر سے مسجد میں تشریف لائے۔ مسجد میں دو اڑھائی سو افراد جمع تھے جن میں اکثر جماعتوں کے نمائندے تھے۔ آپ کے لئے مسجد کے وسط میں جگہ بنائی گئی تھی لیکن آپ نے وہاں کھڑے ہونے سے انکار کیا۔ اور مشرقی جانب سیدھا مسجد کے پرانے اسی حصہ میں تشریف لے گئے جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود تعمیر کیا تھا۔ آپ نے اس موقعہ پر جو تقریر فرمائی اس نے سب کے دل ہلا دیئے۔ آپؓ نے فرمایا:

''تم نے اپنے عمل سے مجھے اتنا دکھ دیا ہے کہ میں اس حصہ مسجد میں بھی کھڑا نہیں ہوا جو تم لوگوں کا بنایا ہوا ہے بلکہ میں اپنے مرزا کی مسجد میں کھڑا ہوا ہوں

آپ نے اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ میرا فیصلہ ہے کہ قوم اور انجمن دونوں کا خلیفہ مطاع ہے۔ اور یہ دونوں خادم ہیں۔ انجمن مشیر ہے۔ اس کا رکھنا خلیفہ کے لئے ضروری ہے۔ جس نے یہ لکھا ہے کہ خلیفہ کا کام بیعت لینا ہے اصل حاکم انجمن ہے، وہ توبہ کرے۔ خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ اگر اس جماعت میں سے کوئی تجھے چھوڑ کر مرتد ہو جائے گا تو میں اس کے بدلے تجھے ایک جماعت دوں گا۔

کہاں جاتا ہے کہ خلیفہ کا کام صرف نماز پڑھانا یا جنازہ یا نکاح پڑھا دینا اور یا بیعت لے لینا ہے۔ یہ کام تو ایک ملاّ بھی کر سکتا ہے۔ اس لئے کسی خلیفہ کی ضرورت نہیں اور میں اس قسم کی بیعت پر تھوکتا بھی نہیں بیعت وہی ہے جس میں کامل اطاعت کی جائے اور جس میں خلیفہ کے ایک حکم سے بھی انحراف نہ کیا جائے۔ (خلافت احمدیہ کے مخالفین کی تحریک صفحہ ۱۹ بحوالہ سوانح فضل عمر جلد اوّل صفحہ ۱۹۶)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی یہ تقریر نہایت پُر جوش اور مؤید من اللہ تھی۔ یہی وجہ ہے کہ سامعین میں سے اکثر کے دل موم کی طرح پگھل گئے اور ان پر خوب واضح ہوا کہ خلافت کی عظمت اور مقام کیا ہے۔ دوران تقریر ایک عجیب سماں طاری ہوگیا، حتی کہ درد و کرب کی شدت سے مغلوب ہو کر بعض احباب زخمی پرندوں کی طرح زمین پر گر کر لوٹنے اور تڑپنے لگے۔

آپؓ نے بعد تقریر خواجہ کمال الدین صاحب اور مولانا محمد علی صاحب اور ایک دو اور احمدیوں سے فرمایا کہ آپ لوگ اس فتنے کے بانی ہونے کی بناء پر دوبارہ بیعت کریں۔ اس طرح ان احباب کی دوبارہ بیعت لی گئی۔ تھوڑی دیر بعد خواجہ کمال الدین صاحب کے بارے آتا ہے کہ انہوں نے اس بیعت کے وقت صاف الفاظ میں اقرار کیا کہ:

''میں آپ کا حکم بھی مانوں گا اور آنے والے خلیفوں کے حکم بھی مانوں گا۔''

جس کا ذکر انہوں نے خود اپنی تالیف ''اندرونی اختلافات سلسلہ احمدیہ کے اسباب'' میں کیا ہے لیکن افسوس کہ سیدنا آپؓ کے اس دل ہلا دینے والے خطاب مولوی محمد علی صاحب اور اُن کے ساتھیوں کی تجدید بیعت نے اُنہیں بجائے اصلاح کرنے کے بغض وعناء اور عداوت و دشمنی میں مزید بڑھایا۔ جس کا اعتراف انہوں نے اپنی تحریرات میں کیا ہے لیکن پھر چند ماہ بعد ہی یہ لوگ دوبارہ منافقت کی طرف مائل ہوئے اور پہلے سے بڑھ کر ایذاء رسانیاں اور مخالفت کی جانے لگی بلکہ اب تو یہ پراپیگنڈہ کیا جانے لگا کہ خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کو نعوذ باللہ معزول کر کے انجمن کی بالادستی قائم کی جانی چاہئے۔ چنانچہ ۱۶ر اکتوبر ۱۹۰۹ء کے عیدالفطر کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے جو خطبہ ارشاد فرمایا اس سے یہ بات۔۔۔۔ ہوتی ہے۔ آپؓ نے فرمایا:

چنانچہ آپؓ کی اس تقریر کے بعد قریب ڈیڑھ دو سال کا عرصہ گزرا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ پر ایک اور رویاء کے ذریعہ یہ ظاہر فرمایا کہ جماعت احمدیہ کے ایک کمزور حصے کا ٹوٹ کر الگ ہونا مقدر ہے۔ لہٰذا بقیہ جماعت کی مضبوطی کی طرف توجہ کی جانی ضروری ہے۔ اس دوسری رویاء کا ذکر کرتے ہوئے آپؓ فرماتے ہیں:

''چند دن کا ذکر ہے کہ صبح کے قریب میں نے دیکھا کہ ایک بڑا محل ہے اور اس کا ایک حصہ گرا رہے ہیں اور اس محل کے پاس ایک میدان ہے اور اس میں ہزاروں آدمی پتھیروں کا کام کر رہے ہیں اور بڑی سُرعت سے اینٹیں پاتھتے تھے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کیسا مکان ہے اور یہ کون لوگ ہیں، اور اس مکان کو کیوں گرا رہے ہیں؟ تو ایک شخص نے جواب دیا کہ یہ جماعت احمدیہ ہے اور اس کا ایک حصہ اس لئے گرا رہے ہیں تا پرانی اینٹیں خارج کی جائیں (اللہ رحم کرے) اور بعض کچی اینٹیں پکی کی جائیں۔ اور یہ لوگ اینٹیں اس لئے پاتھتے ہیں تا اس مکان کو بڑھایا جائے اور وسیع کیا جائے۔ یہ ایک عجیب بات تھی کہ سب پتھیروں کا منہ مشرق کی طرف تھا۔ اس وقت دل میں خیال گزرا کہ یہ پتھیرے فرشتے ہیں اور معلوم ہوا کہ جماعت کی ترقی کی فکر ہم کو بہت کم ہے بلکہ فرشتے ہی اللہ تعالیٰ سے اِذن پا کر کام کر رہے ہیں۔ چنانچہ میں نے سوچا کہ جو کوئی کسی کے کام میں اُسے مدد دیتا ہے تو وہ اس کا دوست اور پیارا بن جاتا ہے۔ تو اگر ہم اس وقت ملائکہ کے کاموں میں مدد دیں گے جو خود اپنی ہی مدد ہے، تو ضرور ہے کہ ملائکہ کا ہم سے خاص تعلق ہو جائے اور اس تعلق کی وجہ سے خود ہمارے نفوس کی بھی اصلاح ہو اور ملائکہ ہمارے دلوں میں کثرت سے نیک تحریکیں شروع کر دیں چنانچہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں دو تحریکیں پیدا کیں کہ جن سے سلسلہ کی خدمت مدِّ نظر ہے''۔ (ہفت روزہ بدر قادیان ۲۳ر فروری ۱۹۱۱ء صفحہ ۲)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی دلوں کو لرزہ طاری کر دینے والی نصائح نے وقتی طور پر تو مخالفین خلافت کے دلوں کو بھی متاثر کیا لیکن وقت گذرنے کے ساتھ یہ اثر زائل ہوتا رہا اور بالآخر یہ لوگ بھی منافقت عداوت اور دشمنی کی طرف واپس لوٹ گئے۔

آپؓ اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ نے جتنا ان مخالفین کی اصلاح چاہی ان کے لئے دعائیں کیں۔ نرمی اور سختی دونوں طریق اختیار کئے۔ اتنے ہی یہ لوگ مخالفت میں بڑھتے گئے۔ اب انہوں نے ایک اور شوشہ بھی چھوڑا وہ یہ کہ نعوذ باللہ دراصل حضرت خلیفۃ المسیح اوّل اور حضرت صاحبزادہ صاحب جو خلافت پر زور دے رہیں ہیں یہ صرف اس لئے کہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کے بعد آپؓ کو خلیفہ بنانے کا پروگرام ہے بلکہ ان کی طرف سے یہ بھی پراپیگنڈہ ہوا کہ حضرت صاحبزادہ صاحب تو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی خلافت کو بھی جائز نہیں سمجھتے وہ تو یہ

خیال کرتے ہیں کہ دراصل خلافت کا حق اُن کا ہی تھا اور انہیں خلیفہ بننا تھا۔ لہٰذا وہ اور خاندان کے افراد صرف اسی غرض سے کہ آئندہ حضرت صاحبزادہ صاحب کو خلیفہ بنانا ہے خلافت کی تائید کررہے ہیں۔ اس شوشے سے یہ مقصد تھا کہ کسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کو حضرت صاحبزادہ صاحب سے بدول کر دیا جائے۔ یہ بھی کوشش کی گئی کہ کسی طرح سچ اور جھوٹ بول کر جماعت کی حمایت حاصل کریں اور آئندہ خلیفہ کا انتخاب نہ ہو اور انجمن کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جانشین قرار دیا جائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کو معزول کرنے کی بھی کوششیں کی گئیں اور آپؓ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درمیان اختلاف پیدا کرنے کی بھی کوششیں کی گئیں۔ غرضیکہ ہر طرح انہوں نے اپنا مقصد حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن اس میں وہ کامیاب نہ ہو سکے۔ بالآخر جب حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی۔ اس وقت بھی انہوں نے پوری کوشش کی کہ خلیفہ کا انتخاب نہ ہو حتی کہ حضرت صاحبزادہ صاحب نے انہیں ہر طرح یقین دلایا کہ وہ انتخاب خلافت میں شامل ہوں پھر اگر جماعت ان میں سے کسی کو خلیفہ منتخب کرتی ہے تو وہ سب سے پہلے بیعت میں شامل ہوں گے لیکن وہ رضا مند نہ ہوئے اور قادیان سے لاہور چلے گئے اور ان کا یہ خیال تھا کہ جماعت کی اکثریت ان کے ساتھ ہے اور پھر جماعت کے خزانے کو بھی خالی کر گئے تھے۔ اپنی طرف سے وہ جماعت کو لاچار اور مرکز قادیان ویران چھوڑ گئے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت صاحبزادہ صاحب کو خلافت کے منصب پر قائم فرما کر جو تائید و نصرت فرمائی وہ دنیا نے دیکھ لی اور ان منکرین خلافت کا جو انجام ہوا وہ بھی دنیا نے دیکھ لیا جبکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے انجام کے متعلق ان ہی میں سے ایک کو قبل از وقت خبر کر دی تھی۔ جو اس طرح تھی:

حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ فرماتے ہیں:

''خواجہ صاحب اور مَیں ایک دفعہ سینما میں ملکہ الزبتھ کا ڈرامہ دیکھنے کے لئے گئے۔ اس میں ایک منظر یہ تھا کہ ارل آف ایسکس کو بغاوت کے جرم میں موت کی سزا ملتی ہے۔ ایک لکڑی کے چبوترے پر جلّاد کلہاڑی لئے کھڑا ہے۔ ایسکس کو اس چبوترے پر لٹا دیا گیا اور اس نے اپنا سر لکڑی کے ایک بلاک پر رکھ دیا۔ جونہی جلاد نے تصویر میں کلہاڑی اُٹھائی کہ ایسکس کا سر قلم کردے تو خواجہ صاحب سخت دہشت زدہ ہو گئے اور نہایت اضطراب کی حالت میں مجھ سے کہنا شروع کیا کہ اُٹھو جلدی اُٹھو، یہاں سے نکل جائیں۔ چنانچہ میں بھی خواجہ صاحب کی حالت دیکھ کر گھبرا گیا اور اُن کے پیچھے پیچھے باہر نکل آیا۔ باہر نکل کر خواجہ صاحب نے مکان کا رستہ تو نہ لیا۔ ایک ایسی سڑک پر سراسیمگی کی حالت میں چلتے گئے جو دریا پار ایک کھلے علاقہ کی طرف جاتی تھی۔ کوئی نصف میل تک جا کر ان کی طبیعت سنبھلی تو انہوں نے مجھ سے دریافت کیا، تم کیا سمجھے میری پریشانی کی کیا وجہ تھی؟ میں نے کہا مجھے تو یہی خیال ہوتا ہے کہ شاید آپ کو سردی سے کچھ تکلیف ہوگئی۔ خواجہ صاحب نے کہا، نہیں مجھے سردی سے تو اس ملک میں کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ میں تو اس منظر کو دیکھ کر ڈر گیا تھا کیونکہ مجھے اپنا ایک خواب یاد آگیا تھا۔ خواجہ صاحب نے کہا کہ یہ اُن دنوں کا ذکر ہے جب مئی ۱۹۰۸ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمارے مکانوں میں لاہور ٹھہرے ہوئے تھے۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھے اور مولوی محمد علی اور تین چار اور لوگوں کو گرفتار کرلیا گیا ہے اور ہم سے کہا گیا ہے کہ تم لوگوں نے بغاوت کی ہے، تمہیں بادشاہ کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ چنانچہ ہمیں ایک ایسے کمرے میں لے جایا گیا جو چیف کورٹ کے فرسٹ بنچ کے کمرے کی طرح ہے اور اس کے ایک طرف ایک چبوترے پر ایک تخت بچھا ہوا ہے جس پر بادشاہ بیٹھا ہے۔ میں نے غور سے جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ بادشاہ مولوی نورالدین صاحب ہیں۔ انہوں نے ہم سے مخاطب ہو کر کہا تم نے ہمارے خلاف بغاوت کی ہے بتاؤ تمہیں کیا سزا دی جائے۔ میں نے عرض کیا کہ آپ اب بادشاہ ہیں جیسے چاہیں، تجویز کریں۔ اس پر مولوی صاحب نے کہا اچھا ہم تم کو جلاوطن کرتے ہیں۔ اس کے تھوڑے عرصہ بعد حضرت صاحب کی وفات ہوگئی اور مولوی صاحب خلیفہ ہوگئے۔ پھر دوسری دفعہ میں نے خواب دیکھا کہ ہم پھر گرفتار کئے گئے ہیں اور مثل سابق ہماری پیشی بادشاہ کے سامنے ہوئی۔ اس دفعہ مولوی صاحب نے فرمایا تم نے دوبارہ بغاوت کی ہے۔ ہم حکم دیتے ہیں کہ تمہارا سر کاٹ ڈالا جائے۔ چنانچہ اس حکم کی تعمیل میں مجھے ایک ایسے ہی چبوترے پر لٹا دیا گیا جیسا اس تصویر میں تھا اور جلّاد نے کلہاڑی میری گردن پر چلائی جس سے میں سخت خوفزدہ ہو کر بیدار ہوگیا۔ اور بیدار ہو کر بھی بہت عرصہ اس خواب کی دہشت اور ہیبت مجھ پر طاری رہی۔ اب جو میں نے وہی نظارہ تصویر میں دیکھا تو ویسے ہی میری طبیعت پر خوف طاری ہوگیا اور میں اس کی برداشت نہ کرسکا۔''

مکرم خواجہ صاحب کی رویاء سے واضح ہے آپ اور آپ کے ہم خیال رفقاء کی بطور سرزنش قادیان سے علیحدگی مقدر تھی چنانچہ بعینہٖ اس تنبیہہ کے مطابق خلافتِ ثانیہ کے آغاز کے تھوڑے عرصہ کے اندر ہی یہ لوگ قادیان چھوڑ کر چلے گئے اور لاہور میں اس مقام پر جو ''احمدیہ بلڈنگس'' کے نام سے مشہور ہے۔ ''احمدیت'' کے ایک نئے مرکز کی بناء ڈالی لیکن یہ گمان کرنا بھی درست نہیں کہ اس گروہ کی علیحدگی کے بعد انکارِ خلافت کا فتنہ ہمیشہ کے لئے ختم ہوگیا، جیسا کہ بعد کی تاریخ بتائے گی، مختلف وقتوں اور شکلوں میں یہ فتنہ بعد میں بھی سر اٹھاتا رہا لیکن جماعت کی بہت بھاری اکثریت اس سے اس حد تک متنبہ اور خبردار ہو چکی تھی کہ پھر کبھی اس وباء کی صورت میں پھیلنے کی توفیق نہ ملی۔ ہاں اِکا دُکا کمزور طبیعتوں کی ہلاکت کا موجب بن کر یہ پھر اپنی کمین گاہوں میں جا چھپتا رہا۔ ایک موعود مصلح کی حیثیت سے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے تمام کارناموں پر یکجائی نظر ڈالی جائے تو آپ کا یہ کارنامہ بلاشبہ ایک امتیازی شان اور دلربا چمک کے ساتھ نظر کو اپنی جانب کھینچے گا کہ آپ نے بفضلہٖ تعالیٰ احمدیوں کے قلوب میں خلافت کی عظمت اور اہلیت کو ہمیشہ کے لئے واضح اور جاگزیں اور راسخ کر دیا اور اختلاف اور افتراق کے فلسفہ اور محرّکات کو بار بار ایسی وضاحت کے ساتھ جماعت کے سامنے رکھا کہ نظام جماعت کو سبوتاژ کرنے کے لئے جب بھی اور جس لباس میں بھی کوئی تحریک اُٹھی بلا توقف اُسے پہچانا اور سختی سے رد کر دیا۔

(سوانح فضل عمر جلد اوّل صفحہ ۳۴۵-۳۴۶)

منکرین خلافت کا انجام مندرجہ ذیل دو اعلانات سے بھی ظاہر و باہر ہے۔

روزنامہ اخبار آفتاب سرینگر ۲۸ر دسمبر ۲۰۰۳ء میں اعلان شائع ہوا:

''میں اعلان کرتا ہوں کہ میں ان سب عقائد کا خلوص دل سے تسلیم کرتا ہوں جو قرآن مجید اور احادیث نبویؐ سے ثابت ہیں۔ میں حضرت رسول کریم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی، آخری رسول اور آخری نجات دہندہ مانتا ہوں ان کے بعد ہر مدعی نبوت و رسالت کو لعنت کا مستحق، جھوٹا اور کذاب سمجھتا ہوں میں نماز، زکوٰۃ، روزہ اور کعبہ شریف ارکان اسلام سمجھتا ہوں اور حتی المقدور عامل بھی ہوں، میں شب قدر، یوم آخرت وغیرہ سب مسلمہ امور دین پر یقین رکھتا ہوں، میں قادیانی، احمدی، مرزائی نہیں ہوں میں اہل سنت والے باعث کا فرد ہوں۔''

(خلوص آداب نورالدین زاہد حسامی اویسی)

☆ - پروفیسر نورالدین صاحب پیغامی جماعت سرینگر کے روح رواں سمجھے جانے والے رکن تھے۔

روزنامہ الصفا ۱۲ر نومبر ۲۰۰۶ء میں اعلان شائع ہوا:

یاری پورہ اننت ناگ میں ۵۰ مرزائی تائب ہوکر اسلام میں داخل، علاقے میں خوشی کی لہر

''اننت ناگ: (فرہان قیوم) یاری پورہ اننت ناگ میں ۵۰ افراد پر مشتمل مرزائی لاہوری گروپ نے اسلام قبول کر کے پہلی بار مقامی مسجد میں نماز جمعہ ادا کیا جبکہ بستی کے لوگوں نے اس اعلان کے بعد خوشیاں منائیں اور لاہوری گروپ کو مبارک باد دی تفصیلات کے مطابق یاری پورہ کولگام میں ۷ گھرانوں پر مشتمل ۵۰ افراد مرزائی فرقہ سے وابستہ تھے جس کے نتیجہ میں وہ پورے گاؤں میں الگ تھلگ ہو کے رہ گئے تھے گزشتہ روز نماز جمعہ کے موقعہ پر ۵۰ افراد نے مرزائی فرقہ سے علیحدگی اختیار کے کے دین اسلام قبول کرلیا اور اپنی زندگی کو قرآن مجید اور آخرالزمان حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر گزارنے کا فیصلہ لیا ان تمام افراد نے مقامی مسجد میں پہلی بار نماز جمعہ ادا کیا جبکہ جمعہ کا خطبہ مولوی قمرالدین نے دیا۔ بستی کے سینکڑوں لوگوں کو اس موقعہ پر خوشی اور مسرت کا پیغام ملا جب امام صاحب نے اعلان کیا کہ کل کے مقدس دن کے موقعہ پر ۷ گھرانوں ظفر احمد خان، بشارت احمد خان، عبدالرحمٰن خان، محمد رمضان گنائی، عبدالرحمٰن اور منور احمد میر پر مشتمل ۸ کنبوں کے ۵۰ افراد نے مرزائی (لاہوری) گروپ سے اپنے تعلقات مکمل طور پر ختم کر دیئے اور کل سے دین اسلام میں شامل ہو گئے کل سے تمام بستی کے لوگ ان سے بحیثیت مسلمان رشتہ قائم رکھیں اس موقعہ پر ان 7 کنبوں پر مشتمل ۵۰ افراد نے پہلی دفعہ نماز جمعہ ادا کیا جب یاری پورہ میں پورے دن خوشی و مسرت کا اظہار کیا۔''

اس انجام پر اناللہ وانا الیہ راجعون پڑھنے کے سوا کیا ہو سکتا ہے۔

فاعتبروا یا اولی الابصار

☆☆☆

شریف جیولرز
ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران - حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللہ بکاف عبدہ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

نظام وصیت

اور

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ

(......محمد یوسف انور استاد جامعہ احمدیہ قادیان......)

نظام وصیت ایک عظیم الشان اور عالمگیر نظام ہے جس کے بانی خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں آپ نے خدا تعالیٰ سے اطلاع پاکر ۱۹۰۵ء کو یہ اس کا اجراء فرمایا۔ یہ نظام ایک انسان کو آسمانی رفعتوں تک پہنچانے والا اور حقیقی رنگ میں دین کو دنیا پر مقدم کرنے والوں کی پہچان کرانے والا آسمانی نظام ہے جس کو جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ نے مستحکم کیا اور تمکنت بخشی اور اپنی کتاب نظام نو میں اس کے ہر پہلو کو اُجاگر کیا اور رسالہ الوصیت کی تعلیم کو نہایت ہی احسن پیرانہ میں احباب جماعت اور مخلوق خدا کو سمجھانے اور اس پر عمل کرنے کی غرض سے بیان کیا جس کو پڑھ کر ہر انسان کی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔

اس نظام کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ انسان اپنی زندگی سے اس بات کا عملی نمونہ پیش کرے کہ وہ درحقیقت ''دین کو دنیا پر ہمیشہ مقدم رکھے گا''۔

اگرچہ حضرت مسیح موعودؑ کی اس انتہائی مبارک تحریک پر کہ اپنے اموال اور جائیدادوں کا کم از کم 1/10 حصہ خدا کی راہ میں پیش کریں آپؑ کے صحابہ نے والہانہ لبیک کہا اور بے دریغ اپنے اموال ونفوس اشاعت اسلام کیلئے قربان کئے۔ آپؑ کے بعد بھی جماعت کے افراد نے (قدرت ثانیہ) خلافت کے دور میں اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور لے رہے ہیں۔ ذیل میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چند ارشادات درج کئے جاتے ہیں جن سے نظام وصیت کی اہمیت وبرکات بخوبی معلوم ہوتی ہے۔

مخلصین جلد از جلد وصیت کریں

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

''یہ خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے ایک نہایت ہی اہم چیز رکھی ہے اور اس ذریعہ سے جنت کو ہمارے قریب کردیا ہے۔ پس وہ لوگ جن کے دل میں ایمان اور اخلاص تو ہے مگر وصیت کے بارہ میں سستی دکھاتے ہیں۔ میں انہیں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ وصیت کی طرف جلدی بڑھیں۔ انہی سستیوں کی وجہ سے دیکھا جاتا ہے کہ بعض بڑے بڑے مخلص فوت ہوجاتے ہیں ان کو آج کل کرتے کرتے موت آجاتی ہے پھر دل کڑھتا ہے اور حسرت پیدا ہوتی ہے کہ کاش یہ بھی مخلصین کے ساتھ دفن کئے جاتے مگر دفن نہیں کئے جاسکتے۔ سب کے دل ان کی موت پر محسوس کررہے ہوتے ہیں کہ وہ مخلص تھے اور اس قابل تھے کہ دوسرے مخلصین کے ساتھ دفن کئے جاتے مگر ان کی ذرا سی غفلت اور ذرا سی سستی اس میں حائل ہو جاتی ہے۔ پھر بیسیوں ہماری جماعت میں ایسے لوگ موجود ہیں جو دسویں حصہ سے زیادہ چندہ دیتے ہیں مگر وہ وصیت نہیں کرتے۔ ایسے دوستوں کو بھی چاہئے کہ وصیت کردیں بلکہ ایسے دوستوں کیلئے تو کوئی مشکل ہی نہیں۔ پھر کئی ایسے ہیں جو پانچ پیسے یا چھ پیسے فی روپے چندہ دے رہے ہوتے ہیں اور صرف دمڑی یا دھیلا انہیں وصیت سے محروم کررہا ہوتا ہے۔ غرض تھوڑے تھوڑے پیسوں کے فرق کی وجہ سے ہماری جماعت کے ہزاروں ہزار آدمی وصیت سے محروم ہیں اور جنت کے قریب ہوتے ہوئے بھی اس میں داخل نہیں ہوتے۔

(الفضل یکم ستمبر ۱۹۳۲ء)

ایمانی ترقی کا باعث نظام وصیت میں شمولیت

نظام وصیت میں شامل ہونے کی برکات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:۔

''دوستوں کو چاہئے کہ جو وصیت کے برابر چندہ دیتے ہیں اور ایسے سینکڑوں آدمی ہیں وہ حساب لگا کر وصیت کریں۔ بعض اگر غور کریں گے تو انہیں معلوم ہوگا کہ صرف ایک پیسہ زیادہ چندہ دینے سے ان کیلئے جنت کا وعدہ ہو جاتا ہے۔ پس جس قدر ہوسکے دوستوں کو چاہئے کہ وہ وصیت کریں۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ وصیت کرنے سے ایمانی ترقی ضرور ہوتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس زمین میں متقی کو دفن کرے گا تو جو شخص وصیت کرتا ہے اسے متقی بنا بھی دیتا ہے۔'' (الفضل یکم ستمبر ۱۹۳۲)

دنیا میں کئی طرح کے نظام جاری وساری ہیں اور ہر ملک میں اپنا ایک نظام قائم ہے جس کے تحت ملک کا نظم ونسق چلایا جاتا ہے۔ بہت سے مسلم ممالک اس بات کے دعویدار ہیں کہ وہ اسلام کے حقیقی علمبردار ہیں اور صحیح رنگ میں نظام حکومت کے ساتھ نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر گامزن ہیں لیکن حالات اور تاریخ گواہ ہے کہ دنیا میں جس قدر بھی حکومتیں ہیں خواہ وہ اسلامی ہوں یا غیر اسلامی یہ سب دنیا کا نظام چلانے میں ہنوز ناکام نظر آتے ہیں۔ کہیں امن وشانتی نہیں ہے۔ نہ اتفاق واتحاد اور ہم آہنگی ہے۔ نہ غربت اور مفلسی کا خاتمہ ہے بلکہ حالات دگرگوں ہیں انسان انسان کا دشمن بنا ہوا ہے ظلم وستم قتل وغارت کا بازار گرم ہے بھوک مفلسی غربت اور دشمنی کا دور دورہ ہے۔ اس کے برعکس اس آخری زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کے دوسرے جانشین نے کیا خوب فرمایا ہے۔

دنیا کا نیا نظام الوصیت میں موجود ہے

فرمایا...... ''تاریخ سے پتہ لگتا ہے کہ علاوہ زکوۃ کے غرباء کی سب ضرورتیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم چندوں سے پوری فرمایا کرتے تھے۔ (نظام نو صفحہ ۱۱۱)

حضور فرماتے ہیں:

......خلفاء نے اپنے اپنے زمانہ کی ضرورت کے لحاظ سے اسلام کے احکام کی تعبیر کی۔ مگر موجودہ زمانہ کی ضرورتوں کو پورا کرنے کیلئے کسی اور نظام کی ضرورت تھی اور اس نظام کے قیام کیلئے ضروری تھا کہ کوئی شخص خدا تعالیٰ کی طرف سے آئے اور وہ ان تمام دکھوں اور دردوں کو مٹانے کیلئے ایسا نظام پیش کرے جو زمینی نہ ہو بلکہ آسمانی ہو اور ایسا ڈھانچہ پیش کرے جو ان تمام ضرورتوں کو پورا کردے جو غرباء کو لاحق ہیں اور دنیا کی بے چینی کو دور کردے (صفحہ ۱۱۴)

مامور زمانہ نے نئے نظام کی بنیاد ۱۹۰۵ء میں رکھ دی تھی

آپؓ فرماتے ہیں:...... ''اگر اسلامی حکومت نے ساری دنیا کو کھانا کھلانا ہے ساری دنیا کو کپڑے پہنانا ہے ساری دنیا کی رہائش کیلئے مکانات کا انتظام کرنا ہے۔ ساری دنیا کی بیماریوں کیلئے علاج کا انتظام کرنا ہے ساری دنیا کی جہالت کو دور کرنے کیلئے تعلیم کا انتظام کرنا ہے تو یقیناً حکومت کے ہاتھ میں اس سے بہت زیادہ روپیہ ہونا چاہئے جتنا پہلے زمانہ میں ہوا کرتا تھا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت یہ اعلان فرمایا کہ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے ان لوگوں کیلئے جو حقیقی جنت حاصل کرنا چاہتے ہیں یہ انتظام فرمایا ہے کہ وہ اپنی خوشی سے اپنے مال کے کم سے کم دسویں حصہ کی اور زیادہ سے زیادہ تیسرے حصہ کی وصیت کردیں۔''

......غرض نظام نو کی بنیاد ۱۹۱۰ء میں روس میں نہیں رکھی گئی نہ وہ آئندہ کسی سال میں موجودہ جنگ کے بعد یورپ میں رکھی جائے گی بلکہ دنیا کو آرام دینے والے ہر فرد وبشر کی زندگی کو آسودہ بنانے والے اور ساتھ ہی دنیا کی حفاظت کرنے والے نظام نو کی بنیاد ۱۹۰۵ء میں قادیان میں رکھی جاچکی ہے۔ اب دنیا کو کسی نظام نو کی ضرورت نہیں ہے۔''

(صفحہ ۱۱۷ اور ۱۲۵)

الوصیت کے پیش کردہ نظام کو دنیا میں نافذ کرنے کی ضرورت

آپ فرماتے ہیں ...... ''عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے جب دنیا چلا چلا کر کہے گی ہمیں ایک نئے نظام کی ضرورت ہے تب چاروں طرف سے آوازیں اُٹھنی شروع ہوجائیں گی کہ آؤ ہم تمہارے سامنے ایک نیا نظام پیش کرتے ہیں روس کہے گا کہ آؤ میں تم کو نیا نظام دیتا ہوں۔ ہندوستان کہے گا کہ آؤ میں تم کو نیا نظام دیتا ہوں۔ جرمنی اور اٹلی کہے گا آؤ میں تم کو ایک نیا نظام دیتا ہوں امریکہ کہے گا آؤ میں تم کو نیا نظام دیتا ہوں اُس وقت میرا قائم مقام قادیان سے کہے گا کہ نیا نظام الوصیت میں موجود ہے اگر دنیا فلاح وبہبود کے رستہ پر چلنا چاہتی ہے تو اس کا ایک ہی طریق ہے اور وہ یہ ہے کہ الوصیت کے پیش کردہ نظام کو دنیا میں جاری کیا جائے۔''

(نظام نو صفحہ ۱۱۷)

اس نظام سے باہر رہنے والوں کیلئے ایمان کا خطرہ

آپؓ فرماتے ہیں...... ''ہر مومن کے ایمان کی آزمائش اس میں ہے کہ وہ اس نظام میں داخل ہو۔ اور خدا تعالیٰ کا خاص فضل حاصل کرے۔ صرف منافق ہی اس نظام سے باہر رہے گا۔ گو کسی پر جبر نہیں مگر ساتھ ہی یہ بھی فرمادیا کہ اس میں تمہارے ایمانوں کی آزمائش ہے۔ اگر تم جنت لینا چاہتے ہو تو تمہارے لئے ضروری ہے کہ تم یہ قربانی کرو۔ ہاں اگر جنت کی قدر وقیمت تمہارے دل میں نہیں تو اپنے مال اپنے پاس رکھو۔ ہمیں تمہارے اموال کی ضرورت نہیں۔''

(نظام نو صفحہ ۹۱)

عظیم الشان انقلاب

آپؓ فرماتے ہیں ''اگر ساری دنیا احمدی ہو جائے تو حضرت مسیح موعودؑ کا ساری دنیا سے یہ مطالبہ ہوگا کہ خدا تعالیٰ تمہارے ایمانوں کی آزمائش کرنا چاہتا ہے اگر تم سچے مومن ہو۔ اگر تم جنت کے طلبگار ہو۔ اگر تم خدا تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی حاصل کرنا چاہتے ہو تو اپنی جائیدادوں کا 1/10 سے 1/3 حصہ اسلام اور مصالح اسلام کی اشاعت کیلئے دے دو۔ اس طرح ساری دنیا کی جائیدادیں قومی فنڈ میں آجائیں گی اور بغیر کسی قسم کے جبر اور لڑائی اسلامی مرکز صرف ایک نسل میں تمام دنیا کی جائیدادوں کے 1/10 سے 1/3 حصہ کا مالک بن جائے گا اور اس قومی فنڈ سے تمام غرباء کی خبر گیری کی جاسکے گی۔''

یہ بات ذہن نشین رہنی چاہئے کہ اس روپیہ کے ذریعہ صرف تبلیغ ہی ہوگی، غلط خیال ہے اس سے اور کئی مقاصد کو بھی پورا کیا جانا تھا اور اللہ کے فضل سے موجودہ دور میں خلافت خامسہ کی بابرکت قیادت میں وہ تمام امور جن کا ذکر ''الوصیت'' اور پھر ''نظام نو'' میں ہے بڑی کامیابی کے ساتھ انجام پذیر ہورہے ہیں۔

اور اس وقت 188 ممالک کے احمدی احباب الوصیت کے بابرکت روحانی نظام میں شامل ہیں اور لاکھوں لوگ اس سے مستفید ہورہے ہیں۔ ہر نظام کچھ وقت چاہتا ہے۔ جو آسمانی اور روحانی نظام ہوتا ہے اُس کی ترقی آہستہ آہستہ ہوتی ہے لیکن اُس کی بنیاد بہت مضبوط ہوتی ہے دنیاوی نظام بہت جلد گرجاتے ہیں دنیا کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے۔

مجھے فکر ہے کہ لوگ ہمارے بعد کثرت مال کو دیکھ کر ٹھوکر نہ کھاویں۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:۔

''یہ مت خیال کرو کہ یہ صرف دور از قیاس باتیں ہیں بلکہ یہ اس قادر کا ارادہ ہے جو زمین وآسمان کا بادشاہ ہے مجھے اس بات کا غم نہیں کہ یہ اموال جمع کیونکر ہوں گے اور ایسی جماعت کیونکر پیدا ہوگی جو ایمانداری کے

جوش سے یہ مردانہ کام دکھلائے بلکہ مجھے یہ فکر ہے کہ ہمارے زمانہ کے بعد وہ لوگ جن کے سپرد ایسے مال کئے جائیں وہ کثرت مال کو دیکھ کر ٹھوکر نہ کھاویں اور دنیا سے پیار نہ کریں۔ سو میں دعا کرتا ہوں کہ ایسے امین ہمیشہ اس سلسلہ کو ہاتھ آتے رہیں جو خدا کے لئے کام کریں۔ ہاں جائز ہوگا کہ جن کا کچھ گذارہ نہ ہو ان کو بطور مدد خرچ اس میں سے دیا جائے''۔ (نظام نو ص98)

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اربوں ارب روپیہ اکٹھا ہوگا۔ اتنا مال نہ امریکہ نے کبھی دیکھا ہوگا نہ روس نے کبھی دیکھا ہوگا نہ انگلستان نے کبھی دیکھا ہوگا نہ جرمن، اٹلی اور جاپان نے کبھی دیکھا ہوگا بلکہ ساری حکومتوں نے مل کر بھی اتنا روپیہ کبھی جمع نہیں کیا ہوگا۔ جتنا روپیہ اس ذریعہ سے اکٹھا ہوگا۔

فرماتے ہیں: ''پس چونکہ اس ذریعہ سے اس قدر دولت اکٹھی ہوگی کہ اسقدر دولت دنیا کی آنکھ نے اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھی ہوگی۔ اس لئے میں ڈرتا ہوں کہ کہیں لوگوں کے دلوں میں بددیانتی پیدا نہ ہو جائے پس تم اس بات کا فکر نہ کرو کہ یہ نظام کس طرح قائم ہوگا۔ تم یہ فکر کرو کہ اس کو صحیح استعمال کرنے کا اپنے آپ کو اہل بناؤ دنیا کی جائیدادیں تمہارے ہاتھ سے دنیا کے فائدہ کیلئے صحیح طور پر خرچ کی جائیں۔

(ایضاً صفحہ ۹۹)

عالمگیر اسلامی اقتصادی نظام کا نفاذ

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:۔

''جب وصیت کا نظام مکمل ہوگا تو صرف تبلیغ ہی اس سے نہ ہوگی بلکہ اسلام کے منشاء کے ماتحت ہر فرد بشر کی ضرورت کو اس سے پورا کیا جائے گا اور دُکھ اور تنگی کو دنیا سے مٹا دیا جائے گا انشاء اللہ۔ یتیم بھیک نہ مانگے گا، بیوہ لوگوں کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے گی بے سامان پریشان نہ پھرے گا کیونکہ وصیت بچوں کی ماں ہوگی۔ جوانوں کی باپ ہوگی۔ عورتوں کا سہاگ ہوگی۔ اور جبر کے بغیر محبت اور دلی خوشی کے ساتھ ساتھ بھائی بھائی کی اس کے ذریعہ سے مدد کرے گا۔ اور اُس کا بددینا بے بدلہ نہ ہوگا بلکہ ہر دینے والا خدا تعالیٰ سے بہتر بدلہ پائے گا۔ نہ امیر گھاٹے میں رہے گا نہ غریب نہ قوم قوم سے لڑے گی بلکہ اس کا احسان سب دُنیا پر وسیع ہوگا۔ (ایضاً صفحہ ۱۰۱)

آپؓ مزید فرماتے ہیں:۔

''پس اے دوستو! دنیا کا نیا نظام نہ مسٹر چرچل بنا سکتے ہیں نہ مسٹر روز ویلٹ بنا سکتے ہیں۔ یہ اٹلانٹک چارٹر کے وعدے سب ڈھکوسلے ہیں اور اس میں کئی نقائص کئی عیوب اور کئی خامیاں ہیں۔ نئے نظام وہی لاتے ہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے دُنیا میں مبعوث کئے جاتے ہیں جن کے دلوں میں نہ امیر کی دشمنی ہوتی ہے نہ غریب کی بے جا محبت ہوتی ہے جو نہ مشرقی ہوتے ہیں نہ مغربی وہ خدا تعالیٰ کے پیغامبر ہوتے ہیں اور وہی تعلیم پیش کرتے ہیں جو امن قائم کرنے کا حقیقی ذریعہ ہوتی ہے۔ پس آج وہی تعلیم امن قائم کرے گی جو حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ آئی ہے اور جس کی بنیاد الوصیت کے ذریعہ 1905ء میں رکھ دی گئی ہے۔''

نظام نو کی بنیاد

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

''سمجھ لو کہ آپ لوگوں میں سے جس جس نے اپنی اپنی جگہ وصیت کی ہے اُس نے نظام نو کی بنیاد رکھ دی ہے۔ اُس نظام نو کی جو اس کی اور اُس کے خاندان کی حفاظت کا بنیادی پتھر ہے اور جس نے تحریک جدید میں حصہ لیا ہے اور اگر وہ اپنی ناداری کی وجہ سے اس میں حصہ نہیں لے گا تو وہ اس تحریک میں کامیابی کے لئے مسلسل دُعائیں کرتا ہے اُس نے وصیت کے نظام کو وسیع کرنے کی بنیاد رکھ دی ہے۔ پس اے دوستو! دنیا کا نیا نظام دین کو مٹا کر بنایا جا رہا ہے۔ تم تحریک جدید اور وصیت کے ذریعہ سے اس سے بہتر نظام دین کو قائم رکھتے ہوئے تیار کرو مگر جلدی کرو کہ دوڑ میں جو آگے نکل جائے وہی جیتتا ہے۔ (ایضاً صفحہ 102)

جلد سے جلد وصیت کرنے کی ضرورت

آپؓ فرماتے ہیں:۔

''پس تم جلد سے جلد وصیتیں کرو تا کہ جلد سے جلد نظام نو کی تعمیر ہو اور وہ مبارک دن آ جائے جبکہ چاروں طرف اسلام اور احمدیت کا جھنڈا لہرانے لگے اس کے ساتھ ہی میں اُن سب دوستوں کو مبارک باد دیتا ہوں۔ جنہیں وصیت کرنے کی توفیق حاصل ہوئی اور میں دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بھی جو ابھی تک اس نظام میں شامل نہیں ہوئے توفیق دے کہ وہ بھی اس میں حصہ لے کر دینی و دنیاوی برکات سے مالا مال ہو سکیں اور دنیا اس نظام سے ایسے رنگ میں فائدہ اُٹھائے کہ آخر اُسے یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ قادیان کی وہ بستی جسے.... کہا جاتا تھا جسے جہالت کی بستی کہا جاتا تھا اُس میں سے وہ نور نکلا جس نے ساری دنیا کی تاریکیوں کو دور کر دیا۔ جس نے ساری دُنیا کی جہالت کو دور کر دیا۔ جس نے ساری دنیا کے دکھوں اور دردوں کو دور کر دیا اور جس نے ہر امیر اور غریب کو ہر چھوٹے اور بڑے کو محبت اور اُلفت باہمی سے رہنے کی توفیق عطا فرما دی۔''

(نظام نو صفحہ 103-102)

پس موجودہ دور ہم سب سے یہ تقاضا کرتا ہے کہ ہم حضرت مصلح موعودؓ کے ارشادات کی روشنی میں اور اپنے موجودہ پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس ہدایت پر کہ خلافت احمدیہ جوبلی سال تک کم از کم 50 فیصد لوگ وصیت کے نظام میں شامل ہو جائیں پر عمل کرتے ہوئے ہر احمدی کو وصیت کے بارے میں بتائیں اور سمجھائیں کہ یہ ایک نہایت ہی بابرکت پاکیزہ اور جنت کی بشارت دینے والا نظام ہے لہٰذا ہر ایک کو چاہئے کہ وہ جلد از جلد اس میں شامل ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆☆☆

محمدؐ پر ہماری جاں فِدا ھے

(منظوم کلام حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

محمدؐ پر ہماری جاں فِدا ہے
کہ وہ کوئے صنم کا رہنما ہے

مِرا دل اس نے روشن کر دیا ہے
اندھیرے گھر کا میرے وہ دِیَا ہے

خبر لے اے مسیحاؑ دردِ دِل کی
ترے بیمار کا دم گھٹ رہا ہے

دلِ آفت زدہ کا دیکھ کر حال
مِرا زخمِ جگر بھی ہنس رہا ہے

کسی کو بھی نہیں مذہب کی پَروا
ہر اِک دنیا کا ہی شیدا ہوا ہے

بھنور میں پھنس رہی ہے کشتیٔ دیں
تلاطم بحرِ [illegible] میں بپا ہے

سروں پر چھا رہا ہے ابرِ ظلمت
اُسی سے جنگ ہے جو ناخُدا ہے

خدایا اِک نظر اِس تفتہ دِل پر
کہ یہ بھی تیرے دَر کا اِک گدا ہے

غمِ اسلام میں مَیں جاں بلب ہوں
کلیجہ میرا منہ کو آرہا ہے

ہمارے حال پر ہنستی ہے گو قوم
ہمیں پر اس پہ رونا آرہا ہے

مسیحاؑ کو نہیں خوف و خطر کچھ
حمایت پر تُلا اس کی خدا ہے

ہوئے ہیں لوگ دشمن امرِ حق کے
اسی کا نام کیا صدق و صفا ہے

حیاتِ جاوداں ملتی ہے اس سے
کلامِ پاک ہی آبِ بقا ہے

ذرا آنکھیں تو کھولو سونے والو!
تمہارے سر پہ سورج آگیا ہے

زمین و آسماں ہیں اسؑ پہ شاہد
جہاں میں ہر طرف پھیلی وبا ہے

مِرا ہر ذرّہ ہو قُربانِ احمد
مِرے دل کا یہی اِک مُدّعا ہے

اُسی کے عشقِ میں نکلے مری جاں
کہ یادِ یار میں بھی اِک مزا ہے

مجھے اِس بات پر ہے فخر محمود
مِرا معشوق محبوبِ خدا ہے

سُنو اے دشمنانِ دینِ احمدؐ
نتیجہ بَد زبانی کا بُرا ہے

ہمارے انبیاء کو گالیاں دو
پھر اس کے ساتھ دعویٰ صُلح کا ہے

گریبانوں میں اپنے منہ تو ڈالو
ذرا سوچو اگر کچھ بھی حیا ہے

ہماری صُلح تم سے ہوگی کیونکر
تمہارے دِل میں جب یہ کچھ بھرا ہے

محمدؐ کو بُرا کہتے ہو تم لوگ
ہماری جان و دِل جس پر فِدا ہے

محمدؐ جو ہمارا پیشوا ہے
محمدؐ جو کہ محبوبِ خدا ہے

ہو اس کے نام پر قربان سب کچھ
کہ وہ شاہنشہِ ہر دو سرا ہے

اِسی سے میرا دِل پاتا ہے تسکیں
وہی آرام میری رُوح کا ہے

خدا کو اس سے مل کر ہم نے پایا
وہی اِک راہِ دیں کا رہنما ہے

پس اس کی شان میں جو کچھ ہو کہتے
ہمارے دل جگر کو چھیدتا ہے

شرارت اور بدی سے باز آؤ
دِلوں میں کچھ بھی گر خوفِ خدا ہے

بزرگوں کو اَدب سے یاد کرنا
یہی اَکسیر ہے اور کیمیا ہے

ظہورِ مہدیٔ آخر زماں ہے

(منظوم کلام حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

ظہورِ مہدیٔ آخر زماں ہے
سنبھل جاؤ کہ وقتِ امتحاں ہے

محمدؐ میرے تن میں مثلِ جاں ہے
یہ ہے مشہور، جاں ہے تو جہاں ہے

گیا اسلام سے وقتِ خزاں ہے
ہوئی پیدا بہارِ جاوداں ہے

اگر پوچھے کوئی عیسیٰؑ کہاں ہے
تو کہہ دو اس کا مسکن قادیاں ہے

ہر اِک دشمن بھی اب رطب اللّساں ہے
مِرے احمد کی وہ شیریں زباں ہے

مقدّر اپنے حق میں عزّ و شاں ہے
جو ذلّت ہے نصیب دشمناں ہے

مسیحائے زماں کا یاں مکاں ہے
زمینِ قادیان دارالاماں ہے

فِدا تجھ پہ مسیحاؑ میری جاں ہے
کہ تُو ہم بے کسوں کا پاسباں ہے

مسیحاؑ سے کوئی کہہ دو یہ جاکر
مریضِ عشق تیرا نیم جاں ہے

نہیں اسلام کو کچھ خوف محمود
کہ اس گلشن کا احمد باغباں

مجلس خدام الاحمدیہ آندھراپردیش کی مساعی

مورخہ ۲ردسمبر ۲۰۰۷ءکوصوبائی قائدصاحب معہ اراکین عاملہ ۸رخدام پر مشتمل ایک وفد بعدنماز فجر حیدرآباد سے سرکل نظام آباد کے لئے روانہ ہوااور وہاں کی ایک مجلس نلہ مڈگو میں ٹھیک ۹:۳۰ پہنچ گیا۔ مسجد احمدیہ میں صوبائی قائدصاحب کی نگرانی میں ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا جس میں خدام اطفال وناصرات کی اچھی حاضری ہوئی۔ مقامی مجلس کے طفل نے قرآن مجید کی تلاوت کی؛ مکرم صوبائی قائدصاحب نے خدام الاحمدیہ کااور خاکسار نے اطفال الاحمدیہ کا عہد دہرایااس کے بعد معلم سلسلہ نے مقامی مجلس کی کارکردگی پر ایک رپورٹ پیش کی۔ یہاں مقامی طور پر اجتماع بھی کیا گیااور اوّل دوم سوم آنے والے خدام اطفال وناصرات کوعیدالفطر کے موقع پر مقامی صدر صاحب کے ہاتھوں انعامات بھی تقسیم کئے گئے۔ مکرم مولوی اقبال احمد صاحب سرکل انچارج نظام آباد نے مقامی مجلس کی کارکردگی پر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ مکرم سید شجاعت حسین صاحب سیکرٹری وقف نو ومربی اطفال آندھراپردیش نے انتہائی سادہ الفاظ میں تقریر کی اور بچوں ووالدین کوان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ صوبائی قائدصاحب نے اپنے خطاب میں مقامی مجلس کی کارکردگی پر اطمنان کا اظہار کرتے ہوئے بعض نصائح کیں اوران بچوں میں انعامات تقسیم کئے جونمازوں کو پابندی سے مسجد آیا کرتے ہیں اور جومقامی اجتماع میں اوّل، دوم اور سوم آئے۔ اس کے بعد صوبائی قائدصاحب نے دعا کروائی اور اجلاس کوختم کیا گیا۔ اس کے بعد یہ قافلہ اس سرکل کی دوسری مجلس چندہ پور پہنچا۔ مسجد احمدیہ چندہ پور میں ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا صوبائی قائد صاحب نے عہد دہرایااور خاکسار نے اطفال الاحمدیہ کا عہد دہرایا۔ یہاں پر پابندی سے کلاسس لگوائی جارہی ہے اور باجماعت نمازوں کی پابندی کی جارہی ہےاور صوبائی قائدصاحب نے ایسے بچوں میں انعامات تقسیم کئے جو پابندی سے نمازوں کو آتے اور دینی امتحانات دیتے اور تربیتی کلاسوں میں حاضر رہتے ہیں۔ بعد دعا اجلاس ختم کیا گیااور نماز ظہر اور عصر ادا کی گئی۔ اس کے بعد یہ قافلہ اس سرکل کی نئی مجلس نندی واڑہ پہنچااور یہاں کے صدر صاحب کولیکر یہاں سے ۳ کلومیٹر کے فاصلہ پر موجود ایک گاؤں میں جہاں پر تقریباً ۷۰-۸۰ افراد جماعت رہتے ہیں اور یہاں پر رفیق احمد صاحب پالاکرتی معلم سلسلہ خدمت انجام دے رہے ہیں۔ محترم صوبائی قائد صاحب کی نگرانی میں ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیااس اجلاس میں ۶ خدام، ۵ ناصرات اور ۸ اطفال وانصار بھی موجود تھےایک مقامی طفل نے تلاوت قرآن مجید کی۔ مکرم صوبائی قائدصاحب نے خدام کااور خاکسار نے اطفال الاحمدیہ کا عہد دہرایا ناصرات میں سے ایک بچی نے نظم سنائی اس کے بعد مکرم سید شجاعت حسین صاحب سیکرٹری وقف نو آندھراپردیش، مکرم مولوی اقبال احمد صاحب سرکل انچارج نے تقریر کی۔ اس کے بعد محترم صوبائی قائد صاحب نے نظام جماعت کی اہمیت بتاتے ہوئے ضروری ہدایات دیں۔ اس کے بعد حاضرین میں چاکلیٹ تقسیم کئے گئے اور کھیل کود کا سامان بھی دیااور صوبائی قائدصاحب نے دعا کروائی اور اجلاس ختم ہوا۔

اس کے بعد یہ قافلہ سرکل نظام آباد کی چوتھی مجلس کاماریڈی میں پہنچا یہاں پر مکرم مولوی شیخ عبدالطیف صاحب مبلغ سلسلہ نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی اور محترم صوبائی قائدصاحب کی نگرانی میں ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا سب سے پہلے مقامی مجلس کے ایک طفل نے تلاوت قرآن مجید پیش کی اس کے بعد مکرم قائد صاحب صوبائی نے خدام الاحمدیہ اور خاکسار نے اطفال الاحمدیہ کا عہد دہرایااس تربیتی اجلاس میں مقامی خدام اور اطفال کی تعداد خوشکن تھی مکرم مبلغ سلسلہ کاماریڈی نے مقامی مجلس کی کارکردگی پر ایک مختصر رپورٹ پیش کی۔ مکرم صوبائی قائدصاحب نے بعض امور کا جائزہ لیتے ہوئے ضروری ہدایات دیں اور حضور انور کے ارشاد کے مطابق وصیت کے نظام کوبہتر بنانے کی طرف توجہ دلائی اور وصیت کے موضوع پر اجلاسات منعقد کرنے کوکہا۔ آخر پر صوبائی قائدصاحب نے دعا کروائی اور اجلاس ختم ہوا۔ تقریباً رات ۹:۳۰ بجے یہ قافلہ حیدرآباد کے لئے روانہ ہوا۔ ۱۲:۳۰ بجے رات حیدرآباد پہنچا۔ اللہ تعالیٰ اس کار خیر میں حصہ لینے والے تمام کارکنان کوجزائے خیر دے۔

خدام الاحمدیہ ۶ردسمبر ۲۰۰۷ءکومجلس صوبائی آندھراپردیش کی پہلی میٹنگ مسجد احمدیہ افضل گنج میں ہوئی۔ جس میں نائب قائدین اور مجلس عاملہ کے تمام اراکین نے شرکت کی۔ مکرم صوبائی قائدصاحب نے تمام شعبہ جات کے ناظمین کواپنے اپنے شعبوں کے متعلق تفصیلی ہدایات دیتے ہوئے خلافت جوبلی کے پروگراموں کوبہتر انداز میں انجام دینے کے لئے اپنے آپ کوتیار رکھنے کی طرف توجہ دلائی۔

(محمد مبشر احمد معتمد ونائب قائدصوبائی مجلس خدام الاحمدیہ آندھراپردیش)

مختلف جماعتوں میں تقاریب آمین وبسم اللہ

مجلس خدام الاحمدیہ جڑچرلہ: مورخہ ۹ردسمبر ۲۰۰۷ءکوبعدنماز مغرب وعشاءزیر صدارت خاکسار وخصوصی مہمان مکرم سید افتخار حسین صاحب صدر جماعت احمدیہ جڑچرلہ ایک طفل عزیز تنویر احمد فلاح ابن مکرم محمد ناصر احمد صاحب کی تقریب آمین ودواطفال عزیزم میر احمد عامر ابن مکرم میر احمد ظفر صاحب مرحوم اورعزیزم محمد شاکر ابن خاکسار کی تقریب بسم اللہ عمل میں آئی۔ تلاوت قرآن پاک مکرم سعادت احمد صاحب نائب قائد ومعتمد مقامی نے کی اور نظم مکرم میر احمد اشتیاق صاحب ناظم اطفال نے سنائی۔ بعدہٗ ان تینوں اطفال سے مکرم صدر صاحب نے قرآن مجید سنااوران تینوں بچوں کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ مکرم مولوی عبدالمناف صاحب بنگالی خادم سلسلہ جڑچرلہ نے قرآن مجید کی عظمت اور خوبیاں بیان کرتے ہوئے تقریر کی۔ آخر میں مکرم صدر جماعت نے دعا کروائی اور تمام حاضرین جلسہ میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ (قائد مجلس خدام الاحمدیہ جڑچرلہ)

شورت کشمیر: گذشت ماہ جماعت احمدیہ شورت میں دوبچوں عزیز ناصر احمد ناصر واعجاز احمد ڈار نے قرآن شریف مکمل کیا۔ نماز جمعہ کے بعدان کی تقریب آمین منعقد کی گئی۔ آخر میں سب میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ (اعجاز احمد گنائی خادم سلسلہ شورت کشمیر)

چھتیس گڑھ: مورخہ ۱۴راکتوبر ۲۰۰۷ءبروز عیدالفطر بعدنماز عید محترم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ بھارت کی زیرصدارت تقریب آمین ہوئی۔ جس میں عزیز نوراحمد ابن طاہر احمد صاحب، راحل احمد ابن محمد عزیز صاحب، ناہد اختر دانی، فوزیہ دانی، شاکر احمد دانی ابن منور احمد دانی صاحب۔ کل ۵ بچے بچیوں نےشرکت کی۔ دعا کے بعد پروگرام اختتام کوپہنچا۔ (حلیم احمد انچارج صوبہ چھتیس گڑھ)

ھاری پاری گام: گذشتہ ماہ جماعت احمدیہ ہاری پاری گام کشمیر میں چار بچوں عزیز وحید احمد ڈار، راحیلہ اختر، روشنی آرہ، بٹی جان نے قرآن کریم ناظرہ مکمل کیا۔ جن میں سے ایک بچی غیراز جماعت ہے۔ بعدہٗ سب میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ اللہ تعالیٰ سب کومبارک کرے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مسائی کوقبول فرمائے۔ (ایاز رشید عادل مبلغ سلسلہ ہاری پاریگام)

امتحان دینی نصاب ومطالعہ کتب

مجالس انصاراللہ بھارت برائے سال ۲۰۰۸ء

۱-کتاب ''منصب خلافت'' ازحضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ (اس کاامتحان مارچ میں لیاجائے گا):50

۲-کتاب آئینہ صداقت کا ایک باب ''اختلافات سلسلہ کی تاریخ کے صحیح حالات'' (اس کا امتحان ماہِ جون میں لیاجائے گا): 50

۳-(الف) ''نظام آسمانی کی مخالفت اوراس کاپس منظر'' اور'' خلافت حقہ اسلامیہ'' (اس کاامتحان ماہِ ستمبر میں لیاجائے گا): 50

(ب) قرآن مجید باترجمہ سورہ انفال مکمل (کل دس رکوع ہیں) (اس کاامتحان بھی ماہِ ستمبر میں لیاجائے گا):50

☆-مندرجہ بالا نصاب کا امتحان سہ ماہی ہوگا

مطالعہ کتب:

جنوری، فروری، مارچ-کتاب ''منصب خلافت'' ازحضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

اپریل، مئی، جون-کتاب'' آئینہ صداقت'' کاایک باب (اختلافات سلسلہ کی تاریخ کے صحیح حالات)

جولائی، اگست، ستمبر-(۱) کتاب'' نظام آسمانی کی مخالفت اوراس کاپس منظر'' (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء کی تقریر)

(۲)'' خلافت حقہ اسلامیہ'' (تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء،

اکتوبر، نومبر، دسمبر-کتاب'' خلافت ومجددیت''

نوٹ: کتاب الوصیت (تصنیف حضرت مسیح موعودؑ) کاامتحان ماہ دسمبر ۲۰۰۷ء میں رکھا گیا تھااور تمام مجالس کو پرچہ جات ارسال کردیئے گئے تھے۔ جن مجالس میں اس کا امتحان نہیں ہواہےان کے زعماء سے درخواست ہے کہ ''الوصیت'' کاامتحان ماہِ فروری میں لیکر جوابی پرچے ارسال کریں۔ (قائد تعلیم مجلس انصاراللہ بھارت)

درخواست دُعا

۱-محترم محمد لطیف صاحب شاکر آف لندن اپنی اوراہل وعیال کی صحت وتندرستی دینی ودنیاوی ترقیات جملہ پریشانیوں کے ازالہ کے لئے، خاکسار اوراہل وعیال کی دینی دنیاوی ترقیات صحت وتندرستی بچوں کے امتحانوں میں نمایاں کامیابی کے لئے۔

۲-مکرم بشیر احمد صاحب ناصر آف ٹورانٹو، کینیڈا اپنی والدہ محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ اوراہلیہ کی صحت وتندرستی بچوں کی دینی دنیاوی ترقیات پریشانیوں کے ازالہ کے لئے زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق پانے کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (سید بشارت احمد قادیان)

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
چاندی اورسونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S) 01872-224074
(M) 98147-58900
E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in
Mfrs & Suppliers of :
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)

برڈفلو سے بچنے کے لئے چند ہدایات

(سید قمر سلیمان احمد پاکستان)

آج کل دنیا میں برڈفلو کا بہت شور ہے۔ انفلوئنزا کی یہ وہ قسم ہے جو پرندوں کے ذریعہ پھیلتی ہے اور اس کا علاج فی الحال میڈیکل سائنس پوری طرح دریافت نہیں کر سکی۔ اس لئے اندیشہ ہے کہ اگر یہ بیماری پھیلی تو جلد ہی ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لے گی اور 1918ء کی وبا سے کہیں زیادہ تعداد میں لوگ موت کا شکار ہو جائیں گے۔

چونکہ یہ پرندوں سے پھیلتی ہے اس لئے اسے روکا بھی نہیں جا سکتا۔ جہاں جہاں بیمار پرندے پہنچیں گے بیماری ساتھ ساتھ پھیلتی جائے گی۔

عموماً تاثر یہ ہے کہ یہ مرغیوں کی بیماری ہے۔ مگر یہ صرف مرغیوں کی بیماری نہیں بلکہ دیگر پرندوں میں بھی اس کا وائرس (H5N1) موجود ہوتا ہے اور دراصل انہی پرندوں سے اس کے پھیلاؤ کا زیادہ خطرہ ہے۔ اقوام متحدہ اس پر گہری نظر رکھے ہوئے ہے اور بہت سی تحقیقات بھی ہو رہی ہیں کہ دنیا کو کس طرح اس خطرے سے بچایا جائے۔

ہمارے ایک احمدی ڈاکٹر صاحب جو اس پر کام کر رہے ہیں انہوں نے ایک ہدایات نامہ ارسال کیا ہے جو دوستوں کے استفادہ کے لئے ذیل میں درج ہے۔

☆ زندہ یا مردہ پولٹری (مرغی، بطخ، مرغابیاں، کبوتر، بٹیر) وغیرہ کو چھونے سے احتیاط کریں۔ اسی طرح ان کی بیٹھوں سے دور رہیں۔ خصوصاً جہاں اس بیماری کا خطرہ ہو وہاں ان پرندوں کو ہرگز نہ چھوئیں۔ مثلاً پولٹری مارکیٹس یا پولٹری فارمز کے علاقوں میں۔

☆ کچا یا آدھ پکا مرغی کا سالن ہرگز نہ کھائیں۔ اسی طرح ایسے کھانوں سے بھی پرہیز کریں جن میں ان پرندوں کا خون استعمال ہوتا ہے۔

☆ دیگر وبائی امراض سے بچاؤ کی طرح اس بیماری سے بچاؤ کی ایک احتیاطی تدبیر اچھی طرح ہاتھ دھونا ہے۔ پانی اور صابن سے اچھی طرح بار بار ہاتھ دھونے سے انفیکشن بہت حد تک دور ہو سکتی ہے۔

☆ کچے گوشت کو پکائے ہوئے گوشت سے علیحدہ رکھیں۔ ایسی چھری پکے ہوئے گوشت کے کاٹنے کے لئے استعمال نہ کریں جس سے کچا گوشت کاٹا گیا ہو۔

☆ کچے گوشت سے پکے ہوئے گوشت کو ہاتھ لگانے سے پہلے ہاتھ دھولیں۔ پکا ہوا گوشت دوبارہ اسی جگہ نہ رکھیں جہاں کچا گوشت پڑا تھا۔

☆ پولٹری سے حاصل شدہ تمام کھانے مثلاً انڈے وغیرہ بھی اچھی طرح پکائیں۔ انڈے کی زردی پتلی نہیں ہونی چاہئے۔ ☆ چونکہ انفلوئنزا وائرس حدت سے ختم ہو جاتے ہیں۔ اس لئے تمام کھانے کم از کم 70C° کے درجہ حرارت پر پکائیں۔ ☆ انڈوں کو پہلے صابن والے پانی سے دھولیں۔ اور پھر اپنے ہاتھ دھوئیں۔

☆ نرم زردی والے انڈے سے احتراز کریں۔ ☆ پولٹری پر مشتمل کھانا پکانے کے بعد اپنے ہاتھ، برتن اور اس کے لئے استعمال ہونے والی تمام اشیاء اچھی طرح صابن سے دھولیں۔ ☆ اگر آپ کو شک ہو کہ آپ خدانخواستہ اس بیماری کا شکار ہو چکے ہیں تو اپنی صحت کی حالت پر دس دن تک نظر رکھیں۔

اگر آپ کو ان دس دنوں میں کھانسی، بخار یا سانس لینے میں دقت کی شکایت ہو تو ڈاکٹر سے رجوع کریں اور انہیں اپنی علامات بتائیں۔ نیز یہ کہ کیا آپ کا پولٹری کی متعلقہ جگہوں سے براہ راست کوئی رابطہ ہوا اور آپ نے گزشتہ دنوں کہاں سفر کیا؟ ☆ - بیماری کی صورت میں سفر نہ کریں اور نہ ہی لوگوں سے میل جول رکھیں۔

بخار ختم کرنے کی ادویات پیرا سیٹامول، پیناڈول وغیرہ استعمال کریں۔ مگر اسپرین سے پرہیز کریں۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو بیماریوں سے محفوظ رکھے۔ آمین (بحوالہ روزنامہ الفضل ۴؍فروری ۲۰۰۶ء)

قرارداد تعزیت

گذشتہ دنوں مورخہ ۳۰؍نومبر ۲۰۰۷ء کو مکرم ظہیر احمد باجوہ صاحب ڈائریکٹر AMJ و نائب امیر جماعت احمدیت امریکہ کی بیٹی عزیزہ سندس باجوہ اچانک امریکہ میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

اس ناگہانی وفات کی خبر سے جہاں اوالدین، عزیزوں اور رشتہ داروں کو صدمہ ہوا وہاں ہم سب کے لئے بھی یہ خبر بہت دکھ کا موجب ہوئی۔ وفات سے چند روز قبل ہی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عزیزہ نے عزیزہ سندس کے نکاح کا اعلان فرمایا تھا اور چند روز بعد عزیزہ شادی کے لئے پاکستان جانے والی تھیں کہ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئیں۔

ع بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تُو جاں فدا کر

ہم ممبران بورڈ AMJ اس صدمہ کے وقت میں اپنے رفیق کار ظہیر احمد باجوہ صاحب سے اپنے گہرے رنج اور ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ سندس کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور والدین، عزیزوں اور رشتہ داروں کو صبر عظیم کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ہم ہیں اراکین بورڈ آف ڈائریکٹرز AMJ انگلستان)

طلباء کے لئے مفید معلومات:.........................

JOURNALISM

Are you good in [illegible]ting? And got very good communication skills? Nose for news? Do you feel that you have something to communicate strongly to people? The best option for you may be journalism. The purpose of journalism itself is to inform and interpet, educate and enlighten the people. This involeves various areas of works like reporting, writing, editing, photographing, broadcasting, pod-casting, cable-casting etc, You can either works as editors, reporters, columnists, correspondents etc. in print media which includes newspapers, magazines and journals or in the electronic media.

electronic journalism includes working for Radio, Television and the Web. In electronic journalism you can be a reporter, writer, editor, researcher, correspondent and anchor. Jouralism is a prestigious profession as well as a highly paid one. The opportunities for journalists are endless. At the same time, the job has become more challenging as the role of the journalist is changing fast. Simple reporting of events is no more sufficient, more specialisation and professionalism in reporting is required. Journalists specialize in diverse areas, such as politics, finance and economics. investigation, culture and sports for newspapers and periodicals.

Journalism in India has got lot of scope with media houses opening new channels or newspapers or publishing establishment on a regular basis. The competition is so rife that each channel or newspaper tries to produce something exclusive, which in turn has given the audience a great deal of variety and this in turn has led to a lot of job-openings.

You should have a bachelor's degree or post-graduate degree in journalism/ mass communication.

As a beginner, you may get a salary above Rs. 10000 established newspapers. many firms offer better and comperative salaries.

Directory of Higher Education(A Malayala Monorama Publication)

دُعائے مغفرت

خاکسار کے والد مرحوم اسیر الدین انصاری جماعت احمدیہ ہیسری ضلع رانچی صوبہ جھارکھنڈ نے تقریباً ۸۰ سال کی عمر پائی اور قلیل عرصہ بیمار رہ کر مورخہ ۶؍دسمبر ۲۰۰۷ء بروز جمعرات شام ساڑھے پانچ بجے رحلت فرماگئے۔ انا للہ وانا علیہ راجعون۔ مورخہ ۷؍دسمبر ۲۰۰۷ء بروز جمعہ بعد نماز جمعہ نماز جنازہ پڑھی گئی اور سپرد خاک کردیا گیا۔ والدہ مہربان بقید حیات ہیں اور دل کی مریضہ ہیں۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے باصحت وسلامت رکھے اور اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق دے۔ خاکسار ۱۹۸۰ء میں جب اپنے گھر میں اکیلا احمدی ہوا تو اس کی وجہ سے والد صاحب کو بہت ہی تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ ایک مرتبہ بہت ماریں بھی کھائیں اور دو دانت بھی ٹوٹ گئے۔ آخر میں ان کی یہ تکلیف دیکھ کر قادیان آ گیا اور جب کچھ عرصہ کے بعد واپس گھر گیا تو وہ بھی ۱۹۸۳ء میں احمدیت کی آغوش میں آ گئے۔ اگرچہ والد صاحب مرحوم نے غربت میں دن گزارے مگر صداقت کی تائید اور نصرت کے لئے کھڑے رہتے اور کبھی مخالفین کے شر سے گھبرائے نہیں باوجود یہ کہ وہ انپڑھ تھے مگر کسی غیر احمدی کو اس کے بعد منہ کھولنے کی جرأت نہ ہوئی۔ والد صاحب مرحوم نے اپنی ملکیت کی ایک زمین خدا کی راہ میں جماعتی فروغ کے لئے وقف کردی۔ خدا میرے والد مرحوم کو اپنے قرب میں جگہ دے اور والدہ مہربان بہن بھائیوں کو صبر جمیل وحوصلہ اور صداقت سے چمٹے رہنے کی توفیق دے۔ آمین (شوکت انصاری خادم سلسلہ)

محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
اَسد شہروز مسرور

BANI ®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
(ESTABLISHED 1956)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
5, SOOTERKIN STREET, KOLKATA-700072
BANI AUTOMOTIVES
56, TOPSIA ROAD (SOUTH)
KOLKATA- 700046
BANI DISTRIBUTORS
5, SOOTERKIN STREET
KOLKATA-700072

PHONE: CITY SHOWROOM: 2236-9893, 2234-7577, WAREHOUSE: 2343-4006, 2344-8741, RESIDENCE: 2236-2096, 2237-8749, FAX: 91-33-2234-7577

ہدایات المصلح الموعودؓ و خلفائے احمدیت

بنام یکے از درویشان قادیان

(خورشید احمد پربھاکر درویش قادیان)

خاکسار خورشید پربھاکر درویش قادیان کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ کی پہلی بار زیارت ۱۹۳۴ء میں ہوئی تھی۔ جبکہ بندہ بعمر تیرہ برس چھٹی کلاس میں زیر تعلیم تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ مسجد احمدیہ لائلپور کا افتتاح کرنے بذریعہ سپیشل ٹرین قادیان سے لائلپور تشریف لائے تھے۔ کسی مشرقی لیڈر کا پنجاب کے مغربی حصہ کا یہ پہلا دورہ تھا۔ اور باتوں کے علاوہ ایک خاص بات یہ سامنے آئی کہ:

''مرزا صاحب قادیان والے بے حد خوبصورت ہیں۔ ان کے چہرے پر الٰہی نور جھلک رہا ہے۔''

خاکسار کو ۱۹۳۸-۳۹ء میں منور آباد اسٹیٹ میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی آراضیات پر خدمت کا موقعہ ملا۔ میرے حلقہ میں بیکانیر کے کول قوم کے مزدور آئے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک ستر سالہ بوڑھے کمزور کوہلی کی نوعمر اونٹنی کو چور چرا کر لے گئے۔ اس ضعیف جھریوں بھرے بدن والے کوہلی اپنی پیاری اونٹنی کا مرثیہ پڑھا، جو نہایت دردناک تھا۔

حضور المصلح الموعودؓ ناصر آباد اسٹیٹ میں معائنہ آراضیات اور تربیت جماعتہائے سندھ کے لئے تشریف فرما تھے کہ یہ قصیدہ اس بوڑھے کوہلی نے دردناک آواز میں حضور انور کو سنایا۔ پھر ایک نظم بعنوان ''بیر بگارڈ'' حضور کی شان میں پیش کی۔ حضور انور نے اسے پانچ روپئے انعام عطا فرمایا۔ اس زمانہ میں یہ معقول رقم تھی۔

خاکسار دورِ درویشی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اور خلفائے احمدیت کی خدمت اقدس میں دعا کیلئے عرض کرتا رہا ہے۔ حضرت المصلح الموعودؓ بندہ کو دیکھتے ہی پہچان لیا کرتے تھے۔

ہندی کا آخری امتحان ''پربھاکر'' پاس کر لیا، تو نظارت دعوۃ و تبلیغ نے خاکسار کو ۱۹۵۱ء میں یوپی میں تبلیغ و تعلیم و تربیت کے لئے بھجوایا۔ وہاں وسیع پیمانہ پر فرقہ وارانہ فسادات ہو چکے تھے۔ بندہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں دعا کے لئے درخواست کی۔ حضور کی طرف ہدایت موصول ہوئی کہ:

محترمی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کی طرف سے مبلغ ۹۷ روپئے ملے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ ہندی کا امتحان پاس کرنا مبارک کرے۔ اب ہندوؤں میں تبلیغ شروع کریں۔

والسلام خاکسار

مرزا محمود احمد

(مہر) خلیفۃ المسیح الثانی

خاکسار نہیں جانتا کہ بندہ میں یہ تغیر کیونکہ پیدا ہوا کہ انجانے ہی ہندوؤں کی مذہبی کتب کے مطالعہ کا رجحان پیدا ہوا۔ مفوضہ امور کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ وقت نکال پر ہندو قوم کے لئے مختلف عنوانات کے تحت مضامین لکھنے کا سلسلہ جاری کیا۔ قرآن مجید کا ہندی ترجمہ بھی ہندو قوم میں اشاعت اسلام کی غرض سے پندرہ سال کی متواتر محنت سے مکمل کیا۔ ہندی زبان میں چند کتابچے شائع ہو چکے ہیں۔ کچھ مسودے طبع ہونے کے منتظر ہیں۔ ایک کتابچہ ''ہندوؤں کی مذہبی کتب میں مصلح آخر زمان کلکی اوتار'' شائع ہو چکا ہے، جو ہندو قوم کے لئے اتمام حجت ہے۔

بہترین جہاد:

خلفائے احمدیت سے خلوص و عقیدت سے دل کی گہرائیوں کے ساتھ ربط رکھنا ایمانیات کا جزو لازمی ہے۔ اس سلسلہ میں ہر احمدی ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ خاکسار بھی عموماً دعا کی غرض سے خلیفۂ وقت کی خدمت میں عرض کرتا رہتا ہے۔

ایک بار فدوی نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں دعا کے لئے لکھا، تو حضور انور نے ہدایات سے نوازا کہ

پیارے عزیزم خورشید احمد صاحب پربھاکر!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کے خطوط ۲ ر دسمبر ۱۹۸۴ء کو ملے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ بندے کا کام ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور درد دل سے دعائیں مانگے۔ قبولیت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اس معاملہ میں بے صبری نہیں دکھانی چاہئے۔

دعا کا صحیح طریق جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خوب حمد کی جائے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جائے۔ استقامت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی دعائیں قبول فرمائے اور اپنی محبت عطا فرمائے۔

آپ کی خواب مبارک ہے۔ اللہ تعالیٰ روحانی درجات بلند فرمائے۔ احمدیت کا نور پھیلانے کی بھرپور جدوجہد کریں۔ اس وقت بہترین جہاد یہی ہے۔

والسلام

مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع

خاکسار نے چار خلفائے احمدیت کی زیارت کی ہے۔ ان سے گفتگو ہوئی۔ معانقہ و مصافحہ ہوا۔ ان کی تحریری و زبانی نصائح میرے لئے مشعل راہ ثابت ہوئیں۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ آمین

اَے خدائے ذوالمنن، قبول کُن دُعائے مَن
قربتِ افضل رُسُل کن عطا رحمانِ مَن
نعمت ہا خُلدِ نعیم من بدہ، افسردہ ام
کاسۂ دریُوزگی، دربارِ تُو آوردہ ام

☆☆☆☆

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی 2008ء کے لئے

دعاؤں اور عبادات کا روحانی پروگرام

1۔ ہر ماہ ایک نفلی روزہ رکھا جائے۔ جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جائے۔

2۔ دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر فجر سے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

3۔ سورۃ فاتحہ روزانہ کم از کم سات مرتبہ پڑھیں۔

4۔ ﴿رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ﴾ (البقرة 251)

(ترجمہ): اے ہمارے رب! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر۔ (روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

5۔ ﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً۔ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔﴾ (آل عمران: 9)

(ترجمہ): اے ہمارے ربّ! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تُو ہمیں ہدایت دے چکا ہو۔ اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔

(روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

6۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔

(ترجمہ): اے اللہ! ہم تجھے سپر بنا کر دشمن کے سینوں کے مقابل پر رکھتے ہیں اور ہم ان کے تمام شر اور مضر اثرات سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔ (روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

7۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ۔

(ترجمہ): مَیں بخشش طلب کرتا ہوں اللہ سے جو میرا ربّ ہے ہر گناہ سے اور مَیں جھکتا ہوں اسی کی طرف۔

(روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

8۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔

(ترجمہ): اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے، اور بہت عظمت والا ہے اے اللہ رحمتیں بھیج محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر۔ (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

9۔ درود شریف روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں۔

صوبائی و زونل اُمراء کی خدمت میں ضروری گزارش

بسلسلہ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی بدر نمبر

ادارہ بدر خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے مبارک موقع پر ایک خصوصی شمارہ ترتیب دے رہا ہے آپ سے گزارش ہے کہ آپ کے صوبہ میں سو سال میں ہونے والی ترقیات اعداد و شمار کی روشنی میں مختصر اور جامع تحریر فرمائیں جس میں صحابہ کرام اور پرانے بزرگوں کے واقعات بھی آنے چاہئیں اور اس تعلق میں جو تصاویر ہوں وہ بھی ارسال فرمائیں۔ تصاویر مساجد مشن ہاؤسز، لائبریری، ہسپتال، سکول مہمان خانوں وغیرہ کی ہونی چاہئے اسی طرح بعض پرانے واقفین زندگی اور صحابہ کرام کی تصاویر بھی ارسال فرمائیں۔ (ادارہ)

وقفِ عارضی کی طرف توجہ دیں اس سے تربیت کے بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔

''اخبار بدر کے لئے قلمی و مالی تعاون کر کے عنداللہ ماجور ہوں''

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت 16807 :: میں نصرت جہاں زوجہ قیصر محمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 46 سال پیدائشی احمدی ساکن چیک پیٹھ ڈاکخانہ چیک پیٹھ ضلع مدراس صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 30/6/06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر 10000 وصول شد۔ زیور طلائی کنگن 4 عدد، ایک بریسلیٹ، ایک عدد چین، بالیاں 2 جوڑی۔ کل وزن 200 گرام۔ (22 کیرٹ) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ قیصر محمد — الامۃ نصرت جہاں — گواہ ایم بشارت احمد

وصیت 16809 :: میں منیر احمد طاہر ولد بشیر احمد بانگروی درویش مرحوم قوم احمدی پیشہ الیکٹریشن عمر 45 سال پیدائشی احمدی ساکن لندن بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 11/9/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ 27 مرلہ پلاٹ پر چار دکانیں اور ایک کمرہ اور پیچھے چھپر نما برآمدہ۔ جس کی موجودہ قیمت تقریباً 10 لاکھ ہیں۔ یہ پلاٹ قادیان میں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت سالانہ 20 ہزار پونڈ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت ماہ نومبر 2006ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ زاہد محمود باجوہ — العبد منیر احمد طاہر — گواہ طاہر احمد چوہدری

وصیت 16810 :: میں مومنہ خاتون زوجہ عبدالرحمٰن نسیم بنگالی قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 48 سال تاریخ بیعت 2000ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 11/10/06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی گلے کا چین، طلائی کانٹے، کان کا پھول۔ کل وزن 2 تولہ۔ خاکسارہ کا حق مہر بذمہ خاوند 15000 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش سالانہ 3600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت یکم اکتوبر 2006ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ شکیل احمد اطہر — الامۃ مومنہ خاتون — گواہ عبدالرحمٰن نسیم بنگالی

وصیت 16811 :: میں جے بشریٰ زوجہ اے انیس احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ دار عمر 26 سال ساکن میلا پالم ڈاکخانہ میلا پالیم ضلع تھرونیلویلی صوبہ تاملناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 8/7/06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیور طلائی: نیکلس، چین ایک عدد، رانی ہار، کنگن دو عدد، بالیاں دو جوڑی۔ کل وزن 208 گرام۔ کل قیمت اندازاً 187000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ اے انیس احمد — الامۃ جے بشریٰ — گواہ اے عبدالرحمٰن طاہر

وصیت 16812 :: میں حالہ بیگم زوجہ فیاض احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 36 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 11/10/06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ 15000 روپے بذمہ خاوند۔ زیور طلائی 2 جوڑی کانٹے وزن 49.360 گرام، انگوٹھیاں 6 عدد 21 گرام، بالیاں 2 جوڑی 10.650 گرام، چین ایک عدد 10.350 گرام (23 کیرٹ، کوکے 3 عدد 0.900 گرام، (22 کیرٹ)۔ کل قیمت 77438 روپے۔ نقرئی زیور 350.950 گرام قیمت اندازاً 6000 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت یکم اکتوبر 2006ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ فیاض احمد — العبد حالہ بیگم — گواہ محمود احمد ملکانہ

وصیت 16813 :: میں فیاض احمد ولد غلام حسین درویش قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 11/10/2006 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ زمین ساڑھے گیارہ مرلہ۔ بمقام ہرچووال روڈ قادیان قیمت اندازاً 170000 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 4216 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمود احمد ملکانہ — العبد فیاض احمد — گواہ محمد انور احمد

وصیت 16814 :: میں شفیع الدین انصاری ولد گوہر انصاری قوم انصاری پیشہ طالب علم عمر 20 سال تاریخ بیعت 2004ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 18-10-06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ رفیق احمد بیگ — العبد شفیع الدین انصاری — گواہ لطیف الرحمٰن خان

وصیت 16815 :: میں جے این وسیم احمد ولد جے ایچ ناصر احمد قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 17/10/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد طاہر — العبد جے این وسیم احمد — گواہ نیاز احمد نائک

وصیت 16816 :: میں اجمل ہدیٰ شیخ ولد غلام رسول شیخ مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 21 سال تاریخ بیعت 25/5/05 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 18/10/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت یکم اکتوبر 2006ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد — العبد اجمل ہدیٰ شیخ — گواہ پی ایم وسیم احمد

وصیت 16817 :: میں ملک محمد نصیر ولد ملک محمد بشیر درویش مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 37 سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج

مورخہ 11/11/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ایک مکان ساڑھے چار مرلہ بمقام قادیان اور ایک دوکان 10X15 فٹ احمدیہ محلہ قادیان میں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت وتجارت ماہانہ 2800=1800+1000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت یکم اکتوبر 2006ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ قریشی فرید احمد العبد ملک محمد نصیر گواہ محمد انور احمد

وصیت 16818:: میں عشرت سلطانہ زوجہ ملک محمد نصیر قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 32 سال پیدائشی احمد ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 11/11/06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔حق مہر خاوند نے ادا کردیا تھا۔طلائی زیور: انگوٹھی ایک عدد، ٹاپس، تین عدد کوکے۔ ایک عدد انگوٹھی۔اس کے علاوہ تین کوکے ہیں۔کل قیمت اندازاً 10674 روپئے ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ بشیر الدین الامۃ عشرت سلطانہ گواہ ناصر الدین

وصیت 16819:: میں نعیم احمد ملکانہ ولد حبیب احمد ملکانہ قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 36 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2/12/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔مشترکہ زمین ہے جس کا بٹوارہ نہیں ہوا۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 2982 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ بشیر الدین ننگلی العبد نعیم احمد ملکانہ گواہ شریف احمد امینی

وصیت 16820:: میں آصفہ رضیہ زوجہ نعیم احمد ملکانہ قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 31 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2/12/06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔حق مہر بذمہ خاوند 5000 روپئے۔زیور طلائی: کانوں کے جھمکے ایک جوڑی، ایک عدد انگوٹھی۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ نعیم احمد ملکانہ الامۃ آصفہ رضیہ گواہ بشیر الدین ننگلی

وصیت 16821: میں آمنہ بیگم زوجہ محمود احمد نابائی قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 55 سال ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 30/10/06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔حق مہر 1005 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شکیل احمد الامۃ آمنہ بیگم گواہ قریشی انعام الحق

وصیت 16822:: میں عبد الباسط چوہدری ولد چوہدری عبد العزیز قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 12-10-06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ چوہدری عبد العزیز العبد عبد الباسط گواہ یونس احمد

وصیت 16823:: میں سارہ وقفی بنت چوہدری عبد العزیز قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 12-10-06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ چوہدری عبد العزیز الامۃ سارہ وقفی گواہ یونس احمد

وصیت 16824:: میں عبد الشکور ناصر ولد چوہدری عبد العزیز قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 12-10-06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ چوہدری عبد العزیز العبد عبد الشکور ناصر گواہ یونس احمد

وصیت 16825:: میں فائزہ کوکب بنت چوہدری عبد العزیز قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 12/10/06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ چوہدری عبد العزیز الامۃ فائزہ کوکب گواہ یونس احمد

وصیت 16826:: میں شیخ طاہر احمد ولد شیخ دیدار احمد قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 23/10/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از وظیفہ ماہانہ 400 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ متین الرحمن العبد شیخ طاہر احمد گواہ شریف احمد

ارشاد نبویؐ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222

2248-16522243-0794

رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax (0091)1872-220757
Tel Fax.(0091)1872-221702
Tel (0091)1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAT OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT No. RN61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian 143516 Dt.Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 57 | Thursday | 7-14th February 2008 | Issue No. 6-7

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air 20Pounds or40 U.S.$
30 Euro
By Sea 10 Pounds or 20 U.S.$

مومن ابتلاؤں میں بھی اپنے رب کی خوشبو سونگھتا ہے اور دُعاؤں کے لئے اس میں جوش بڑھتا ہے

هم احمدیوں کا کام هے که دُعائیں کرتے هوئے ان کاموں کو کئے جائیں جو الله نے همارے ذمه لگائے هیں

مخالفین نے ایم ٹی اے العربیہ چینل کو بند کرنے کی کوشش کی
لیکن اب اس کی کوریج کا دائرہ پہلے سے بھی بڑھ گیاھے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 9 فروری 2008 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ابتلاؤں میں ہی دُعاؤں کے عجیب خواص واثر ظاہر ہوتے ہیں۔ اور سچ تو یہ ہے کہ ہمارا خدا تو دعاؤں ہی سے پہچانا جاتا ہے۔ فرمایا: یہ وہ بنیادی چیز ہے جس کی گہرائی کو ایک حقیقی مومن کو سمجھنا چاہئے اور ایک حقیقی مومن اس بات کو سمجھتا ہے کہ دُعاؤں کے بغیر ایمان کا دعویٰ بے معنیٰ ہے۔ یہ آج ہر احمدی کا خاصہ ہے کہ وہ ابتلاؤں اور سہولت میں بھی اپنے رب کے حضور جھکتا ہے اور اس کو سب طاقتوں کا سرچشمہ سمجھتے ہوئے اس کی عبادت بجالاتا ہے اور ابتلاؤں کے دَور میں اس کا ایمان پہلے سے بڑھ کر مضبوط ہوتا ہے بلکہ چھلانگیں مارتا ہوا ایمان میں ترقی کرتا ہے۔ یہ انقلاب ہے جو ایک احمدی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیدا فرمایا ہے اور جب تک ہم اس پر قائم رہیں گے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والے بنتے رہیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: دعا اور اس کی قبولیت کے درمیانی اوقات میں بسا اوقات ابتلاء پر ابتلاء آتے ہیں اور ایسے ایسے ابتلاء آتے ہیں جو کمر توڑ دیتے ہیں لیکن ایک مومن ان ابتلاؤں میں بھی اپنے رب کی خوشبو سونگھتا ہے اور دُعاؤں کے لئے اس میں جوش بڑھتا ہے پس کبھی گھبرانا نہیں چاہئے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آج کل دُنیا کے بعض ممالک میں احمدیوں کو تنگ کرنے کی ایک مہم شروع ہو چکی ہے جس میں انہیں براہِ راست یا بالواسطہ تنگ کرنے کے منصوبے بنائے جارہے ہیں۔ یہ حسد کی آگ ہے جس نے ان کو اس کام پر لگایا ہوا ہے۔ اللہ ان کو عقل دے کہ یہ لوگ ایسی حرکتیں کر کے خود اپنے پاؤں پر کلہاڑی مار رہے ہیں۔ پس ہمدردی کے جذبے کی وجہ سے ان کے لئے بھی دُعا کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ بھی آخرین میں آنے والے مسیح ومہدی کی جماعت سے منسلک ہو جائیں۔ پس حاسدوں کے حسد سے سُرخرو ہو کر نکلنے کے لئے دُعاؤں کی بہت سخت ضرورت ہے۔ جن ملکوں میں احمدیوں پر سختی ہو رہی ہے ان کے ثبات قدم کے لئے اور ان کی تکالیف کے دُور ہونے کے لئے بھی دُعائیں کرنی چاہئیں۔ مخالفین سمجھتے ہیں کہ مخالفتوں سے وہ جماعت کی ترقی کو روک دیں گے۔ اگر یہ کسی انسان کا کام ہوتا تو کب کا یہ لوگ جماعت کو ختم کر چکے ہوتے کون نہیں جانتا کہ پاکستان کی مخالفت نے جماعت کو پھلنے پھولنے اور بڑھنے کے مواقع عطا کئے ہیں۔ ان بے وقوفوں کو نہیں معلوم کہ خدا کے جلائے ہوئے چراغ انسانی پھونکوں سے نہیں بُجھ سکتے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے پاکستان میں بھی جماعت پہلے سے بڑھ کر ترقی کر رہی ہے اور وہاں کے نوجوان خلافت سے اخلاص ووفا میں ترقی کرتے چلے جارہے ہیں۔

فرمایا: ہندوستان میں بھی مسلمانوں کی کثیر تعداد ہے جہاں احمدیوں کو تنگ کیا جارہا ہے۔ ہمارے مبلغین اور معلمین کو دھمکیاں دی جارہی ہیں لیکن جیسا کہ میں نے کہا کہ ہم احمدیوں کا کام ہے کہ دُعائیں کرتے ہوئے ان کاموں کو کئے جائیں جو اللہ نے ہمارے ذمہ لگائے ہیں۔ اللہ سب کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ گذشتہ چند سالوں سے انڈونیشیا میں بھی مخالفت زوروں پر ہے احمدی گھروں کو لوٹا گیا جلایا گیا اور مسجدوں کو توڑا گیا ہے اللہ تعالیٰ انڈونیشیا کے احمدیوں کو بھی اپنے حفظ وامان میں رکھے۔

حضور نے فرمایا انڈونیشیا کے اخبار میں ایک جھوٹی خبر شائع ہوئی ہے جس میں یہ کہا گیا تھا کہ احمدیوں نے نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ نبوت سے انحراف کر لیا ہے۔ حضور نے فرمایا اگرچہ ہمارے کہنے پر اس اخبار نے اس کی تردید شائع کر دی ہے لیکن پیغامیوں نے اس خبر کو اچھالتے ہوئے یہ شور مچانا شروع کر دیا کہ نعوذ باللہ احمدی بھی اپنے عقیدہ سے منحرف ہو گئے ہیں۔ میں پیغامیوں سے نہایت ادب سے یہ کہتا ہوں کہ وہ خدا کا خوف کریں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات پر غور کریں اور خدا کی اس تقدیر کو دیکھیں کہ کیا انجمن نے غلبہ اسلام کا جھنڈا گاڑا ہے یا خلافت نے؟۔ خلافت کے ماننے والے تو آج دنیا کے 189 ممالک میں پھیل چکے ہیں بتاؤ کہ تم کہاں تک پہنچ چکے ہو؟۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش کرتے ہوئے فرمایا:

مجھے اُس خدا کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا ہے اور جس پر افتراء کرنا لعنتیوں کا کام ہے کہ اُس نے مسیح موعود بنا کر مجھے بھیجا ہے اور میں جیسا کہ قرآن شریف کی آیات پر ایمان رکھتا ہوں ایسا ہی بغیر فرق ایک ذرّہ کے خدا کی اُس کھلی کھلی وحی پر ایمان لاتا ہوں جو مجھے ہوئی۔ جس کی سچائی اس کے متواتر نشانوں سے مجھ پر کُھل گئی ہے اور میں بیت اللہ میں کھڑے ہو کر یہ قسم کھا سکتا ہوں کہ وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے وہ اُسی خدا کا کلام ہے جس نے حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا کلام نازل کیا تھا۔ میرے لئے زمین نے بھی گواہی دی اور آسمان نے بھی۔ اس طرح پر میرے لئے آسمان بھی بولا اور زمین بھی کہ میں خلیفۃ اللہ ہوں...... میں جانتا ہوں کہ خدا ضرور میری تائید کرے گا جیسا کہ وہ ہمیشہ اپنے رسولوں کی تائید کرتا رہا ہے کوئی نہیں جو میرے مقابلہ پر ٹھہر سکے کیونکہ خدا کی تائید ان کے ساتھ نہیں۔ اور جس جس جگہ میں نے نبوت اور رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں مگر ان معنوں سے کہ جس نے اپنے رسول مقتدیٰ سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پا کر اس کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے رسول اور نبی ہوں۔

اب اس کے بعد کس قسم کا ابہام باقی رہ گیا۔ فرمایا: ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام دعاوی پر مکمل ایمان رکھتے ہیں۔ ہم ایمان رکھتے ہیں کہ خدا نے آپ کو اس زمانے کا امام مہدی و مسیح موعود اور نبی اور رسول بنا کر بھیجا ہے۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ گذشتہ دنوں بعض عرب حکومتوں نے عیسائیوں کے خوف سے ہمارے ''M.T.A العربیہ'' کی نشریات پر پابندی لگا دی تھی۔ سب اخلاق کو بالائے طاق رکھ کر انہوں نے ہمارا ایم ٹی اے چینل بند کروا دیا تھا۔ اس پر بہت سے عربوں اور دیگر لوگوں کے تشویش سے بھرے ہوئے خطوط آئے کہ یہ چینل کیوں بند ہو گیا؟۔ فرمایا اگرچہ یہ چند گھنٹے ہی بند ہوا لیکن اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ایسے سیٹلائٹ سے ہمارا رابطہ کروا دیا جس سے اس کی کوریج کا دائرہ پہلے سے بہت بڑھ گیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ مخالفین مخالفت میں زور لگانے کے باوجود کامیاب نہیں ہو سکتے۔ پس دعاؤں اور عبادتوں پر بہت زور دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔